ٹائیٹل بار اول

هذا هو الكتاب الذی الهمت حصة منه من رب العباد ـ فی یوم عید من الاعیاد ـ فقرءته علی الحاضرین ـ بانطاق الروح الامین ـ من غیر مدد الترقیم والتدوین ـ فلا شك انه اٰیة من الاٰیات ـ وما كان لبشر ان ینطق كمثلی مرتجلا متمحضاً فی مثل هذه العبارات ـ وكان الناس یرتقبون طبعه رقبة یوم العید ـ ویستطلعون بعیون المشتاق المرید ـ فالحمد للّٰه الذی اراهم مقصودهم بعد الانتظار ـ ووجدوا مطلوبهم كبستان مذللة اغصانه من الثمار ـ وانه صنیعة احسان الحضرة ـ ومطیة تبلیغ الناس الی السعادة وانه غیث من اللّٰه بعد ما اَمحلت البلاد وعم الفساد ـ ولن تجد هذه المعارف فی الاٰثار المنتقاة المدوّنة من الثقات ـ بل هی حقایق اوحیت الیّ من رب الكائنات ـ وانه اظهار تام وهل بعد المسیح كتم ـ وهل بعد خاتم الخلفاء علی السرّ ختم ـ ولیس من العجب ان نسمع من خاتم الائمة نكاتا ما سمعت من قبلُ من علماء الملة بل العجب كل العجب ان یاتی المسیح الموعود والامام المنتظر وحَكَمُ الناس وخاتم الخلفاء ـ ثم لا یاتی بمعرفة جدیدة من حضرة الكبریاء ـ ویتكلم كتكلم العامة من العلماء ـ ولا یفرق فرقا بیّنا بین الظلمة والضیاء ـ وانی سمیت هذه الرسالة

خُطبَةً اِلهَامِیَّة

وَاِنّی عُلِّمتُهَا اِلهَامًا مِّنْ رَّبّی وَكَانَتْ اٰیَةً

تعداد الاشاعة ۲۱۰۰

ثمن نسخة واحدة

وانها طبع فی مطبع ضیاء الاسلام قادیان باهتمام الحكیم فضل الدین البهیروی فی سنة ۱۳۱۹ من الهجرة المقدسة

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

یَاعِبَادَ اللّٰہِ فَکِّرُوۡا فِیۡ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا یَوۡمِ الۡاَضۡحٰی ۔ فَاِنَّہٗ

اے بندگانِ خدا دریں روزشما کہ روزعیدقربان است بیندیشید و فکرکنید چراکہ

اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ

اُوۡدِعَ اَسۡرَارًا لِاُولِی النُّھٰی وَتَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ فِیۡ ھٰذَا الۡیَوۡمِ

دریں قربانی ہا از بہردانشمنداں رازہا ودیعت نہادہ اند۔ ومعلوم شماست کہ دریں روز

اِن قربانیوں میں عقلمندوں کیلئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ

یُضَحّٰی بِکَثِیۡرٍ مِنَ الۡعَجۡمَاوَاتِ ۔ وَتُنۡحَرُ اٰبَالٌ مِّنَ الۡجِمَالِ وَ

بسیارے از جانوران ذبح کردہ می شوند وگلہ ہائے اشتراں و گلہ ہائے گاواں

اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اورکئی گلے اونٹوں کے اور کئی

خَنَاطِیۡلُ مِنَ الۡبَقَرَاتِ ۔ وَتُذۡبَحُ اَقَاطِیۡعُ مِنَ الۡغَنَمِ

مے کشند ۔ ورمہ ہا از گوسپنداں قربانی مے کنند۔ وایں ہمہ از بہر

گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں

اِبۡتِغَاءَ مَرۡضَاتِ رَبِّ الۡکَائِنَاتِ ۔ وَکَذَالِکَ یُفۡعَلُ

رضاجوئی حق سبحانہ کردہ مے شود ۔ وہم چنیں از ابتدائے زمانہ

اور یہ سب کچھ خداتعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے ۔ اور اسی طرح

مِنْ اِبْتِدَاءِ زَمَانِ الْاِسْلَامِ - اِلٰی ھٰذِہِ الْاَیَّامِ - وَ
اسلام تا ایں ایام کردہ مے شود وگمان من این است کہ ایں
زمانۂ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے

ظَنِّیْ اَنَّ الْاَضَاحِیَ فِیْ شَرِیْعَتِنَا الْغَرَّاءِ - قَدْخَرَجَتْ ﴿۲﴾
قربانیہا کہ درشریعت روشن ما مے کنند از حدّ شمار بیروں ہستند وسبقت بردہ
کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے

مِنْ حَدِّ الْاِحْصَاءِ- وَفَاقَتْ ضَحَایَا الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ
اند برآں قربانیہا کہ مردمان از امّت ہائے سابقہ کہ امت انبیاء
باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے

مِنْ اُمَمِ الْاَنْبِیَاءِ - وَبَلَغَتْ کَثْرَۃُ الذَّبَائِحِ اِلٰی حَدٍّ غُطِّیَ
علیہم السلام بودند می کردند۔ وکثرت ذبیحہ ہا بحدّے رسیدہ است کہ پوشیدہ شد
لوگ کیا کرتے تھے اورقربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے

بِہٖ وَجْہُ الْاَرْضِ مِنَ الدِّمَاءِ - حَتّٰی لَوْجُمِعَتْ دِمَاءُ ھَا
روئے زمین از خون آں ہا۔ بحدّے کہ اگر جمع کردہ شوند آں خون ہا
خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے

وَاُرِیْدُ اِجْرَاءُ ھَا لَجَرَتْ مِنْھَا الْاَنْھَارُ- وَسَالَتِ الْبِحَارُ
و ارادہ کردہ شود کہ آنہارا جاری کنند البتہ از اں ہا نہرہا جاری شوند و دریاہا بروند
جائیں اوراُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں

وَفَاضَتِ الْغُدْرُ وَالْاَوْدِیَۃُ الْکِبَارُ - وَقَدْعُدَّ ھٰذَا
وتمام زمین ہائے نشیب و وادیہائے بزرگ ازخون رواں گردند۔ وایں کار در دین ما
اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام

الْعَمَلُ فِیْ مِلَّتِنَا مِمَّا یُقَرِّبُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ - وَحُسِبَ
ازاں کارہا شمار کردہ شدہ است کہ موجب قرب او سبحانہٗ مے باشند۔ وہمچو آں
ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس

﴿۳﴾ کَمَطِیْئَۃٍ تُحَاکِی الْبَرْقَ فِی السَّیْرِ وَلُمْعَانِہٖ - فَلِاَجْلِ ذَالِکَ
مرکبے پنداشتہ اند کہ در سیر خود برق را مشابہ باشد و بدرخش آں بماند پس از بہر ہمیں سبب
سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور

سُمِّیَ الضَّحَایَا قُرْبَانًا - بِمَا وَرَدَ اِنَّھَا تَزِیْدُ قُرْبًا وَلُقْیَانًا -
ایں ذبیحہ ہا را قربانی نام نہادہ اند چراکہ در احادیث وارد شدہ کہ آنہا موجب قربت و ملاقات او سبحانہ ہستند
اسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات

کُلَّ مَنْ قَرَّبَ اِخْلَاصًا وَتَعَبُّدًا وَاِیْمَانًا - وَاِنَّھَا مِنْ اَعْظَمِ
کسے را کہ قربانی بگذارد از روئے اخلاص و خدا پرستی و ایمان داری۔ وایں قربانی ہا از بزرگتر
کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی

نُسُکِ الشَّرِیْعَۃِ - وَلِذَالِکَ سُمِّیَتْ بِالنَّسِیْکَۃِ -وَالنُّسُکُ
عبادات شریعت ہستند واز بہر ہمیں وجہ نام اینہا نسیکہ داشتہ اند و نُسُک در زبان عربی
بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں

اَلطَّاعَۃُ وَالْعِبَادَۃُ فِی اللِّسَانِ الْعَرَبِیَّۃِ - وَکَذَالِکَ جَاءَ
بمعنی فرمانبرداری و بندگی آمدہ۔ ہم چنیں ایں لفظ نُسُک
فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک

لَفْظُ النُّسُکِ بِمَعْنَی ذَبْحِ الذَّبِیْحَۃِ - فَھٰذَ الْاِشْتَرَاکُ
بمعنی ذبح کردن جانورانے کہ ذبح کردنی ہستند نیز ہم در لُغت مذکور مستعمل شدہ۔ پس ایں اشتراک
اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو

يَدُلُّ قَطْعًا عَلٰى اَنَّ الْعَابِدَ فِي الْحَقِيْقَةِ هُوَالَّذِيْ ذَبَحَ

درمعنی لفظ نسک یافتہ می شود ایں را بریں امر دلالت قطعی است کہ درحقیقت عابد و پرستار ہماں کس تواند بود کہ

نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے

نَفْسَهٗ وَقُوَاهُ - وَكُلَّ مَنْ اَصْبَاهُ لِرِضٰى رَبِّ الْخَلِيْقَةِ ﴿۴﴾

نفس خود را و ہمہ قوتہائے خود را وہمہ آں چیز ہارا کہ دل او بردہ اند و محبوب او شدہ اند برائے رضا جوئی پروردگار

جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی

وَ ذَبَّ الْهَوٰى - حَتّٰى تَهَافَتَ وَانْمَحٰى - وَذَابَ

خود ذبح کردہ است و خواہش نفسانی را دفع کردہ است بحدیکہ آں خواہش پارہ پارہ شدہ بیفتاد واز ونشانے نماند

رضا جوئی کیلئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود

وَغَابَ وَاخْتَفٰى - وَهَبَّتْ عَلَيْهِ عَوَاصِفُ الْفَنَاءِ -

و پوشیدہ شد و پنہاں گردید ۔ و برد تند بادہائے فنا ونیستی بوزیدند

ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اسکے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور

وَسَفَتْ ذَرَّاتِهٖ شَدَائِدُ هٰذِهِ الْهَوْجَاءِ - وَمَنْ

وذرّہ ہائے او راسختی ہائے بادتند از جا ببرد ۔ وہرکہ دریں

اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے ۔ اور جس شخص نے

فَكَّرَ فِيْ هٰذَيْنِ الْمَفْهُوْمَيْنِ الْمُشْتَرِكَيْنِ - وَتَدَبَّرَ

ہر دو مفہوم کہ باہم در لفظ نسک اشتراک می دارند غور کردہ باشد

ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر

الْمَقَامَ بِتَيَقُّظِ الْقَلْبِ وَفَتْحِ الْعَيْنَيْنِ - فَلَا يَبْقٰى

وایں مقام را بنگاہ تدبّر دیدہ و بہ بیداریٔ دل وکشادن ہردو چشم ہمہ پیش و پس آنرا زیر نظر داشتہ باشد۔ پس

کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا پس اُس پر

لَـهٗ خِـفَـاءٌ وَلَا مِـرَاءٌ ۔ فِـىْ اَنَّ هٰـذَا اِيْـمَـاءٌ ۔ اِلٰـى اَنَّ

بروپوشیدہ نخواہد ماند و دریں امر ہیچ نزاعے دامن او نخواہد گرفت کہ ایں اشتراک دو معنی کہ در لفظ نُسک موجود

پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے

الْعِبَـادَةَ الْمُنْجِيَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ ۔ هِـىَ ذَبْحُ النَّفْسِ ﴿۵﴾

است سوئے ایں راز اشارہ است کہ پرستشے کہ از خسران آخرت نجات دہد آں کشتن نفس امارہ است کہ برائے بدی

لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا

الْاَمَّـارَةِ ۔ وَنَـحْـرُهَـا بِـمُـدَى الْاِنْـقِـطَاعِ اِلَى اللّٰـهِ

وبدکاری بسیار در بسیار جوش ہا میدارد و حاکمے است بسیار بد فرما پس نجات دریں است کہ ایں بد فرما را

ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے

ذِى الْاٰلَاءِ وَالْاَمْرِ وَالْاِمَـارَةِ ۔ مَـعَ تَـحَـمُّـلِ اَنْوَاعِ

بکاردہائے بریدن از خلق و آرمیدن بحق ذبح کنند و از وسوئے خدائے بگریزند کہ حکومت حقیقی و فرمان روائی بدست قبضۂ قدرت

پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے

الْـمَـرَارَةِ ۔ لِتَـنْـجُـوَ الـنَّـفْـسُ مِنْ مَوْتِ الْغَرَارَةِ ۔ وَ

اوست و با ایں ہمہ از بہر ایں کار گونا گون تلخی ہارا باید برداشت تا نفس از موت غفلت نجات یابد و

خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اسکے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت

هٰـذَا هُـوَ مَـعْنَى الْاِسْلَامِ ۔ وَحَـقِـيْـقَـةُ الْاِنْـقِـيَـادِ التَّـامِّ ۔

ہمیں است معنی اسلام وہمیں ست حقیقت اطاعت کاملہ

کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے

وَالْـمُـسْـلِـمُ مَـنْ اَسْـلَـمَ وَجْـهَـهٗ لِلّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ وَ

ومسلمان آنکس است کہ برائے خدا تعالیٰ گردن خود از بہر ذبح شدن نہادہ باشد و

اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور

لَهٗ نَحَرَ نَاقَةَ نَفْسِهٖ وَتَلَّهَا لِلْجَبِيْنِ - وَمَا نَسِيَ الْحَيْنَ

شتر مادہ نفس را کشتہ واز بہر ذبح بر پیشانی فگندہ وہیچ وقتے موت خود را

اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسکو گرا دیا ہو اور موت سے

فِيْ حِيْنٍ - فَحَاصِلُ الْكَلَامِ اَنَّ النُّسُكَ وَالضَّحَايَا

فراموش نہ کردہ پس خلاصہ کلام این است کہ ذبیحہ وقربانی ہا کہ در اسلام مرّوج اند

ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مرّوج ہیں

فِي الْاِسْلَامِ - هِيَ تَذْكِرَةٌ لِّهٰذَا الْمَرَامِ - وَحَثٌّ ﴿۶﴾

آں ہمہ از بہر ہمیں مقصود کہ بذل نفس است یاد دہانی است و

وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاد دہانی ہیں اور

عَلٰى تَحْصِيْلِ هٰذَا الْمَقَامِ - وَاِرْهَاصٌ لِحَقِيْقَةٍ تَحْصُلُ

برائے حاصل کردن ہمیں مقام ترغیب وتحریص است و برائے ہمیں حقیقت کہ پس از سلوک تام

اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد

بَعْدَ السُّلُوْكِ التَّامِّ - فَوَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ

میسر مے شود ارہاص است یعنی نشان چیزے پیش از ظہور چیزے پس بر ہر مرد مومن و

حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے ۔ پس ہر ایک مرد مومن اور

مُؤْمِنَةٍ كَانَ يَبْتَغِيْ رِضَاءَ اللّٰهِ الْوَدُوْدِ - اَنْ

زن مومنہ کہ طالب رضائے خدائے ودود باشد واجب است کہ

عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ

يَّفْهَمَ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةَ وَيَجْعَلَهَا عَيْنَ الْمَقْصُوْدِ -

ایں حقیقت را بفہمد وایں را عین مقصود خود بگرداند

اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے

وَيُدْخِلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى تَسْرِىَ فِيْ كُلِّ ذَرَّةِ الْوُجُوْدِ۔

ودر نفس خود ایں حقیقت را در آرد تا آنکہ در ہر ذرّہ وجود سرایت کند

اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔

وَلَا يَهْدَءْ وَلَا يَسْكُنْ قَبْلَ اَدَاءِ هٰذِهِ الضَّحِيَّةِ

و راحت و آرام اختیار نہ کند تا بوقتے کہ ایں قربانی را برائے ربّ معبود خود

اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے

لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ - وَلَا يَقْنَعْ بِنَمُوْذَجٍ وَقِشْرٍ

نگذارد وہمچو ناداناں و جاہلان محض بر نمونہ و پوست

ادانہ کرلے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز

كَالْجُهَلَاءِ وَالْعُمْيَانِ - بَلْ يُؤَدِّىْ حَقِيْقَةَ ﴿۷﴾

قناعت نہ ورزد بلکہ باید کہ حقیقت قربانی خود را

پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت

اَضْحَاتِهٖ - وَيَقْضِىْ بِجَمِيْعِ حَصَاتِهٖ - وَرُوْحِ تُقَاتِهٖ

بگذارد۔ و بہ تمام عقل خود و رُوح پرہیزگاری خود

کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی رُوح سے

رُوْحَ الْقُرْبَانِ - هٰذَا هُوَ مُنْتَهٰى سُلُوْكِ السَّالِكِيْنَ۔

روح قربانی راادا کند ایں آں درجہ است کہ براں سلوک سالکاں انتہا پذیرے شود

قربانی کی رُوح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے

وَغَايَةُ مَقْصَدِ الْعَارِفِيْنَ - وَعَلَيْهِ يَخْتَتِمُ جَمِيْعُ

ومقصد عارفاں بغایت مطلوب مے رسد ۔ و بریں ختم مے شوند درجہ ہائے

اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے ۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے

مَدَارِجِ الْاَتْقِیَاءِ ۔ وَبِہٖ یَکْمُلُ سَائِرُ مَرَاحِلِ الصِّدِّیْقِیْنَ

پرہیزگاران ۔ وبدیں کامل مے شوند منزلہائے راستبازاں و برگزیدگان

ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی

وَالْاَصْفِیَاءِ ۔ وَاِلَیْہِ یَنْتَھِیْ سَیْرُ الْاَوْلِیَاءِ ۔ وَاِذَا

وہمین است کہ منتہائے سیر اولیاء است ۔ و چوں

پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب

بَلَغْتَ اِلٰی ھٰذَا فَقَدْ بَلَّغْتَ جُھْدَکَ اِلَی الْاِنْتِھَاءِ ۔

تا ایں مقام برسیدی پس کوشش خود را بدرجہ انتہا رسانیدی

تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تونے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا

وَفُزْتَ بِمَرْتَبَۃِ الْفَنَاءِ ۔ فَحِیْنَئِذٍ تَصِلُ شَجَرَۃُ

وبمرتبۂ فنا فائز شدی ۔ پس دریں وقت درخت سلوک تو

اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت

سُلُوْکِکَ اِلٰی اَتَمِّ النَّمَاءِ ۔ وَتَبْلُغُ☆ عُنُقُ رُوْحِکَ ﴿۸﴾

درگوالیدن خود بآں درجہ نشو ونما خواہد رسید کہ درجۂ کاملہ است وگردن رُوح تو

اپنے کامل نشو ونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن

اِلٰی لُعَاعِ رَوْضَۃِ الْقُدْسِ وَالْکِبْرِیَاءِ ۔ کَالنَّاقَۃِ

تا سبزہ نرم روضہ قدس و بزرگی منتہی خواہد شد ۔ و آں شتر مادہ

تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی ۔ اُس اونٹنی کی مانند

الْعَنْقَاءِ ۔ اِذَا اَوْصَلَتْ عُنُقَھَا اِلَی الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ ۔

را بماند کہ گردن او دراز باشد و او گردن خود را تا درخت❁ سبز رسانیدہ باشد

جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچ دیا ہو

☆ مطابق اغلاط نامہ ❁ مطابق خزائن

وَبَعْدَ ذَالِکَ جَذَبَاتٌ وَنَفَحَاتٌ وَتَجلّیَاتٌ مِنَ
و بعد زیں جذبہ ہا ہستند و دمیدن خوشبوہا وتجلّیات از
اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلّیات ہیں

الْحَضْرَةِ الْاَحَدِیَّةِ ۔ لِیَقْطَعَ بَعْضَ بَقَایَا عُرُوْقِ
حضرت احدیّت تا بعض رگ ہائے بشریت را کہ باقی ماندہ باشند
تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی

الْبَشَرِیَّةِ ۔ وَبَعْدَ ذَالِکَ اِحْیَاءٌ وَاِبْقَاءٌ وَاِدْنَاءٌ
منقطع کند ۔ و بعد زیں زندہ کردن است و باقی داشتن و قریب کردن
رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا

لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِیَةِ الْمَرْضِیَّةِ الْفَانِیَةِ ۔
مر نفس مطمئنہ را کہ او از خدا راضی و خدا ازو راضی است و بمرتبہ فنا رسیدہ است
اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے

لِیَسْتَعِدَّ الْعَبْدُ لِقَبُوْلِ الْفَیْضِ بَعْدَ الْحَیَاتِ الثَّانِیَةِ ۔
تا کہ بندہ بعد از حیاتِ ثانی قبول فیض را مستعد گردد
تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے

وَبَعْدَذَالِکَ یُکْسَی الْاِنْسَانُ الْکَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ
و بعد زیں درجہ بقا پوشانیدہ مے شود انسان کامل حُلّہ خلافت را
اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرتِ احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا

مِنَ الْحَضْرَةِ ۔ وَیُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْاُلُوْهِیَّةِ ۔ ﴿۹﴾
از حضرت عزّت جلّ شانہٗ ورنگین کردہ مے شود برنگ صفاتِ الوہیت
جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ ۔ اور یہ رنگ

عَلٰی وَجْہِ الظِّلِّیَّۃِ ۔ تَحْقِیْقًا لِّمَقَامِ الْخِلَافَۃِ ۔ وَبَعْدَ

بر طریق ظلّیت تا مرتبۂ خلافت متحقق گردد۔ وپس

ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقق ہو جائے اور پھر

ذَالِکَ یَنْزِلُ اِلَی الْخَلْقِ لِیَجْذِبَھُمْ اِلَی الرُّوْحَانِیَّۃِ ۔

زیں فرود می آید سوئے مخلوق تا اوشاں را سوئے روحانیت بکشد

اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے

وَیُخْرِجَھُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ الْاَرْضِیَّۃِ ۔ اِلَی الْاَنْوَارِ

و تا اوشاں را از تاریکی ہائے زمینی بیروں آوردہ سوئے نورہائے آسمانی

اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف

السَّمَاوِیَّۃِ ۔ وَیُجْعَلُ وَارِثًا لِکُلِّ مَنْ مَّضٰی مِنْ

ببرد ۔ و ایں انسان وارث کردہ می شود ہمہ آں کسان را

لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے

قَبْلِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَاَھْلِ الْعِلْمِ

کہ پیش زو گذشتہ اند از انبیاء و صدّیقان و اہل علم

جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم

وَالدِّرَایَۃِ ۔ وَشُمُوْسِ الْقُرْبِ وَالْوَلَایَۃِ ۔ وَیُعْطٰی

و درایت۔ وآفتاب ہائے قرب و ولایت ۔ و دادہ می شود

اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے

لَہٗ عِلْمُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ وَمَعَارِفُ السَّابِقِیْنَ ۔ مِنْ

او را علم اوّلین و معرفت ہائے سابقین از

گذر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کو علم اوّلین کا اور معارف گذشتہ

اُولِی الْاَبْصَارِ وَحُکَمَاءِ الْمِلَّة - تَحْقِیْقًا لِمَقَامِ الْوَرَاثَةِ - ﴿۱۰﴾

صاحبان چشم وحکیمان ملّت تا ثابت شود کہ او وارث اوشان است

اہل بصیرت اور حکماء ملّت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے

ثُمَّ یَمْکُثُ هٰذَا الْعَبْدُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی مُدَّةٍ شَاءَ

بعدزاں ایں بندہ برزمین توقف مے کند تامدّتے کہ خداتعالیٰ

پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے رب کے

رَبُّهٗ رَبُّ الْعِزَّةِ - لِیُنِیْرَ الْخَلْقَ بِنُوْرِ الْهِدَایَةِ - وَ

خواستہ است تا کہ مخلوق را بنور ہدایت منور گرداند و

ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور

اِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّهٖ اَوْ بَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدَرِ الْكِفَایَةِ

چوں مردم را بنور پروردگار خود منور کرد یا امر را بقدر کفایت تبلیغ فرمود

جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا

فَحِیْنَئِذٍ یَتِمُّ اسْمُهٗ وَیَدْعُوْهُ رَبُّهٗ وَیُرْفَعُ رُوْحُهٗ

پس دریں وقت نام او تمام مے شود و می خواند او را خدائے او و رُوح او سوئے

پس اُس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اُسکا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی رُوح اُس کے

اِلٰی نُقْطَتِهِ النَّفْسِیَّةِ - وَهٰذَا هُوَ مَعْنَى الرَّفْعِ

نقطہ او کہ نفسی است برداشتہ میشود و ہمیں است معنی رفع

نقطہ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے اور یہی رفع کے معنے ہیں اُن کے نزدیک

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ - وَالْمَرْفُوْعُ مَنْ یُّسْقٰی

نزد اہل علم و معرفت ۔ و کسے کہ رفع او سوئے خداگردید

جو اہل علم اور معرفت ہیں اور مرفوع وہ ہے جس کو اُس محبوب

كَـاْسُ الوِصَالِ - مِـنْ اَيْـدِى الْمَحْبُوْبِ الَّذِىْ هُوَ لُجَّةُ ﴿۱۱﴾

اورا جام وصال آں محبوب حقیقی مے نوشانند کہ دریائے حسن و جمال

کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جو حسن و جمال کا دریا

الْجَمَالِ - وَيُدْخَلُ تَحْتَ رِدَاءِ الرُّبُوْبِيَّةِ - مَعَ

است۔ و داخل کردہ مے شود زیر چادر ربوبیّت با آنکہ

ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے

الْعُبُوْدِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ - وَهٰذَا اٰخِرُ مَقَامٍ يَبْلُغُهُ

عبودیت او بطور ابدی مے ماند و ایں آں آخر مقام است

کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے

طَالِبُ الْحَقِّ فِى النَّشْأَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ - فَلَا تَغْفُلُوْا

کہ طالب حق در پیدائش انسانی او را مے یابد۔ پس ازیں مقام

جس تک ایک حق کا طالب انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے پس اس مقام سے

عَنْ هٰذَا الْمَقَامِ يَا كَافَّةَ الْبَرَايَا - وَلَا عَنِ السِّرِّ

غافل مشوید اے گروہ مخلوق۔ و نہ ازاں راز غافل شوید

غافل مت ہو اے مخلوق کے گروہ اور نہ اس بھید سے غافل ہو

الَّذِىْ يُوْجَدُ فِى الضَّحَايَا - وَاجْعَلُوا الضَّحَايَا -

کہ در قربانی ہا یافتہ مے شود۔ و قربانی ہا را

جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کو

لِرُؤْيَةِ تِلْكَ الْحَقِيْقَةِ كَالْمَرَايَا - وَلَا تَذْهَلُوْا

برائے دیدن ایں حقیقت آئینہ ہا بگردانید و ایں وصیّت را

اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں

عَنْ هٰذِهِ الْوَصَايَا - وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوْا

فراموش نکنید و ہمچو آں مردم مشوید کہ

کو مت بھلاؤ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے

رَبَّهُمْ وَالْمَنَايَا - وَقَدْ اُشِيْرَ اِلٰى هٰذَا السِّرِّ

خدائے خود را و موت خود را فراموش کردہ اند۔ و بہ تحقیق اشارہ کردہ شدہ است

اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے اور اس پوشیدہ بھید کی طرف

الْمَكْتُوْمِ - فِىْ كَلَامِ رَبِّنَا الْقَيُّوْمِ - فَقَالَ وَهُوَ ﴿۱۲﴾

در کلام خدائے قیّوم سوئے ایں راز پوشیدہ۔ پس او تعالیٰ گفت و او

خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا جو

اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ - قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ

اصدق الصادقین است کہ بگو کہ بہ تحقیق نماز من وعبادت من وقربانی من

اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت

وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ[1] - فَانْظُرْ

و زندگی من و مُردن من برائے خدائے ربّ عالمیان است۔ پس بہ بیں

اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کیلئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے پس دیکھ

كَيْفَ فَسَّرَ النُّسُكَ بِلَفْظِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

کہ چگونہ لفظ نُسک را بلفظ محیا و ممات تفسیر کردہ

کہ کیونکر نُسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے

وَاَشَارَ بِهٖ اِلٰى حَقِيْقَةِ الْاَضْحَاةِ - فَفَكِّرُوْا فِيْهِ

و بدیں تفسیر سوئے حقیقتِ قربانی اشارت نمودہ۔ پس دریں نکتہ بیندیشید

اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو!

[1] الانعام:۱۶۳

يَاذَوِى الْحَصَاةِ - وَمَنْ ضَحّٰى مَعَ عِلْمِ حَقِيْقَةِ

اے صاحبان عقل۔ وہرکہ قربانی کرد و او راعلم ایں امر بود کہ حقیقت ایں

اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی

ضَحِيَّتِهٖ - وَصِدْقِ طَوِيَّتِهٖ - وَخُلُوْصِ نِيَّتِهٖ -

قربانی چیست وصدق دل وخلوص نیت می داشت

اورصدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی

فَقَدْ ضَحّٰى بِنَفْسِهٖ وَمُهْجَتِهٖ - وَاَبْنَاءِهٖ وَحَفَدَتِهٖ -

پس بہ تحقیق او قربانی جان خود و فرزندان خود کردہ است

پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی

وَلَهٗ اَجر عظيم - كأجر ابراهيم عند ربّه ﴿۱۳﴾

و مر او را اجرے است بزرگ۔ ہمچو اجر ابراہیم نزد رب کریم

اوراس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا

الكريم - واليه اشار سيّدنا المصطفٰى - و

وسوئے ایں اشارہ کردہ است سردار ما کہ برگزیدہ است و

اوراسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے

رسولنا المجتبٰى - وامام المتقين - وخاتم

رسول ما کہ چیدہ است وامام پرہیزگاراں وخاتم الانبیاء

جو پرہیزگاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے

النبيين - وقال وهو بعد اللّٰه اصدق الصادقين-

ست وفرمود و او بعد از خدا صادق ترین صادقان است

اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے

انّ الضحَایا هی المطایا ۔ توصل الی رَبّ البرایا ۔
بہ تحقیق قربانی ہا کہ ہستند ہماں سواری ہا ہستند کہ سوئے خدا تعالیٰ می برند
بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں

وتمحو الخطایا ۔ وتدفع البلایا ۔ هٰذا ما بلغنا
وخطاہا را محومی کنند وبلاہا را دفع می کنند ۔ ایں آں امراست کہ از
اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا

من خیر البریة ۔ علیه صلواة اللّٰه والبرکات
بہترین مخلوق یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بما رسیدہ است ۔ برو درود خدا و برکات
صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں

السنیّة ۔ وانّہٗ أومأ فیه الٰی حکم الضحیّة ۔
بزرگ باد و بہ تحقیق او اشارہ کردہ است دریں حدیث سوئے حکمت ہائے قربانی
اور آنجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ

بکلماتٍ کالدرر البهیّة ۔ فالأسف کلّ الأسف ﴿۱۴﴾
بہ سخنانے کہ ہمچو درہائے روشن ہستند پس افسوس وکمال افسوس است
جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ

انّ اکثر الناس لایعلمون هٰذه النکات الخفیّة ۔
کہ اکثر مردم ایں نکتہ ہائے باریک را نہ مے دانند
اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے

ولا یتّبعُون هٰذه الوصیّة ۔ ولیس عندهم
و پیروی ایں وصیت نہ مے کنند ۔ و نزد ایشاں
اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک

معنى العيد - من دون الغسل ولبس الجديد -

معنی عید بیش زین نیست که خویشتن را بشویند وپوشاک نو بپوشند

عید کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑیں پہنیں

والخضم و القضم مع الاهل والخدم والعبيد -

وایں کہ طعام رابہمہ دہاں وکرانہ ہائے دنداں بخایند بااہل خانہ خود ونوکراں وغلاماں

اور طعام کو سارے مونہہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں۔خود اوران کے اہل وعیال اور

ثم الخروج بالزينة للتعييد كالصناديد - و

باز بہ آرایش و زینت تمام برائے نماز عید بروں آمدن ہمچو مہتران و

نوکراور غلام۔اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کیلئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں اور

ترى الأطائب من الأطعمة منتهٰى طربهم فى

خواہی دید کہ خوشترین طعام ہا دریں روز غایت خوشی ایشان است

تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے

هٰذا اليوم - والنفائس من الالبسة غاية

ونفیس ترین لباس ہا غایت حاجت ایشاں است

اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں

اربهم لارائة القوم - ولا يدرون ماالاضحاة - ﴿۱۵﴾

تا قوم را نمایند و نہ مے دانند کہ قربانی چیست

کا ہے تا قوم کو دکھلائیں اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

ولایّ غرضٍ يُذبح الغنم والبقرات - و

واز برائے کدام غرض گوسپنداں و گاواں ذبح می کنند۔ و

اورکس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور

عـنـدهـم عيـد هـم مـن البكرة الى العشىّ - ليـس الا

نزد ایشاں عید ایشاں از بامداد تا شب جزیں نیست که

ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ

لـلاكـل والشـرب والعيـش الهنىّ - والـلبـاس البهىّ -

خوردہ شود و نوشیدہ شود و درعیش خوشگوار گذرانیدہ شود و نیز لباس خوش پوشیدن

خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے

والـفـرس الشرىّ - والـلـحـم الطـرىّ - ومـا ترٰى

وبراسپ جہندہ سوار شدن وگوشت تازہ خوردن ودریں روز شاں

اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز

عـمـلهـم فـى يـومهـم هٰذا الا اكتسـاء الـنـاعـمـات -

کارشاں جزیں نخواہی دید که پارچات نرم بپوشند

اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں

والـمـشـط والاكـتـحـال وتـضـمـيـخ الـملبوسـات -

وشانہ کنند و سرمہ درچشم کشند و بر لباس ہائے خود عطر بمالند

اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں۔

وتسـوية الـطـرر والـذوائـب كـالـنسـاء المتبرجات -

وطرّہ ہائے مو وگیسو ہا را ہمچو زنان زینت کنندہ آراستہ کنند

اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں

ثـم نـقـراتٍ كـنـقـرة الـدجـاجـة فـّى الـصـلٰوة - مع ﴿۱۶﴾

باز چند دفعہ منقار زدن درنماز ہمچو ماکیاں کہ برائے دانہ چیدن منقار می زند و با ایں ہمہ

اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کیلئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ

عدم الحضور وھجوم الوساوس والشتات - ثم

ہیچ حضوری درنماز نہ مے باشد ووسوسہ ہا گرد می آیند و پراگندگی زور می کند۔ باز ایں کار است

کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو پھر

التمایل الٰی انواع الاغذیۃ والمطعومات - و

کہ سوئے انواع اقسام غذاہا و طعام ہا میل می نمایند و

طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اورطرح طرح کے کھانوں کی طرف اور

ملأ البطون بالوان النعم کالنعم والعجماوات -

ازاں طعام ہا شکم ہا ہمچو حیوانات و چارپایاں پُر مے کنند

چارپایوں کی طرح طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھرلیں

والمیل الی الملاھی والملاعب والجھلات -

وسوئے لہو و بازی و کارہائے جہالت میل دل شاں می شود

اور لہو اور لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں

وسرح النفوس فی مراتع الشھوات - والرکوب

و نفس ہائے خود را در چراگاہ ہائے شہوات می گذرانند و سوارشدن

اورشہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر

علی الافراس - والعجل والعناس - والجمال

براسپاں و یکہ ہا و مادہ شتران مضبوط و شتران نر و خچر ہا

اور یکوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر

والبغال ورقاب الناس - مع انواعٍ من

وگردن ہائے مردم با قسم ہا از

اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں کئی قسم کی

التزیینات ۔ وافناء الیوم کلہٖ فی الخزعبیلات ۔
زینت ہا و سپرد کردن ہمہ روز در کارہائے باطلہ
زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں

والھدایا من القلایا ۔ والتفاخر بلحوم البقرات ﴿۱۷﴾
و ہدیہ ہا از گوشت ہا و فخر کردن بگوشت ہائے گاواں
اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت

والجدایا ۔ والافراح والمراح والجذبات
و گوسپنداں و خوشی ہا وانواع شادی و جذبہ ہائے نفس
اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں اور رنگارنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں

والجماح ۔ والضحک والقھقھۃ بابداء النواجذ
و سرکشی و خندہ و قہقہہ بظاہر کردن دندان پسین
اور سرکشیاں اور ہنسی اور قہقہہ مارکر ہنسنا پچھلے دانتوں کے نکالنے سے

والثنایا ۔ والتشوق الٰی رقص البغایا ۔ وبوسھن
ودو دندان پیشین و شوق کردن سوئے رقص زنان بازاری و بوسہ گرفتن ایشان
اور اگلے دو دانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ

وعناقھن ۔ وبعد ھٰذا نطاقھن ۔ فانا للّٰہ علٰی
وبغل گیری ایشاں و پس ازیں جائے کمربند ایشاں یعنی بدکاری بایشاں۔ پس برمصیبت ہائے اسلام
اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمربند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر

مصائب الاسلام ۔ وانقلاب الایام ۔ ماتت القلوب ۔
اناللّٰہ می باید گفت وبریں نیز ہم کہ برروزہائے اسلام گردش آمد دل ہا مردند
انا للّٰہ پڑھتے ہیں اور نیز دنوں کی گردش پر دل مرگئے

وکثرت الذنوب ۔ واشتدت الکروب ۔ فعند

وگنہ ہا بسیار شدند وبے قراری ہا سخت شدند پس

اور گناہ بہت ہو گئے اور بے قراریاں بڑھ گئیں پس اس

ھٰذہ اللیلۃ الیلاء ۔ وّظلمات الھوجاء ۔ ﴿۱۸﴾

بروقت ایں شب تاریک وتاریکی ہائے باد تند

اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت

اقتضٰی رحم اللّٰہ نورالسماء☆ ۔ فانا ذالک

بخواست رحمت الٰہی نور آسمان را پس من

خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو سو میں

☆ یہ جو حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود نازل ہوگا یہ نزول کا لفظ اس اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام زمین پر تاریکی چھا جائیگی اور دیانت اور امانت اور راستی زمین پر سے اٹھ جائے گی۔ اور زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی۔ تب خدا آسمان سے ایک نور نازل کرے گا اور اس سے زمین کو دوبارہ روشن کر دے گا۔ وہ اوپر سے آئے گا کیونکہ نور ہمیشہ اوپر کی طرف سے آتا ہے اور مسیح موعود کا وقت ایسا وقت بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت اشاعت اسلام کے تمام اسباب معطل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے دونوں ہاتھ درماندہ ہو جائیں گے کیونکہ خدا کی غیرت اس بات کو چاہے گی کہ اس اعتراض کو اٹھا دے اور دفع اور دور کرے جو کہا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا گیا پس مسیح موعود کے وقت کے لئے یہ حکم ہے کہ تلواروں کو نیام میں کریں اور مذہب کے لئے کوئی شخص تلوار نہ اٹھائے اور اگر اٹھائے گا تو کافروں سے سخت شکست اٹھائے گا اور ذلیل ہوگا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی جماعت جن کو انہوں نے مصر سے نکالا تھا ایسی لڑائیوں میں ہمیشہ مغلوب ہوتی رہی جن لڑائیوں کے لئے موسیٰ کے منشاء کے برخلاف انہوں نے پیش قدمی کی۔ سو اب بھی ﴿۱۸﴾

النور – و المجدد المأمور – والعبد المنصور –
آں نورم و مجددے ہستم کہ بامر الٰہی آمدہ و بندہ مدد یافتہ ہستم
وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں

والمهدى المعهود –والمسيح الموعود –وانى
وآں مہدی ہستم کہ آمدن او معہود بود وآں مسیح ہستم کہ وعدہ آمدن او شدہ بود و من
اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب

نزلت بمنزلةٍ من ربّى لا يعلمها احدٌ من الناس –
از پروردگار خود بآں منزلت نزول می دارم کہ ہیچ کس از آدمیان آنرا نمی شناسد
سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا

وان سرّى اخفٰى وانْاٰى من اكثر اهل اللّٰه ﴿۱۹﴾
و رازمن پوشیدہ و دورتر از اکثر مردان خداست قطع نظر ازینکہ آں راز
اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ

فضلًا عن عامة الاُناس – وانّ مقامى ابعد
از مردم عامہ پوشیدہ باشد و بہ تحقیق مقام من از دستہائے
عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے

بقیہ حاشیہ

﴿۱۹﴾ ایسا ہی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا آسمان سے نازل ہونا اسی رمز سے قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ زمینی اسباب کو نہیں چھوئے گا۔ اور وہ محض آسمان کے پانی سے اسلام کے باغ کی آبپاشی کرے گا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ اس معجزہ کو دکھلانا چاہتا ہے کہ اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں۔ پس جو شخص باوجود اس صریح ممانعت اور موجودگی حدیث یضع الحرب کے پھر تلوار اٹھاتا ہے اور غازی بننا چاہتا ہے گویا وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس معجزہ کو مشتبہ کر دے جس کا ظاہر کرنا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے یعنی بغیر انسانی اسباب کے اسلام کو زمین پر غالب اور محبوب الخلائق بنا دینا۔ منه

مـن ایـدی الـغـوّاصین - وصعودی ارفع من قیـاس

غوطہ زنندگان کہ از بہر گرفتن لولو غوطہ می زنند دور تر است و بالا رفتن من از قیاس

ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی

الـقـائسین - وانّ قدمی ھٰذہٖ اسـرع من القلاص

قیاس کنندگان بلند تر است۔ و ایں قدم من از شتران تیز رو تیز تر ے رود

اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے

فی مسالک ربّ الناس -فلا تقیسونی باحدٍ ولا

در راہ ہائے پروردگار مردمان پس مرا بدیگرے قیاس مکنید و نہ دیگرے را

پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو

احـدًا بـی ولا تهلکوا انفسکم بـالـریب والعماس - ﴿۲۰﴾

بمن مقایسہ نمائید و نفس ہائے خود را بہ شک و خصومت ہلاک مکنید

اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو

وانّـی لـبٌّ لا قشـر معـهٗ وروحٌ لاجسد معهٗ و

و من مغزے ہستم کہ باوے پوستے نیست و روحے ہستم کہ باوے جسدے نیست و من

اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور

شـمـسٌ لا یـحـجبها دخان الشماس -واطلبوا مثلی

آفتابے ہستم کہ دخان دشمنی وکینہ او را نمی پوشد و مانند من بجوئید

وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری

ولـن تـجـدوه وان تـطـلبـوه بـالـنبـراس - ولا فـخـر

و ہرگز نخواہید یافت و اگرچہ با چراغ جوئندہ باشید وایں کلمہ فخر نیست

مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو اور یہ کوئی فخر نہیں

ولٰکن تحدیث لنعم اللّٰہ الذی ھو غارسٌ لھٰذا
مگر شکر نعمت ہائے آں خداست کہ او ایں نونہال را نشانیدہ است
مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔

الغراس - وانی غسلت بماء النور وطھرت بعین
ومن بآب نور غسل دادہ شدم و بچشمہ
اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ

القدس من الاوساخ والادناس - وسمّانی ربّی
پاکیزگی الٰہی پاکیزہ کردہ شدم از چرکہا و کدورت ہا۔ ونام من رب من
میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام

احمد فاحمدونی و لا تشتمونی و لا توصلوا امرکم
احمد نہاد۔ پس ستایش من کنید و مرا دشنام مدہید و امر خود را تا بدرجہ
احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے

الی الابلاس - و من حمدنی وما غادر من نوع ﴿۲۱﴾
نومیدی مرسانید وہر کہ ستائش من کرد وقسمے از ستائش نگذاشت
درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی

حمدٍ فما مان - و من کذب ھٰذا البیان فقد
پس او دروغ نہ گفت ومرتکب کذب نشد و ہر کہ تکذیب ایں بیان کرد پس او
تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ

مان - واغضب الرحمٰن - فویلٌ للذی شک
دروغ گفتہ است وخدائے خود را در غضب آوردہ۔ پس بر آں شخص واویلا ست کہ شک کرد
بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔

و فسخ العهد و فک و لوث بطائفٍ من الجن

و عہد را بشکست و آلودہ کرد دل را بوسوسہ شیطان

اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا

الجنان -وانی جئت من الحضرة الرفيعة العالية -

و من از درگاہ بلند و برتر آمدہ ام

اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں

ليرى بى ربى من بعض صفاته الجلالية - والجمالية -

تا پروردگار من بعض صفات جلالیہ خودرا بواسطہ من بنماید و نیز صفات جمالیہ را بنماید

تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے

اعنى دفع الضير وافاضة الخير فان الزمان كان

یعنی دفع کردن گزند و رسانیدن خیر چراکہ زمانہ حاجت می داشت

یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت

محتاجًا الٰى دافع شرٍ طغٰى-والٰى رافع خيرٍ انحط ﴿۲۲﴾

کہ آں بدی را دفع کردہ شود کہ از حد درگذشتہ است وآں نیکی را بلند کردہ آید کہ فرورفتہ

تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو

واختفٰى - فاقتضت العناية الالٰهيّة ان يعطى

است و پنہاں گردیدہ۔ پس عنایت الٰہیہ تقاضا فرمود کہ زمانہ را

جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانہ کو

الزمان ماسأل بلسان الحال - ويرحم طبقات

آں چیز دادہ شود کہ بزبان حال مے خواہد و بر مردان

وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور

النساء و الرجال -فجعلنی مظهر المسيح عيسى

وزنان رحم کردہ آید پس مرا جائے ظہور مسیح عیسےٰ

عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسےٰ

ابن مريم لدفع الضرّ وابادة مواد الغواية -

ابن مریم کرد تا کہ مادہ ہائے ضرر وگمراہی را دور فرماید

بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے

وجعلني مظهر النبي المهدي احمد اكرم

و مرا مظہر مہدی احمد اکرم فرمود

اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا

لافاضة الخير و اعادة عهاد الدراية والهداية -

کہ تا بمردم خیررا برساند و باران درایت و ہدایت را دوبارہ فرستد

تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتطهير الناس من دَرَنِ الغفلة والجناية -

و مردم را از چرک غفلت وگناہگاری پاک کند

اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے

فَجِئْتُ فِي الحلتين المهزودتين المصبّغتين ﴿۲۳﴾

پس من در دو حلہ زرد رنگ آمدہ ام کہ رنگین ہستند

پس میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں

بصبغ الجلال وصبغ الجمال - واعطيت صفة

برنگ جلال و رنگ جمال - و دادہ شدم صفت

جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو

الافناء والاحیاء من الرب الفعال - فاما الجلال

فانی کردن وزندہ کردن از پروردگارے کہ بر ہر کار رقادر است ۔ مگر جلالے کہ دادہ شدم

فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذی اعطیت فھو اثرٌ لبروزی العیسوی من

پس آں اثر آں بروز من است کہ عیسوی است از

جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی

اللّٰہ ذی الجلال☆ - لابید بہٖ شر الشرک الموّاج

خدائے کہ ذوالجلال است تا من آں بدی شرک را نیست کنم کہ موج زن

طرف سے ہے تا کہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کروں جو

الموجود فی عقائد اھل الضلال -المشتعل بکمال

و موجود در عقائد گمراہان است و بکمال اشتعال

گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال - الذی ھو اکبر من کل شرٍّ فی

مشتعل است آنکہ درچشم خدائے دانندہ احوال از ہر شر

بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

☆ قد قلت غیر مرة انی مااتیت بالسیف ولاالسنان. وانما اتیت بالاٰیات

بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام وجز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست

میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوة القدسیة وحسن البیان. فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان. منه

و قوت قدسیہ وحسن بیان ۔ پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکرہا ومددگاراں ۔منه

قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے ۔ پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ ۔منه

﴿۲۲﴾

﴿۲۴﴾

عین اللّٰہ عالم الاحوال - ولاھدم بہٖ عمود

بزرگتر است و تاکہ من بدو ستون

بڑھ کر ہے اور تاکہ میں اس کے ذریعہ سے اس

الافتراء علی اللّٰہ والافتعال - واما الجمال الذی

آں افترا را منہدم کنم کہ بر خدا می بندند۔ مگر جمالے کہ دادہ شدم

افترا کے ستون کو گرادوں جو خدا پر باندھتے ہیں۔ لیکن وہ جمال جو مجھ کو

اعطیت فھو اثرٌ لبروزی الاَحْمَدی من اللّٰہ

پس آں اثر آں بروز من است کہ از خدائے صاحب لطف

ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی

ذی اللطف والنوال - لاعید بہٖ صلاح التوحید

وبخشش بروز احمدی نام می دارد تاکہ من بداں نیکی توحید را

طرف سے بروز احمدی ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو

المفقود من الالسن والقلوب والاقوال والافعال -

کہ از زبان ہا و دل ہا وگفتار ہا و کردار ہا گم شدہ بود واپس

جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں

واقیم بہٖ امر التدیّن والانتحال - وامرت ان

بیارم وامر دینداری را قائم کنم ومن حکم کردہ شدم کہ

اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ

اقتل☆ خنازیر الافساد والالحاد والاضلال -

خنزیر ہائے فساد و الحاد و گمراہ کردن را بکشم۔

میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے کے ان سؤروں کو ماروں

☆ اللفظ لفظ الحدیث کما جاء فی البخاری والمراد من القتل اتمام الحجة وابطال الباطل بالدلائل القاطعة والاٰیات السماویة لا القتل حقیقة. منه

الذین یدوسون درر الحق تحت النعال ۔ و
آناں کہ گوہر ہائے راستی را زیر کفش ہائے خود پامال می کنند و
جو سچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے ملتے ہیں اور

یھلکون حرث الناس ویخربون زروع الایمان ﴿۲۵﴾
تباہ می کنند زراعت مردم را وخراب می کنند کشت ہائے ایمان
لوگوں کی کھیتیوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور

والتورع والاعمال ۔ وقتلی ھٰذا بحربةٍ سماويةٍ
و پرہیزگاری و اعمال را و ایں کشتن بحربۂ آسمان است
عملوں کی کھیتیوں کو خراب کرتے ہیں۔ اور یہ مارنا آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے۔

لا بالسیوف والنبال ۔ کما ھو زعم المحرومین
نہ بہ شمشیرہا و تیرہا چناں کہ آں زعم کسانے ہست کہ
تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے

من الحق وصدق المقال ۔ فانھم ضَلّوا و
از حق و راست گفتاری محروم ہستند چراکہ اوشاں گمراہ شدہ اند و
جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور

اَضَلُّوا کثیرًا من الجُھّال ۔ وان الحرب حرّمت
اکثر مردم را از جاہلاں گمراہ کردہ اند و بہ تحقیق جنگ با مردم کفار
جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا

علیّ وسبق لی ان اضع الحرب ولا اتوجہ
برمن حرام کردہ اند و پیش از وجود من برائے من مقرر شدہ است کہ جنگ را ترک کنم و سوئے
مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور

الی القتال - فلا جهاد الّا جهاد اللسان والاٰیات

کشت و خون متوجہ نشوم ۔ پس ہیچ جہاد بجز جہاد زباں و نشان

خونریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے

والاستدلال - وكذالك امرت ان املأ بيوت

و دلائل باقی نماندہ و ہم چنیں ماُمورم کہ خانہ ہائے مومناں را

جہاد کے باقی نہیں رہا اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو

المؤمنين وجربهم مّن المال- ولٰكن لا ﴿۲۶﴾

و کیسہ ہائے اوشاں را بمال پُرکنم مگر نہ

اور ان کے توشہ دانوں کو مال سے بھر دوں لیکن چاندی سونے

باللجين والدجّال - بل بمال العلم والرشد

بہ سیم و زر بلکہ بمال علم و رشد

کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور

والهداية واليقين علٰى وجه الكمال - وجعل

و ہدایت و یقین بروجہ کمال و گردانیدن

ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اس مال سے کہ

الايمان اثبت من الجبال - وتبشير المثقلين

ایمان مضبوط تر از کوہ ہا۔ وبشارت دادن آں زیر باراں را کہ

ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے اور جو لوگ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں

تحت الاثقال - فبشرٰى لكم قد جاءكم المسيح -

بارگراں برایشاں افتادہ است پس شمارا بشارت باد کہ نزد شما مسیح آمد

ان کو بشارت دی جائے۔ پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا

ومسحہ القادر واعطی لہ الکلام الفصیح -
و قادر اورا مسح کرد وکلام فصیح او را عطا کردہ شد
اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا۔

وانّہٗ یعصمکم من فرقۃٍ ھی للاضلال تسیحُ -
واو شما را نگہ میدارد ازاں فرقہ کہ برائے گمراہ کردن بر زمین مے رود
اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے۔

والی اللّٰہ یدعو ویصیح - وکل شبھۃٍ یُزیل
و سوئے خدا دعوت می کند و می خواند و ہرشبہ را دور میکند
اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے

و یُزیح -وطوبیٰ لکم قدجآء کم المھدی المعھود - ﴿۲۷﴾
وزائل می فرماید و شمارا مبارک باد کہ مہدی معہود نزد شما رسیدہ است
اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدیٔ معہود تمہارے پاس آ پہنچا

ومعہ المال الکثیر والمتاع المنضود - وانہٗ
و با وے مال کثیر و متاعے است کہ تہ بہ تہ نہادہ است و او
اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے اور وہ

یسعٰی لیُردّ الیکم الغنی المفقود - ویستخرج
سعی می کند کہ آں تونگری کہ از شما گم شدہ است باز سوئے شما مسترد شود
کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ

الاقبال الموء ود - ماکان حدیث یُّفترٰی - بل
وآں اقبال کہ زندہ بگور است باز از گور بیروں آید۔ ایں آں سخنے نیست کہ افترا کردہ شود بلکہ
اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ

نورٌ من اللّٰہ مع اٰیاتٍ کبرٰی ۔ ایها الناس انی انا

نور خدا ست کہ نشان ہائے بزرگ ہمراہ می دارد ۔ اے مردم من آں مسیح ہستم کہ

خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں کہ

المسیح المحمّدی ۔وانّی انا احمد المهدی ۔

از سلسلۂ محمدی است و من احمد مہدی ہستم

جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں

وان ربّی معی الٰی یوم لَحدی من یوم مهدی ۔

و بہ تحقیق رب من بامن است از وقت مہد من تا وقت لحد من

اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک

وانی اعطیت ضرامًا اَکّالًا ۔ وماءًا زلالًا ۔

و من دادہ شدہ ام آتشے خورندہ و آبے شیرین و

اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور

وانا کوکبٌ یمانیٌ ۔ ووابلٌ روحانیٌّ ۔ ایذائی ﴿۲۸﴾

من ستارہ یمانی ہستم و بارش روحانی ہستم۔ رنج دادن من

میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں میرا رنج دینا

سنانٌ مذرّبٌ ۔ ودعائی دواءٌ مجرّبٌ ۔ اُرِی

نیزہ تیز است و دعائے من دوائے مجرب است قومے

تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے ایک قوم کو

قومًا جلالًا ۔ وقومًا اٰخرین جمالًا ۔ وبیدی

را جلال مے نمایم وقومے دیگر را جمال می نمایم ۔ و در دست من

میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں

حــربةٌ ابیــدبھــا عــادات الــظــلــم والــذنــوب - وفــی

حربہ است ہلاک می کنم بآں عادتہائے ظلم و گناہ را و در

ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور

الاخــرٰی شــربةٌ اعیدبھــا حیــاة الــقــلــوب - فــاسٌ

دست دیگر شربت است کہ بداں زندگی دلہا دوبارہ می بخشم تبرے

دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلہاڑی

لـلافـنـاء - وانـفـاسٌ لـلاحـیـاء - اَمّـا جـلالـی فـبـمـا قُصِد

برائے فنا کردن است و دمہا برائے زندہ کردن مگر جلال من ازیں سبب است کہ

فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔ میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ

کــابــن مــریــم اســتیــصــالــی - وامـا جـمـالـی فـبـمـا فـارت

ہمچو ابن مریم قصد بیخ کنی من کردہ اند وجمال من ازیں است کہ

لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی طرح میری بیخ کنی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ

رحــمــتــی کــسـیــدی احــمــد لاهــدی قــومًــا غــفــلــوا

رحمت من ہمچو سید من احمد در جوش است تا قومے را راہ نمایم کہ از

میری رحمت میرے سردار احمد کی طرح جوش میں ہے تا میں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو

عــن الـــربّ الــمــتــعـــالـــی - اَفـــانــتــم تــعــجــبــون -

خدائے بزرگ تر خود غافل اند چہ شما ازیں امر تعجب مے کنید

اپنے بزرگ رب سے غافل ہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

وَ الـــی الـــزمـــان وضـــرورتہٖ لا تلتفتون - الا تــرون ﴿۲۹﴾

وسوئے زمانہ وضرورت آں التفات نے کنید آیا نے بینید کہ

اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ

الٰی زمان احتاج الی الرب الفعّال - لیُری لقومٍ
زمانہ سوئے خدائے قادر حاجتے دارد تا کہ قومے را
زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تا کہ ایک قوم کو اپنے

صفة جلالہٖ وللاٰخرین صفة الجمال - وقد
صفت جلال خود بنماید و قومے دیگر را بر صفت جمال خود مطلع فرماید۔ و بہ تحقیق
جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق

ظهرت الاٰیات - و تبیّنت العلامات - وانقطعت
نشانہا ظاہر شدہ اند و علامت ہا منکشف گشتہ و ہمہ
نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئیں اور تمام

الخصومات - فمالکم لا تنظرون - وانکسفت
خصومتہا منقطع شدند۔ پس چرا نمے بینید۔ و در رمضان
جھگڑے جاتے رہے پس کیوں نہیں دیکھتے۔ اور رمضان کے مہینے میں

الشمس والقمر فی رمضان فلا تعرفون - و
مہر و ماہ را کسوف گرفت پس نمے شناسید و
سورج اور چاند کو گرہن لگا پس تم نہیں پہچانتے اور

مات بعض الناس بنبأٍ من اللّٰہ وقتل البعض ط
بعض مردم بہ پیشگوئی کہ از خدا تعالیٰ بود فوت شدند و بعض مردم بہ پیشگوئی قتل کشتہ شدند
بعض آدمی پیشگوئی کے رو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے

فلا تُفکّرون - ونزلت لی آیٌ کثیرةٌ فلاَ ﴿۳۰﴾
پس فکر نمی کنید و در تائید من بسیار نشانہا ظاہر شدند پس ہیچ
پس تم نہیں سوچتے۔ اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن

تبالون - وشهدت لی الارض والسماء والماء

پروانمے دارید۔ و برائے من زمین و آسمان و آب

تمہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اور میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی

والعفاء فلا تخافون - وتظاهر لی العقل والنقل

وخاک گواہی دادند پس ہیچ نمے ترسید وعقل ونقل و علامت ہا

اورمٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اورعقل اورنقل اور علامتیں

والعلاماتُ والاٰیات - وتظاهرت الشهادات و

ونشان ہا گواہ یکدیگر شدند ودیگر گواہی ہا و

اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور

الرؤيا والمكاشفات - ثم انتم تنكرون - وان

خواب ہا و مکاشفات یکدیگر را قوت دادند بازشما انکار می کنید و ایں

خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کو قوت دی پھرتم انکار کرتے ہو اور

لها شانًا عظيمًا لقومٍ يتدبّرون - وطلع

نشانہا را شانے عظیم است برائے آنانکہ تدبر مے کنند وستارہ ذوالسنین

ان لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان نشانوں کی بڑی شان ہے اور ذوالسنین

ذوالسنين - ومضٰى من هٰذه المائة خمسها

طلوع کرد واز صدی حصہ پنجم آں گذشت

ستارہ نے طلوع کیا اورصدی میں سے پانچواں حصہ گذر گیا

اِلّا قليلٌ من سنين - فاين المجدد ان كنتم

مگر چند سال پس مجدد کجاست! اگر

مگر چند برس پس اگر جانتے ہوتو بتاؤ کہ مجدد

تعلمون - ونزل من السماء الطاعون - ومُنِع
ے دانید | و طاعون ظاہر شد | وحج
کہاں ہے۔ | اور طاعون پھوٹا | اور حج

الحجّ و کثر المنون - واختصم الفرق علٰى معدن
منع کردہ شد و موت بسیار شد | و بر معدن زر | فرقہ ہا | خصومتً
روکا گیا | اور موتیں زیادہ ہوئیں | اور سونے کی کان پر | قوموں نے

مّن ذهبٍ وهم يُقاتِلُون - وعلا الصليب - ﴿۳۱﴾
کردند | و باہم جنگ ہا نمودند | وصلیب بلند شد
آپس میں لڑائی جھگڑے کئے | اور صلیب بلند ہوئی

واضحى الاسلام يسيب ويغيب - كانه الغريب -
و اسلام از جائے خود حرکت کرد | و ناپدید شد | گویا کہ غریب است
اور اسلام نے اپنی جگہ سے حرکت کی | اور غائب ہوگیا | گویا کہ مسافر ہے۔

وكثر الفسق والفاسقون - وحُبّب الى النفوس
وفسق و فاسقاں بسیار شدند | و مردم سوئے شراب
اور فسق اور فاسق بہت ہوگئے | اور لوگوں نے شراب اور

الخمر - والقمر والزمر - وتراءَ ى الزانون
وقمار بازی وسرود گفتن میل کردند | وظاہر شدند بدکاراں
جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا | اور بدکار اور

المجالحون وقَلّ المتقون - وتجلّٰى وقت ربّنا
وبریکدیگر سختی کنندگان | وپرہیزگاران کم شدند | و وقت تجلی خدائے ما ظاہر گشت
ایک دوسرے پر سختی کرنے والے ظاہر ہوئے اور پرہیزگار کم ہوگئے | اور ہمارے خدا کی تجلی کا وقت ظاہر ہوگیا

وتمّ ما قال النبیون –فبایّ حدیث بعدہ تؤمنون –

وہمہ آنچہ انبیاء گفتہ بودند بظہور رسید پس بعدازیں بکدام حدیث ایمان خواہید آورد

اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا تھا ظہور میں آیا پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔

ایھا الناس قوموا للّٰہ زرافاتٍ وفرادٰی فرادٰی -

اے مردماں برائے خدا شما ہمہ یا یک یک برخیزید

اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے

ثم اتقوا اللّٰہ وفکروا کالذی مابخل وماعادٰی -

باز از خدا بترسید وہچو شخصے فکر کنید کہ نہ بخل مے کند و نہ دشمنی۔

اس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔

الیس ھٰذا الوقت وقت رحم اللّٰہ علی العباد - ﴿۳۲﴾

آیا ایں وقت وقت رحم خدا بر بندگان نیست؟

کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟

ووقت دفع الشر وتدارک عطش الاکباد

وآیا وقت چناں نیست کہ بدی را دفع کردہ آید وتشنگی جگر ہا را بفرود آوردن باران تدارک

اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے

بالعھاد - الیس سیل الشر قدبلغ انتھاءہٗ-

کردہ آید؟ آیا سیلاب شر تا انتہائے خود نہ رسیدہ است؟

تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟

وذیل الجھل طوّل ارجاءہٗ - وفسد الملک

و دامن جہل کنارہ ہائے خود را دراز نہ کردہ؟ وملک فاسد شد

اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا؟ اور ملک فاسد ہوگیا

کلہٗ وشکر ابلیس جھلاءُ ہٗ - فاشکروا اللّٰہ الذی
و ابلیس جاہلاں را شکر گفت پس شکر آں خدا کنید کہ
اور شیطان نے جاہلوں کا شکریہ ادا کیا پس اس خدا کا شکر کرو جس نے

تذکرکم وتذکر دینکم وما اضاعہٗ - وعصم
شما را یاد کرد و دین شما را یاد کرد واز ضائع شدن محفوظ داشت و
تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے

حرثکم وزرعکم ولعاعہٗ - وانزل المطر
کاشتہ شمارا وزراعت شماراوسبزہ نرم زراعت راازآفتہا نگہ داشت و باران فرود آورد
بوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا

واکمل ابضاعہٗ - وبعث مسیحہٗ لدفع
وسرمایہ آں کامل کرد و مسیح خود را برائے دفع گزند
اوراس کے سرمایہ کو کامل کیا اوراپنے مسیح کوضرر کے دورکرنے کے لئے

الضیر - ومھدیہٗ لافاضۃ الخیر - واَدخلکم ﴿۳۳﴾
ومہدیؑ خود را برائے رسانیدن خیر ونفع مبعوث فرمود وشما را
اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں

فی زمان امامکم بعد زمان الغیر - ایھا الاخوان
در زمانہ امام شما بعد زمانہ غیر داخل کرد
تمہارے امام کے زمانہ میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا اے بھائیو!

انّ زماننا ھٰذا یُضاھی شھرنا ھٰذا بالتناسب
ایں زمانۂ ما مشابہت مے دارد ایں ماہ مارا بمناسبت تام
یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے

التـام - فـانـهٗ اٰخـر الازمـنة وان هٰذا الشهـر

چراکہ ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہم چنیں ایں ماہ ما

کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی

اٰخـر الاشهـر مـن شهور الاسلام - وكـلا هـمـا

از ماہ ہائے اسلام آخری واقع شدہ و ہردو

اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں

قـريبٌ مـن الاختتام - فـي هٰذا ضـحـايا وفي ذٰلك

قریب الاختتام اند دریں قربانی ہا ہستند ودراں نیز

ختم ہونے کے قریب ہیں اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس

ضـحـايا - والـفـرق فـرق الاصـل وعـكـس المرايا -

قربانیہا ہستند و فرق صرف فرق اصل و عکس است

آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے

وقـد سبـق نـمـوذجهـا فـي زمن خير البـرايـا -

و نمونہ آں در زمانہ بہترین مخلوقات بگذشت

اور اس کا نمونہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گذر چکا ہے۔

والاصـل ضـحيّة الـروح يـا اولـي الابصار - وان ضـحـايا ﴿۳۴﴾

و اصل امر اے دانشمنداں قربانی روح است و قربانی ہائے

اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں

الـجـدايـا كـالاظلال والاٰثـار - فـافـهـموا سرّ هٰذه

گوسپنداں ہمچو اظلال و آثار واقع شدہ است پس ایں حقیقت را بفہمید

روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو

الحقیقة - وانتم احق بھا واھلھا بعدا لصحابة -
و شما حق مے دارید واہل ایں امر ہستید کہ بعد صحابہ رضی اللہ عنہم
اورتم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ

وانکم الاٰخرون منھم اُلحقتم بِھِمْ بفضل من
ایں حقیقت را بفہمید۔ وشما از جملہ صحابہ گروہ آخری ہستید کہ بفضل خدا و رحمت او در ایشاں
اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ

اللّٰہ والرحمة - وان سلسلة الازمنة خُتِمَتْ
داخل کردہ شدہ اید و سلسلہ زمانہ ہا از جناب احدیت بر زمانہ ما
شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر

علٰی زماننا من حضرة الاحدیة - کما خُتِمَتْ
ختم شدہ است ہمچنانکہ سلسلہ ماہ ہا
ختم ہوگیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے

شھور الاسلام علٰی شھر الضحیة - وفی ھٰذا اشارةٌ
بر ماہ قربانی ختم شدہ است و دریں اشارتے پوشیدہ است
قربانی کے مہینہ پر ختم ہوگئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے

مخفیةٌ لأھل الرأی والرویّة - وانی علٰی مقام ﴿۳۵﴾
برائے اہل الرائے و من بر مقام
ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے

الختم من الولایة - کما کان سیّدی المصطفٰی
ختم ولایت ہستم یعنی بر من ولایت ختم گردیدہ ہمچنانکہ بر سیدی حضرت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم
سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علٰی مقام الختم من النبوة - وانهٗ خاتم الانبیاء -

نبوت ختم گردیده و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وانا خاتم الاولیاء - لاولیّ بعدی - الّا الذی هو

ومن خاتم الاولیا ہیچ ولی بعد من نیست مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو

منّی وعلٰی عهدی - وانی اُرْسِلْتُ من ربّی بکل

ازمن باشد و برعہد من باشد۔ ومن از خدائے خود بتمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوّةٍ وبرکةٍ وعزةٍ - وان قدمی هٰذه علٰی

قوت وبرکت وعزت فرستادہ شدہ ام وایں قدم من براں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے

منارةٍ ختم علیها کل رفعةٍ - فاتقوا اللّٰه ایّها

منارا ست کہ برو بلندی ختم گردیده پس اے جواناں

منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے پس خدا سے ڈرو

الفتیان - واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا ﴿۳۶﴾

بترسید و مرا بشناسید و اطاعت من کنید و ہیچو نافرماناں

اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر

بالعصیان - وقد قرب الزمان - وحان ان

نہ میرید و بہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید وآں وقت

مت مرو اور زمانہ نزدیک آگیا ہے اور وہ وقت

تسئل کل نفسٍ وتدان - البلایا کثیرۃٌ ولا ینجیکم

قریب آمد کہ ہر نفس از اعمال خود پرسیدہ شود و جزا دادہ آید۔ بلاہا بسیار اند وہیچ کس

نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں

الّا الایمان - والخطایا کبیرۃٌ ولا تذوبھا الّا

بجز ایمان نجات نخواہد یافت۔ وخطاہا بزرگ اند وآنہا را نخواہد گداخت مگر

صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اوران کو گداز نہیں کرے گا مگر

الذوبان - اتقوا عذاب اللّٰہ ایھا الاعوان - ولمن

گداختن۔ اے انصار من از عذاب خدا بترسید و ہرکہ

گداز ہو جانا خدا کے عذاب سے اے میرے انصار ڈرو اور جو

خاف مقام ربّہٖ جنّتان - فلا تقعدوا مع الغافلین

بترسد برائے او دو بہشت اند پس ہمچو غافلاں منشینید

خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو

والذین نسوا المنایا - وسارعوا الی اللّٰہ وارکبوا

وہمچو آناں نباشید کہ موتہائے خود را فراموش کردہ اند وسوئے خدا بسرعت تمام حرکت کنید و بر

ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر

علٰی اعدی المطایا - واترکوا ذوات الضلع و

سواری ہائے تیز رفتار سوار شوید واسپان لنگ را بگذارید وناقہ ہائے لاغر را

سوار ہو جاؤ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کے چلتے ہیں

الرذایا - تصلوا الٰی ربّ البرایا - خذوا الانقطاع ﴿۳۷﴾

ترک کنید تا خدائے خود را بیابید۔ لازم گیرید بریدن را

تا اپنے خدا کو ملو خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو

الانقطاع لیُوْھَبَ لکم الوصل والاقتراب - وکسّروا

بریدن را تا بخشیدہ شود شمارا وصال الٰہی و قربت او وبشکنید

تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور

الاسباب لیُخْلقَ لکم الاسبابُ - وموتوا لیُردّ

اسباب را تا پیدا کردہ شوند برائے شما اسباب وبمیرید تا واپس شود

اسباب کو توڑ دو تا کہ تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مرجاؤ تا دوبارہ

الیکم الحیوٰۃ ایّھا الاحباب - الیوم تمّت الحجۃ

سوئے شما زندگی اے دوستان ۔ امروز بر مخالفاں

زندگی تمہیں دی جائے آج مخالفوں پر

علی المخالفین - وانقطعت معاذیر المعتذرین -

حجت تمام شد و ہمہ عذر ہائے عذر کنندگاں منقطع شدند

حجت پوری ہوگئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے

ویئس منکم زمر المضلین والموسوسین -

و نومید شدند از شما گروہ ہائے گمراہ کنندگان و وسوسہ اندازندگان

اور تم سے وہ سب گروہ نا امید ہوگئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے

الذین اکلوا اعمارھم فی ابتغاء الدنیا ولیس لھم

آناں کہ بخوردند عمر ہائے خود را در طلب دنیا و ہیچ

انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے

حظٌّ من الدین - بل ھم کالعمین - فالیوم ﴿۳۸﴾

حظے از دین اوشاں را نیست بلکہ او شاں ہمچو نابینایان ہستند ۔ امروز

کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں اور آج

انقض اللّٰہ ظہورھم ورجعوا یائسین ۔

خدا پشت ہائے اوشاں بشکست و درحالت نومیدی بازگشتند

خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ ناامید ہوکر پھر گئے۔

الیوم حصحص الحق للناظرین ۔ واستبان

امروز برائے بینندگاں حق ظاہر شد و

آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہوگیا اور مجرموں کی

سبیل المجرمین ۔ ولم یبق معرضٌ الا الذی

راہ مجرماں ہویدا گشت و باقی نماند اعراض کنندہ مگر کسے کہ

راہ کھل گئی اورحق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو

حبسهٗ حرمانٌ ازلیٌّ ۔ ولا منکرٌ الّا الذی منعهٗ

محرومی ازلی او را باز داشت و نہ باقی ماند منکرے مگر آنکہ

ازلی محرومی نے روک دیا اور وہی منکر رہا جس کو پیدائشی جور پسندی

عدوانٌ فطریٌ ۔ فنترک ھٰؤلاء بسلامٍ ۔

عادت ظلم فطری او را منع کرد پس ایں کسانے را بسلام ترک مے کنیم

نے منع کردیا پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں

و قدتم الافحام ۔ وتحقّق الاثام ۔ وان لم

و برایشاں حجت تمام شد وثابت شد جزائے بدی ایشاں و اگر

اوران پر حجت پوری ہوگئی اوران کا قابل سزا ہونا ثابت ہوگیا پس اگراب بھی

ینتھوا فالصبر جدیرٌ ۔ وسوف یُنبّئھم خبیرٌ ۔

باز نیایند پس صبر بہتر است وعنقریب خدائے خبیر ایشاں را متنبہ خواہد کرد

باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔اورعنقریب وہ جوان کے حالات پر اطلاع رکھتا ہے ان کو متنبہ کردے گا۔

اَلْبابُ الثانی

﴿۳۹﴾

ثم بعد ذالک اعلموا یا اولی النھٰی - اَنّ

بعد زیں بداںید اے دانشمنداں کہ

پھر بعد اس کے تمہیں معلوم ہو اے دانشمندو! کہ

اللّٰہ ذکر فی القراٰن انّہٗ بعث موسٰی بعدما

خدا تعالیٰ در قرآن ذکر کردہ است کہ او موسیٰ را بعد

خدا نے قرآن شریف میں ذکر کیا کہ اس نے پہلی امتوں کے

اھلک القرون الاولٰی - واٰتاہ اللّٰہ الکتاب والحکم

ہلاک کردن اُمت ہائے نخستیں مبعوث فرمود و او را کتاب و حکم و نبوت

ہلاک کر دینے کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا۔ اور اس کو کتاب اور حکم اور

والنبوۃ - ووھب لقومہ الخلافۃ - واقام فیھم

داد۔ و قوم او را خلافت داد و در ایشاں

نبوت عطا کی اور اس کی قوم کو خلافت بخشی اور ان میں

سلسلۃ الھُدٰی - وجعل خاتم خلفائہٖ رسولہٗ

سلسلہ ہدایت قائم کرد وحضرت عیسیٰ علیہ السلام را کہ رسول او بود

سلسلہ ہدایت کا قائم کیا اور اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء

ابن مریم عیسٰی - فکان عیسٰی اٰخر لبن ھٰذہ

خاتم خلفاء حضرت موسیٰ قرار داد۔ پس عیسیٰ علیہ السلام برائے ایں عمارت

حضرت عیسیٰ کو بنایا پس حضرت عیسیٰ اس عمارت کی آخری

العمارة وعلمًا لساعة زوالها وعبرةً لمن یخشٰی -

خشت آخرین بود و برائے ساعت زوال یہود نشانے بود و از بہر ترسندگاں مقام عبرت بود

اینٹ تھے اور ایک دلیل تھے اس عمارت کے زوال کی گھڑی پر اور ایک عبرت تھے اس شخص کے لئے

{۴۰}

ثم بعث اللّٰہ نبینا الاُمّیَ فی ارض اُمّ القُریٰ -

باز خدا تعالیٰ نبی ما اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در زمین مکہ مبعوث فرمود

جو ڈرتا ہو۔ پھر خدا نے ہمارے پیغمبر اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی زمین میں مبعوث فرمایا

وجعلہٗ مثیل موسٰی - وجعل سلسلة خلفاءہٖ

و اورا مثیل موسیٰ ساخت و سلسلہ خلفاء او را

اوران کو مثیل موسیٰ علیہ السلام بنایا اوران کے خلیفوں کا سلسلہ

کمثل سلسلة خلفاء الکلیم لتکون رِدْءًا لھا

ہمچو سلسلہ خلفاء حضرت موسیٰ نمود تا مددگار و مصدق سلسلہ نخستیں

حضرت موسیٰ کے خلیفوں کے سلسلہ کی طرح اوران کے مشابہ کر دیا تا کہ یہ سلسلہ اس سلسلہ کا مددگار

وانّ فی ھٰذا لاٰیةً لمن یرٰی - وان شئت

گردد و دریں برائے بینندگاں نشانے است و اگر خواہی

ہو اوراس میں دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے اور اگر تو چاہے تو اس

فاقرء اٰیة وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ [1]

آیت وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم بخواں و ازاں مردم مباش کہ

آیت وعداللّٰہ الذین اٰمنوا منکم کو پڑھ لے اور اپنے

و لا تتبع الھوٰی - فان فیھا وعد الاستخلاف

پیروی ہوا و ہوس مے کنند چراکہ دریں آیت ایں وعدہ است کہ

ہوا وہوس کا پیرومت بن کیونکہ اس آیت میں صاف وعدہ اس امت کے لئے ایسے خلیفوں کا ہے جو ان خلیفوں

[1] النور:۵۶

لھٰذہ الامة کمثل الذین استخلفوا من قبل

ہمچو سلسلہ خلافت بنی اسرائیل اینجا ہم خلیفہ ہا خواہند بود۔

کی طرح ہوں جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں

والکریم اذا وعد وفا۔ وانا لا نعلم اسماء

وکریم تخلف وعدہ نمے کند وما نام آں خلیفہ ہانمی دانیم کہ

اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور ہم ان تمام خلیفوں کے نام نہیں جانتے

خلفاء سبقونا مّن ھٰذہ الامة من قبل الا قلیلًا ﴿۴۱﴾

پیش از ما گذشتند۔ مگر چند کس از

جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں مگر اس امت کے اور

ممن مضٰی۔ وما قص علینا ربنا قصص

گذشتگان ایں امت وپیشیناں و خدا نیز از نام آں ہمہ مارا اطلاع نہ داد

اگلی امتوں کے چند گذرے ہوئے آدمی۔ اور خدا نے ان سب کے نام سے بھی ہم کو اطلاع نہیں دی

کلھم وما انبأنا باسمائھم فلا نؤمن بھم

پس ایمان نمے آریم برایشاں

پس ہم ان پر اجمالی طور پر

الا اجمالًا ونفوض تفصیلھم الٰی ربنا الاعلٰی۔

مگر مجملاً وتفصیل نام ہائے اوشاں را بخدائے بزرگ خود می سپاریم

ایمان لاتے ہیں اور ان کے ناموں کی تفصیل کو اپنے خدا کو سونپتے ہیں

ولٰکنا الجئنا بنص القراٰن الٰی ان نؤمن

مگر ما از روئے نص قرآن برائے ایں امر مجبور شدیم کہ بریں ایمان آریم کہ

مگر ہم قرآن کی نص کے رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ

بخلیفۃٍ منا ھو اٰخر الخلفاء علٰی قدم عیسٰی -

آخری خلیفہ از ہمیں امت خواہد بود کہ برقدم عیسٰی خواہد آمد

آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسٰی کے قدم پر آئے گا

وما کان لمؤمنٍ ان یکفر بہٖ فانہٗ کفرٌ بکتاب

و مجال ہیچ مومن نیست کہ انکار ایں کند چراکہ ایں انکار کتاب اللہ است

اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے

اللّٰہ ط ولا یفلح الکافر حیث اتٰی- وفکّر فی

و ہرکہ منکر کتاب اللہ است و ہر جا کہ رود مورد عذاب الٰہی است وفکر کن درقرآن

اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہاں جاوے خدا کے عذاب کے نیچے ہے اور تو قرآن میں ایسا فکر کر

القراٰن حق الفکر ولا تکن کالذی استکبر و

چنانکہ حق فکر است و ہمچو شخصے مباش کہ از راہ تکبر سر مے پیچد

جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو تکبر کر کے سر پھیر لیتا ہے

ابٰی - وانہ الحق من ربّنا فاقرء سورۃ النور ﴿۴۲﴾

وہمیں امر از خدا حق است پس سورہ نور را از راہ تدبر بخواں

اور یہی بات خدا کی طرف سے حق ہے۔ پس سورہ نور کو غور سے پڑھ

متدبّرًا لیتجلّٰی علیک ھٰذا النور کالضحٰی -

تاکہ برتو ایں نور ہمچو وقت چاشت ظاہر گردد

تاکہ تجھ پر یہ نور دن کی طرح ظاہر ہو

واقرء اٰیۃ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ [1]

وہمچنیں آیت صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ بخواں

اور اسی طرح صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کی آیت پڑھ

[1] الفاتحۃ : ۷

وکفاک ھٰذان الشاھدان ان کنت تسمع و
و ترا این ہر دو گواہ کفایت مے کنند اگر مے شنوی و
اور تجھے یہ دونوں گواہ کافی ہیں اگر تو دیکھتا اور سنتا

ترٰی۔ فحاصل الکلام ان سلسلة الخلفاء
مے بینی پس حاصل کلام این است کہ سلسلہ خلفاء محمدیہ
ہے پس حاصل کلام یہ ہے کہ محمدی خلیفوں کا سلسلہ

المحمدیة قد وقعت کسلسلة خلفاء موسٰی۔
ہمچو سلسلۂ خلفاء موسویہ واقع شدہ است
موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے۔

وکذالک کان الوعد فی القراٰن من رب
و ہم چنیں از خدائے آسمان بلند در قرآن وعدہ بود
اور اسی طرح بلند آسمان کے خدا کی طرف سے قرآن شریف میں وعدہ تھا

السمٰوات العلٰی۔ فان اللّٰہ قد استخلف قومًا
چرا کہ خدائے تعالیٰ
کس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

من قبل من بنی اسراءیل واصطفٰی۔ واکرم
ازیں پیشتر در بنی اسرائیل سلسلہ خلفاء قائم کرد و اوشاں را برائے
اس سے پہلے بنی اسرائیل میں خلیفوں کا سلسلہ قائم کیا اور ان کو خلافت کے لئے قبول کیا

بنی اسراءیل وجعل فیھم النبوة ومَھّلھم ﴿۴۳﴾
خلافت برگزید۔ و بنی اسرائیل را عزت داد و درایشاں نبوت نہاد۔ و اوشاں را مہلتے داد
اور بنی اسرائیل کو عزت دی اور ان میں نبوت قائم کی اور ان کو لمبی مہلت دی

حتّٰی طال علیھم العمر وترکوا التقوٰی ۔ فلما

تا آنکہ زمانہ دراز بر ایشاں گذشت وتقویٰ را ترک کردند پس ہرگاہ

یہاں تک کہ زمانہ دراز ان پر گذرا اورانہوں نے تقویٰ کو ترک کیا پس جس وقت

انقضٰی علیھم ثلٰث مائۃٍ بعد الالف من

کہ یک ہزار و سہ صد سال

کہ تیرہ سو برس موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ان پر گذرے

یومٍ بعث فیہ الکلیم الذی کلّمہ اللّٰہ

از روز بعث موسیٰ علیہ السلام بر ایشاں گذشت آں موسیٰ کہ خدا ہمکلام

وہی موسیٰ کہ جس سے خدا ہمکلام ہوا تھا اور جس کو

و اجتبٰی ۔ بعث اللّٰہ رسولہٗ عیسی ابن مریم

اوشدہ بودو او را برگزیدہ بود۔ خدا تعالیٰ حضرت عیسٰی ابن مریم را در بنی اسرائیل مبعوث فرمود

برگزیدہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسٰی بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا

فیھم وجعلہٗ خاتم انبیاءھم وعلمًا لساعۃ

و او را خاتم انبیاء بنی اسرائیل کرد وبرائے ساعت نقل نبوت و عذاب

اوران کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا اورنبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے

نقل النبوۃ مع العذاب ؕ فانذرھم وخشّٰی ☆ ۔

او را دلیلے گردانید و بدیں طور یہود را بترسانید

ان کو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا

☆ الحاشیۃ

اَنّ مریم ولدت ابنًا ما کان من بنی اسرائیل. ثم قیل فیھا ﴿۴۳﴾

بہ تحقیق مریم پسرے را بزاد کہ از بنی اسرائیل نبود باز درحق او گفتہ شد

مریم ایک لڑکا جنی جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔ پھراس کے حق میں کہا گیا

وما كان لهٗ ابٌ من بنى اسراء يل الّا امهٗ ـ

وعیسیٰ علیہ السلام را از بنی اسرائیل ہیچ پدرے نہ بود مگر مادرے

اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔

وكذالك خلقه اللّٰه من غير ابٍ و اومأ فيه

و ہم چنیں خدا تعالیٰ بغیر پدر اورا پیدا کرد و دریں اشارت کرد

اس طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ

بقیۃ الحاشیۃ

ماقيل. وعذّبوها باقاويل. فكان هٰذان الامران علمًا لساعة نقل النبوة

آنچہ گفتہ شد۔ و بہ گونا گوں سخنہا اورا ایذا دادند- پس ایں ہر دو امر دلیلے بود بر ساعت نقل نبوت از

جو کہا گیا۔ اور طرح طرح کی باتوں سے اس کو دکھ پہنچایا گیا۔ پس یہ دونوں امر نقل نبوت کی گھڑی پر ایک دلیل تھے

و علمًا لتعذيب هٰذه الفرقة ـ فاصاب اليهود ذلة باخراجهم من هٰذا البستان ـ

خاندان یہود۔ و دلیلے بود بر عذاب دادن ایں فرقہ را۔ پس یہود را دو ذلت رسید۔ یکے آنکہ از باغ نبوت اخراج ایشاں

اور نیز اس بات پر کہ اس فرقہ کو عذاب پہنچایا جائیگا۔ پس یہود کو دو ذلتیں پہنچیں۔ ایک یہ کہ نبوت کے باغ سے

و نقل النبوة الٰى بنى اسماعيل غضبًا من اللّٰه الديان ـ ثم اصابهم ذلة اخرىٰ

کردند- ونبوت در بنی اسماعیل منتقل فرمودند۔ وذلت دوم از دست بادشاہاں

خارج کر دیئے گئے اور نبوت بنی اسماعیل میں منتقل ہوگئی اور دوسری ذلت اور عذاب بادشاہوں

وقارعة من ملوك الزمان۔ بل من كل ملك الٰى هٰذا الاوان۔

زمانہ اوشاں را رسید بلکہ از دست ہر بادشاہ تا ایں وقت ذلت ہا دیدند

کے ذریعہ سے ان کو پہنچا بلکہ ہر ایک بادشاہ کے ذریعہ سے اس وقت تک

وان فيها لاٰ يةً لاهل العلم والعرفان۔ منه

ودریں نشانے است برائے اہل علم وعارفان ـ منه

اور اس میں اہل علم اور عارفوں کیلئے نشان ہیں ـ منه

﴿۴۴﴾

الٰی ما اومأ - وکان ذالک اٰیةً و علمًا للیھود

آنچہ کرد واین نشانے بود ودلیلے بود برائے یہود

فرمایا جو فرمایا اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے

واخبارًا لھم فی رمزٍ قد اختفٰی - و ارھاصًا

دریں خبرے بود پوشیدہ یعنی اینکہ نبوت از خاندان شاں بدر خواہد رفت۔ و ارہاص بود

اور اس میں ایک پوشیدہ خبر تھی اور وہ راز یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں سے اب نبوت جاتی رہے گی اور ہمارے

لظھور نبینا خیر الورٰی - وماجعل اللّٰہ المسیح

برائے ظہور پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم وخدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام را

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو

خاتم السلسلة الموسویة الّا غضبًا علی الیھود

خاتم سلسلہ موسویہ از بہر ہمیں کرد تا غضب خود بر یہود فرود آرد

موسوی سلسلہ کا خاتم اس لئے بنایا تا کہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرماوے

فاھلکھم کما اھلک القرون الاولٰی - ثم

پس خدا اوشاں را ہلاک کرد چنانکہ ہلاک کرد امتہائے نخستیں را باز

پس خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا جیسے پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا اور پھر

اختار اللّٰہ قومًا اٰخرین و وُلِدَ لھم ولدٌ

خدا تعالیٰ قومے آخر را برگزید وبرائے شاں پسرے پاک

خدا تعالیٰ نے ان کے بدلے اور قوم کو برگزیدہ کیا اور ان کے لئے ایک پاک اور

طیبٌ من اُمّ القرٰی - وھٰذا ھو محمّدٌ ؐ

از مکہ معظمہ بزاد و آں پسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سعید و رشید بیٹا مکہ معظمہ میں پیدا کیا اور وہ مولود مسعود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللّٰہ وحبیبہ الذی بُعث عند الفساد
رسول خدا وحبیب اوست که در وقت فساد افتادن
رسول خدا اور حبیب خدا ہیں کہ بحر و بر کے فساد

فی البر والبحر وجُعل مثیل موسٰی۔ لینجی
در بیابان ہا و دریاہا مبعوث شد و اومثیل موسیٰ گردانیدہ شد تا کہ مردم را
کے وقت مبعوث ہوئے اور مثیل موسیٰ قرار دیئے گئے تا کہ

الناس من کل فرعونٍ طغٰی۔ علیہ سلام اللّٰہ ﴿۴۵﴾
از ہر فرعون نجات دہد برو سلام خدا
لوگوں کو ہر فرعون سے نجات دیں خدا کا سلام

وصلواتہٗ الٰی یومٍ یُعطٰی لہ المقام المحمود و
و درود او تا روزے کہ او را مقام محمود و
اور درود ہو ان پر اس روز تک کہ جس روز تک مقام محمود اور

الدرجات العلیا۔ واقام اللّٰہ بہٖ سلسلۃً اُخرٰی۔
درجات بلند عطا کردہ شوند و قائم کرد خدا بدو سلسلہ دیگر را
درجات بلند عطا کئے جائیں اور خدا تعالیٰ نے ان کے واسطہ سے ایک دوسرا سلسلہ قائم کیا

کمثل سلسلۃ مُوْسٰی۔ الذی ہو مثیلہٗ فی
و آں سلسلہ مثل سلسلہ موسیٰ است آنکہ مثیل اوست دریں
جو وہ سلسلہ اُس موسیٰ کے سلسلہ کی مانند ہے کہ وہ اس کا مثیل ہے

ھٰذہٖ والعقبٰی۔ وکان ھٰذا وعدٌ من اللّٰہ
دنیا و عقبیٰ و ایں وعدہ خدا تعالیٰ بود
اس دنیا میں اور عقبیٰ میں اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا

فی التوراۃ و الانجیل و القراٰن و من اوفٰی من
در تورات و انجیل و قرآن و کیست زیادہ تر وفا کنندہ وعدہ را
تورات اور انجیل اور قرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور

اللّٰہ وعدًا و اصدق قیلًا - ولما کان وعد
و زیادہ تر راست گو از خدا تعالیٰ و ہرگاہ کہ وعدہ
راست گو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے اور جس وقت کہ وعدہ

المشابھۃ فی سلسلتی الاستخلاف وعدًا اُکّد
مشابہت در سلسلہ ہر دو خلافت بود
مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا۔

بالنون الثقیلۃ من اللّٰہ صادق الوعد الذی
کہ از طرف خدا تعالیٰ بنون ثقیلہ مؤکد کردہ شدہ بود
اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکد کیا گیا تھا

ھو اوّل من وفّٰی- اقتضٰی ھٰذا الامر ان ﴿۴۶﴾
ایں امر تقاضا کرد کہ
اس بات نے تقاضا کیا کہ

یأتی اللّٰہ باٰخر السلسلۃ المحمّدیۃ خلیفۃً
در آخر سلسلہ محمدیہ آں خلیفہ بیاید کہ
سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے

ھو مثیل عیسٰی - فانّ عیسٰی کان اٰخر خلفاء
او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چرا کہ عیسٰی علیہ السلام خلیفہ آخری بود
کہ وہ عیسٰی علیہ السلام کی مانند ہو کس لئے کہ عیسٰی علیہ السلام موسٰی علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے

ملّة موسٰی کما مضٰی - ووجب ان لایکون

از خلفاءِ سلسلۂ موسیٰ علیہ السلام چنانکہ گذشت۔ و واجب شد اینکہ نباشد

جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ

هٰذا الخليفة من القريش وان لا يأتی مع

ایں خلیفہ کہ او آخر الخلفاء است از قریش و اینکہ نیاید

جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے

السيف ولا يؤمر للوغٰی - ليتم امر المشابهة

بشمشیر و نہ حکم کند برائے جنگ تا کہ امر مشابہت بکمال رسد

اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے

كما لايخفٰی - ووجب ان يظهر تحت حكومة

چنانکہ پوشیدہ نیست و واجب شد اینکہ ظاہر گردد زیر حکومت

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے

قومٍ اٰخرين الذين هم كمثل قومٍ بعث

قومے دیگر کہ باشند ہمچو آں قوم کہ حضرت مسیح

ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح

المسيح فی زمن حكومتهم فانظر الٰی هٰذه

علیہ السلام در زمانہ حکومت شاں ظاہر شد۔ پس بہ بیں

علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ

المضاهاة فانها اوضح واجلٰی - وانت تعلم

ایں مشابہت را چراکہ آں واضح تر و روشن تر است و تو میدانی کہ

کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے اور تو جانتا ہے کہ

﴿۴۷﴾

انّ عیسٰی قد جمع ھٰذہ الاربعة و کذالک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایں ہر چہار صفت را درخود جمع کردہ بود و ہم چنیں

حضرت مسیح علیہ السلام یہ چاروں صفات اپنی ذات میں جمع رکھتے تھے اور اسی طرح

اراد اللّٰہ فی مسیح ھٰذہ الامة وقضٰی ۔ لیتم

ارادہ کرد، خدا تعالیٰ کہ ایں ہر چہار صفت در مسیح ایں امت نیز جمع باشند تا امر مماثلت

خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ یہ چاروں صفات اِس اُمت کے مسیح میں بھی جمع ہوں تا کہ امر مماثلت

امر المماثلة ولا یکون کقسمةٍ ضیزٰی☆ ۔ وکان

بوجہ اتم حاصل گردد و ہیچو قسمتے نباشد کہ در او کمی و بیشی بود

بوجہ اتم حاصل ہو جائے اور ایسی نکمی تقسیم نہ ہو کہ اس میں کمی زیادتی کسی قسم کی رہ جائے۔ اور

☆ **حاشیہ**

ان قیل ان المسیح قد خلق من غیر ابٍ من یدالقدرة ۔ وھٰذا

اگر گفتہ شود کہ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر پدر پیدا شدہ بود و ایں امرے است فوق العادة

اگر کہا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے اور یہ اک

امرٌ فوق العادة. فلایتم ھناک شان المماثلة. وقد وجب المضاھاة

پس شان مماثلت تمام نہ مے گردد و واجب است کہ باہم مشابہت

امر فوق العادت ہے۔ پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی ہے اور باہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے

کما لایخفٰی علی القریحة الوقادة ۔ قلنا ان خلق انسانٍ من

باشد چنانکہ بر طبائع سلیمہ مخفی نیست میگوئیم کہ پیدا کردن انسان

جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان کا

غیر ابٍ داخلٌ فی عادة اللّٰہ القدیر الحکیم ۔ ولا نسلّم انہٗ

بغیر پدر داخل در عادت الٰہی است و قبول نمے کنیم کہ ایں

بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ

﴿۴۸﴾ هٰذا وعد اللّٰه وان وعد اللّٰه لَا یبدل ولا ینسٰی ۔

ایں وعدۂ خدا تعالیٰ بود　و　وعدۂ خدا تعالیٰ　نہ قابل تبدیل و نہ لائق نسیان است ۔

یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا　اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ　نہ قابل تبدیل اور نہ لائق سہو ہے ۔

بقیۃ الحاشیۃ

خارجٌ من العادة ولا هو حریٌ بالتسلیم ☆۔ فان الانسان قد

خارج از عادت است　و نہ لائق است کہ قبول کردہ شود　چرا کہ انسان گاہے

خارج از عادت ہے　اور نہ لائق ہے کہ اس بات کو قبول کیا جائے کس لئے کہ انسان کبھی

یتولد من نطفة الامرأة وحدها ولو علٰی سبیل الندرة ۔ ولیس

پیدا میگردد　از نطفۂ زن فقط　اگرچہ بہ سبیل نادر باشد　وایں امر

عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے　اگرچہ بات نادر ہو　اور یہ امر

﴿۴۸﴾ هو بخارجٍ من قانون القدرة ۔ بل لهٗ نظائر وقصصٌ فی کل قومٍ

خارج از قانون قدرت نیست　بلکہ در ہر قوم نظیر ہائے ایں یافتہ می شوند

قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے　بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں

وقد ذکرها الاطباء من اهل التجربة ۔ نعم نقبل ان

وطبیبان اہل تجربہ　ذکر آں نظیر ہا کردہ اند　ایں امر قبول مے کنیم کہ

اور اہل تجربہ طبیبوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے ۔ ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ

﴿۴۷﴾ ☆ الحاشیة علی الحاشیة :- الم تر انّ اٰدم علیه السلام ما کان له

آیا ندیدی کہ آدم علیہ السلام را نہ پدرے بود و نہ

آیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا نہ کوئی باپ

ابوان فکون هٰذا الامر من عادة اللّٰه ثابت من ابتداء الزمان. منه

مادرے ۔ پس داخل عادت اللہ بودن　ایں امر از ابتدائے زمانہ ثابت است ۔ منہ

تھا اور نہ ماں ۔ پس یہ امر عادت اللہ میں داخل ہونا ابتدائے زمانہ سے ہی ثابت ہے ۔ منہ

الا تقرء ون کتاب اللّٰہ الیس فیہ ھٰذا الوعد ؕ

آیا نمے خوانید کتاب الٰہی را آیا در او ایں وعدہ نیست؟

آیا تم کتاب الٰہی کو نہیں پڑھتے ؟ کیا اس میں یہ وعدہ نہیں ہے؟

بقیۃ الحاشیۃ

ھٰذہ الواقعۃ قلیلۃٌ نسبۃً الٰی ما خالفھا من قانون التولید.

پیدا شدن بغیر پدر امریست قلیل الوقوع بہ نسبت آں امر کہ مخالف اوست

بغیر باپ کے پیدا ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے

وکذالک کان خلقی من اللّٰہ الوحید ☆۔ وکان کمثلہٖ فی الندرۃ

ومشابہ آں درامر ندرت پیدائش من بود

اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے۔

وکفٰی ھٰذا القدر للسعید۔ فانی ولدت تَوْءَمًا و کانت صبیۃٌ

چرا کہ من بطریق توام پیدا شدہ بودم و با من دخترے

کس لئے کہ میں توام پیدا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ایک

تولدت معی فی ھٰذہ القریۃ۔ فماتت وبقیت حیًّا من

پیدا شدہ بود کہ مرد ومن زندہ ماندم

لڑکی پیدا ہوئی تھی جو وہ مرگئی اور میں زندہ رہ گیا

امر اللّٰہ ذی العزۃ۔ ولاشک ان ھٰذہ الواقعۃ نادرۃٌ نسبۃ

وہیچ شک نیست کہ ایں واقعہ نیز ہم نسبتًا

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ واقعہ بھی نسبتًا

☆ **الحاشیۃ علی الحاشیۃ** :- ومع ذالک انّی ارسلت فی المھزودتین و اعیش فی المرضین مرض فی الشقّ الاسفل ومرض فی الاعلٰی۔ فحیاتی اعجب من تولّد المسیح و اعجاز لمن یرٰی۔ منہ

فاتقوا اللّٰـه الذی الیه الرجعٰی - ولا تکونوا

پس بترسید ازاں خدا کہ سوئے او بازگشت است وہمچو کسانے نباشید

خدا تعالیٰ سے ڈرو کہ خدا تعالیٰ کی طرف ایک دن جانا ہے ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ

بقیۃ الحاشیۃ

الی الطریق المتعارف المشهود- ویکفی للمضاهاة الاشتراک

سوئے عام قاعدۂ پیدائش ندرتے دارد و برائے مشابہت ایں قدر اشتراک کافی است

عام پیدائش کے قاعدہ سے عجیب ہے اور مشابہت کے لئے اسی قدر اشتراک کافی ہے۔

فی الندرة بهٰذا القدر عند اهل العقل والشعور- فان المشابهة ﴿۴۹﴾

چرا کہ مشابہت

کس لئے کہ مشابہت

لاتوجب الا لونًا من المناسبة. ولا تقتضی الا رائحةً من

نہ مے خواہد مگر رنگے از مناسبت و بوئے

ومماثلت سوائے ایک رنگ کی مناسبت کے اور کچھ نہیں چاہتی ہے۔اور وہ اس جگہ

المماثلة. وانا اذا قلنا مثلًا ان هٰذا الرجل اسدٌ بطریق المجاز

از مماثلت وآں اینجا حاصل است- وما چوں بگوئیم کہ مثلاً ایں مرد شیر است بطریق مجاز

حاصل ہے مثلاً جب ہم بطریق مجاز واستعارہ یہ کہیں کہ یہ مرد شیر ہے

والاستعارة. فلیس علینا من الواجب ان نثبت لهٗ کلما یوجد

واستعارہ پس دریں برما واجب نیست کہ ما ثابت کنیم کہ ہمہ آں اعضا

پس ہمیشہ یہ لازم وواجب نہیں ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ تمام اعضاء وصفات

فی الاسد من الذنب والزئر وهیئة الجلد وجمیع لوازم

وصفات کہ در شیر یافتہ مے شوند ہمچو دم و آواز و صورت جلد و جمیع لوازم درندگی در و

اس شیر کے اس مرد میں پائے جاتے ہیں چنانچہ دم وآواز اور بال اور کھال اور تمام درندگی کے لوازم بھی

كالذين يقرء ون القراٰن ومايبالون ما امر القراٰن
کہ قرآن می خوانند وہیچ پروائے امر ونہی او
کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں اوراس کے امر ونہی کی

بقية الحاشية

السبعية– ثم اعلم ان تولد عيسى ابن مريم من غيرابٍ
نیز یافتہ شوند۔ باز بداں کہ پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر پدر
اس میں ہوں پھر جان تو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا

من بنى اسرائيل بهٰذ الطريق. تنبيهٌ لليهود وعلمٌ لساعتهم
از بنی اسرائیل بدیں طریق تنبیہ است برائے یہود و دلیل است برائے
بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہے اوران کے زوال

واشارةٌ الٰى ان النبوة مُنْتَزَعٌ منهم بالتحقيق. واما مسيح ﴿۵۰﴾
ساعت زوال ایشاں و اشارہ است سوئے ایں کہ نبوت بالتحقیق از ایشاں منتقل خواہد شد۔ مگر
کی گھڑی پر ایک دلیل ہے اوراس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائیگی

هٰذه الامة فولد توأمًا من ذكرٍ و انثٰى وفُرّق بينهٗ و
مسیح ایں امت از ذکر و انثیٰ توام زادہ شد وعلیحدہ کردہ شد مادۂ انثیت ازو
مگراس امت کا مسیح مذکر ومؤنث سے توام پیدا ہوا ہے اور مادۂ انثیت اس سے علیحدہ

بين مادة النساء– وفى ذالك اشارةٌ الٰى ان اللّٰه يبث بهٖ
ودریں اشارت است سوئے ایں معنی کہ خدا تعالیٰ بسیارکس
کردیا گیا ہے اوراس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس

كثيرًا فى هٰذه الفئة رجال الصدق والصفاء– فالاغراض
ازیں گروہ صاحب صدق و صفا پیدا خواہد کرد پس
گروہ میں بہت مرد پیدا کرے گا جو صاحب صدق وصفا ہوں گے۔ پس

وماناھٰی - وَاِذا قیل لھم اٰمنوا بما وعداللّٰہ و ﴿۴۹﴾
نہ مے کنند وچوں گفتہ شود ایشاں را کہ ایمان آرید بوعدہ الٰہی و
کچھ پروانہیں کرتے جب ان کو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان لاؤ اور

لا تنسوا نصیبکم من رحمةٍ تُرْجٰی - قالوا لاندری
نصیب خود از رحمتے کہ امید داشتہ شدہ فراموش نہ کنید میگویند کہ ما نمی دانیم کہ
جس رحمت کے تم امیدوار ہو اس میں سے اپنا حصہ نہ گنواؤ تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے

ما الوعدط وطبع علٰی قلوبھم فلا یسمع احدٌ
وعدہ چہ باشد و بردل ایشاں مہر کردہ شدہ پس ہیچ کس از
کہ وعدہ کیا ہوتا ہے اور ان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے کوئی بھی ان میں سے نہیں دیکھتا

منھم ولایرٰی - ولا یقبلون الحق وقد اٰتینا
از ایشاں نمی شنود و نمی بیند و قبول نمی کنند حق را وحالانکہ دادیم
اور نہیں سنتا اور حق کو قبول نہیں کرتا حالانکہ ہم نے

الدلائل کدرٍ ابھٰی - اَلا ینظرون الی القراٰن او ﴿۵۰﴾
ایشاں را دلائل ہمچو گوہر ہائے روشن آیا نمے بینند سوئے قرآن یا
چمکدار موتیوں کی طرح ان کو دلائل دیئے۔ کیا قرآن کی طرف نہیں دیکھتے یا

بقیۃ الحاشیۃ

مختلفةٌ فی ھٰذا وفی ذالک فلذالک اختلف طریق التولید
دریں ہر دو پیدائش اغراض مختلف ہستند۔ پس برائے ہمیں در طریق تولید
ان دونوں پیدائشوں میں مختلف اغراض ہیں۔ اس لحاظ سے طریق ولادت میں

من حضرة الکبریاء — منه
اختلاف است۔ منه
اختلاف واقع ہوا ہے۔ منه

عـلـى الابـصـار غشاوةٌ فما يرون ماطلع وتجلّٰى۔
برچشم ہائے ایشاں پردہ است پس نمے بینند آنچہ طلوع کرد وتجلی نمود
ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو وہ اس تجلی کی طرف جوطلوع ہوئی ہے نظر نہیں کرتے

ومـنهـم قـومٌ اُعـطـوا عـلـمًـا ثم يمرّون كالذى
و از ایشاں قومے است کہ اوشاں را اند کے علم دادہ شد باز ہمچو کسے مے گذرند
اوران میں ایک قوم ہے جس کوعلم تھوڑا سا دیا گیا ہےتسپر بھی اعراض و انکار ہی کرتے ہیں

اعرض وابٰى - ولـئـن سـألتهم ما وعد اللّٰه ربّكم
کہ اعراض و انکار می کنند و اگر پرسیدہ شود از ایشاں کہ خدائے شما چہ وعدہ کردہ است
اگران سے پوچھا جائے کہ تمہارے خدا نے کیا وعدہ فرمایا ہے

الاعـلٰى - ليـقـولـن انـهٗ وّعـد المؤمنين ان يستخلف ﴿۵۱﴾
البتہ مے گویند کہ او مومنان را ایں وعدہ دادہ است کہ ہم از ایشاں خلیفہ ہا
تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہاں خدا نے یہ وعدہ مومنوں سے ضرور کیا ہے کہ ان میں

مـنهـم كما استخلف من قوم موسٰى - فقد اقرّوا
پیدا خواہد کرد ہمچو آں خلیفہ ہا کہ از قوم موسیٰ علیہ السلام پیدا کردہ بود پس بمشابہت
خلیفے پیدا کئے جاویں گے ان خلیفوں کی مانند جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں خلیفے پیدا کئے تھے۔ پس دونوں

بتشـابـه الـسـلسلتين ثم ينكرون كبصيرٍ تعامٰى۔
ہر دو سلسلہ اقرار کردہ اند باز ہمچو کسے انکار مے کنند کہ بینا باشد و خودرا نابینا نماید
سلسلوں کی مشابہت کا اقرار کرتے ہیں پھر ایسے شخص کی طرح انکار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سوجا کھا ہو اور اپنے

ولـمّـا كـان نبيـنا مثيل موسٰى - وكـان سلسلة
وہرگاہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بود وسلسلہ خلفائے او
آپ کو اندھا بنالے اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلہ خلفاء

خلفاءہٖ مثیل السلسلة الموسوية بنصٍ اجلٰی۔

علیہ السلام مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام بود چنانکہ نص صریح براں دلالت می کند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل سلسلہ موسی علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ نص صریح اس پر دلالت کرتی ہے

وجب ان تختتم السلسلة المحمدية علٰی

پس واجب شد کہ سلسلہ محمدیہ براں خلیفہ ختم گردد کہ

پس واجب ہوا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو

خليفةٍ هو مثيل عيسٰى - كما اختتم على

او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چنانکہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کہ وہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہووے جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

ابن مريم سلسلة صاحب العصا - ليطابق

بر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم شد تاکہ ایں ہر دو سلسلہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تاکہ یہ دونوں سلسلے

هٰذه السلسلة بسلسلةٍ اولٰى - وليتم وعد

باہم مطابق شوند تاکہ وعدہ مماثلت

باہم مطابق ہو جائیں اور تاکہ وعدہ مماثلت اس سلسلہ کے خلیفوں کا اور

مماثلة الاستخلاف كما هو ظاهرٌ من لفظ كما۔

خلیفہ ہائے ایں سلسلہ وآں سلسلہ باتمام رسد چنانکہ امر مماثلت از لفظ کما ظاہر است کہ

اس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے جیسا کہ امر مماثلت کما کے لفظ سے ظاہر ہے جو

فأرونى خليفةً من دونى جاء علٰى قدم ﴿۵۲﴾

در آیت موجود است۔ پس بنمائید مرا بجز من آں خلیفہ را کہ بر قدم حضرت

آیت میں موجود ہے۔ اب مجھ کو وہ خلیفہ دکھاؤ کہ بجز میرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر

ابن مریم منکم علٰی اجلٍ یشابہ اجلًا مضٰی۔

عیسٰی علیہ السلام از ہمیں امت آمدہ باشد و زمانہ او زمانہ حضرت مسیح را مشابہ باشد

اس امت میں سے آیا ہو اور اس کا زمانہ اور حضرت مسیح کا زمانہ مشابہ ہو

وقد انقضت مدۃٌ من نبیّنا الٰی یوم بعثنا

و بہ تحقیق از زمانہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم تا ایں وقت

اور یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک وہی

ھٰذا ۔کمثل مدۃٍ کانت بین موسٰی وعیسٰی۔

آں مدت گذشتہ است کہ در زمانہ موسیٰ علیہ السلام و عیسٰی علیہ السلام بود

مدت گذری ہے کہ جو مدت زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک گذری تھی

وان فی ذالک لاٰیۃً لقومٍ یطلبون الھدٰی۔

و دریں اشارت است آناں را کہ ہدایت مے طلبند

اور اس میں ہدایت طلب کرنے والوں کے لئے اشارہ ہے۔

فما لکم لم تنتظرون نزول المسیح من السماء۔

پس چہ شد شمارا کہ انتظار مسیح از آسمان مے کنید

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم مسیح کا انتظار سے کر رہے ہو

انسیتم ماتقرء ون فی القراٰن او رضیتم

آیا فراموش کردہ اید آنچہ در قرآن شریف مے خوانید یا بدیں امر راضی شدہ اید

اور تم نے جو قرآن شریف میں پڑھا ہے اس کو بھولتے ہو کیا اس بات پر راضی ہو گئے

بتکذیب کلام ربّکم الاعلٰی ۔ا تکفرون

کہ تکذیب کلام الٰہی کنید آیا انکار

کہ کلام الٰہی کی تکذیب ہو تم اس

بکتاب اللّٰہ وھو بحرٌ من المعارف وماءٌ
کتاب الٰہی مے کنید وآں دریائیست از معارف وآبے است
کتاب اللہ سے انکار کرتے ہو جو معارف کا دریا اور صاف وشفاف

اصفٰی - وکیف اِسْتَطَبْتُم ان تترکوا الفرقان
نہایت صاف و شفاف۔ وچگونہ خوش آمد شمارا کہ قرآن شریف را
پانی ہے اور تمہیں کیونکر یہ بات پسند آگئی کہ قرآن شریف کو

الحمید لاقوالٍ شتّٰی - اتستبدلون الذی ھو
برائے آں قولہا می گذارید کہ متفرق وبے سروپا ہستند۔ آیا ادنیٰ را
ان اقوال کے بدلے چھوڑتے ہو جو بے سروپا اور متفرق ہیں اور ادنیٰ کو

ادنٰی بالذی ھو خیرٌ و انّ الظنّ لایغنی من ﴿۵۳﴾
بعوض اعلیٰ ترک می کنید و ظن از حق
اعلیٰ کے عوض میں ترک کرتے ہو اور ظن حق سے کسی طرح مستغنی

الحقّ شیئًا - وقد جمع الشمس والقمر کما
ہیچ مستغنی نمی کند و جمع کردہ شد آفتاب و ماہ ہمچناں کہ
نہیں کرتا اور چاند اور سورج جمع کئے گئے جیسا کہ

ذکر القراٰن وکسفا فی رمضان کشق القمر
ذکر آں درقرآن شریف آمدہ است وہر دورا در رمضان کسوف گرفت ہمچو شق القمر
قرآن شریف میں ذکر آیا ہے اور دونوں کا رمضان شریف میں کسوف وخسوف ہوگیا جیسے کہ پیغمبر خدا

فی زمن خیر الورٰی- وعطلت العشار لمن یرّٰی-
درزمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومعطل کردہ شدند شتراں
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق القمر ہوا اونٹ بے کار کئے گئے

وو ہبت لنا مطیۃٌ اخرٰی - لنقدر علی السیاحۃ

و دادہ شد بجائے شاں سواری دیگر تا ما از مسیح زیادہ تر

اور ان کی جگہ اور سواری عطا ہوئی تا کہ ہم مسیح سے زیادہ

ازید من المسیح و نجعل امر التبلیغ اکمل

بر سیاحت قادر شویم و امر تبلیغ را از وکامل تر

سیاحت پر قادر ہوں اور اس سے زیادہ کامل تبلیغ کو

منہ و اوفٰی - وانظروا الٰی فضل اللہ انہٗ اظہر

بجا آریم وسوئے فضل خدا تعالیٰ بہ بینید کہ او

بجالاویں خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف دیکھو کہ اس نے

لی شھادۃً من السماء - وشھادۃً من الارض

برائے من یک گواہی از آسمان و یک گواہی از زمین

میرے لئے ایک گواہی آسمان سے اور ایک گواہی زمین سے

وشھادۃً من بینھما وأرَی الامر کضوء الضحٰی -

و یک گواہی از میان ایں ہر دو ظاہر فرمود و ہمچو روشنی وقت چاشت حقیقت را بنمود

اور ایک ان دونوں میں ظاہر فرمائی اور چاشت کے وقت کی روشنی کو دکھلا دیا۔

الا ترون الٰی تشابہٍ فی امر استخلافٍ اتٰی -

آیا نمے بینید سوئے آں مشابہت کہ در سلسلہ ایں خلافت ست کہ بیامد و در

تم اس مشابہت کی طرف نہیں دیکھتے جو اس سلسلہ کے خلافت کے امر میں اور بنی اسرائیل کے

واستخلافٍ خلا - وان فی ذالک لاٰیۃً لمن تیقظ ﴿۵۴﴾

سلسلہ خلافت بنی اسرائیل درمیان است۔ و دریں نشانے است برائے آنانکہ از خواب غفلت

سلسلہ کے خلافت میں ہے اس میں ایک نشان ہے ان کے لئے جو خواب غفلت سے

و ارق الکرٰی - الا ترون الٰی زمنٍ بعثت فیہ

بیدار مے شوند آیا نمے بینید سوئے ایں زمانہ کہ درو مبعوث شدم

بیدار ہونا چاہتے ہیں۔ کیا تم اس زمانہ کو جس میں میں مبعوث ہوا نہیں دیکھتے کہ

وقد جئتکم بعد رسول اللّٰہ المصطفٰی - الٰی

کہ من بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت میں آیا ہوں جو مدت

امدٍ کان بین موسٰی وعیسٰی - وان فی ذٰالک

دراں قدر مدت آمدہ ام کہ آں مدت در موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام است یعنی چہاردہ صد سال۔ و دریں

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں چودہ سو سال کی تھی اس میں عقلمندوں کے لئے

لاٰیۃً لاولی النہٰی - فانظروا کیف اجتمعت

نشانے است برائے عقلنداں پس بہ بینید کہ چگونہ خدا نشانہا

ایک نشان ہے۔ دیکھو کہ خدا نے کیونکر بہت سے

الاٰیات من اللّٰہ ذی المجد والعلٰی - فکُسف القمر

جمع کردہ است وچگونہ کسوف ماہ

نشان جمع کردیئے اور کیونکر چاند و

والشمس فی شہر الصیام وترک القلاص فلا

وآفتاب در رمضان شد وشتراں از سواری

سورج کا گرہن رمضان میں ہوا اور اونٹ کی سواری

یُحمل علیہا ولا تُمْتطٰی - ومعہا اٰیاتٌ اخرٰی -

معطل کردہ شدند و دیگر نشانہا نیز ہستند۔

بے کار ہوئی اور ان کے سوا اور بھی نشانات ہیں

وھل اجتمعت ھٰذہٖ قط لکذاب افتریٰ۔

آیا گاہے ایں نشانہا برائے مفتری جمع شدہ اند

کیا کبھی یہ نشان کسی مفتری کے لئے جمع ہوئے ہیں؟

فاتقوا جھنم التی تأکل المجرمین وان المجرم

پس ازاں جہنم بترسید کہ مجرمانرا خواہد خورد و مجرم

اس دوزخ سے ڈرو کہ جو مجرموں کو کھا جانے والی ہے اور مجرم

لا یموت فیھا ولا یحیٰ۔ أتنبذون کتاب اللّٰہ ﴿۵۵﴾

دراں نخواہد مرد و نہ زندہ خواہد ماند آیا کتاب اللہ را پس پشت مے اندازید

اس میں نہ مریں گے اور نہ جیئیں گے۔ کیا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالتے ہو

وراء ظھورکم وتتبعون اقوالًا اخریٰ۔ وان ھو

وسخن ہائے دیگر را پیروی مے کنید و ایں چنیں عادت

اور دوسری باتوں کی پیروی کرتے ہو یہ عادت

الا بغیٌ وظلمٌ وخروجٌ من الھدیٰ۔ والخیر کلہٗ

سراسر بغاوت و ظلم و از ہدایت بیرون شدن است۔ و خیر ہمہ

سراسر بغاوت اور ظلم اور ہدایت سے دور ہونے کی ہے۔ سب بھلائیاں

فی القراٰن والتمسک بہٖ من دأب التُقٰی۔ وان

در قرآن است و پیروی او از طریق پرہیزگاری است و

قرآن شریف میں ہیں اور اس کی پیروی پرہیزگاری کا طریق ہے۔

الارض والسماء قد شھدتا لی وھل تشھدان

زمین و آسمان برائے من گواہی دادہ اند و آیا ایں ہر دو

زمین و آسمان نے میری گواہی دی کیا صادق کے سوا

الا لصادقٍ اذ ادّعٰی - فاعلموا انی انا المسیح الموعود

بجز صادقے برائے دیگرے گواہی مے دہند پس بدانید کہ من بہ تحقیق مسیح موعود

زمین و آسمان دوسرے کی گواہی اس طور سے دے سکتے ہیں۔ دیکھو میں بہ تحقیق مسیح موعود

والمھدی المعھود من اللّٰہ الاحفٰی - و ارسلت عند

و مہدیٔ معہود ہستم از خدائے کہ مہربان است و فرستادہ شدم

اور مہدی معہود ہوں خدائے مہربانی کی طرف سے میں بھیجا گیا ہوں۔

صول الصلیب و کون الاسلام کالغریب لیتم بی

بوقت غلبۂ صلیب و بودن اسلام ہمچو غریب تا کہ وعدہ خدا تعالیٰ

صلیبی غلبہ اور اسلامی غربت کے وقت تا کہ خدا تعالیٰ

الوعد الحق وما کان حدیثا یفتریٰ-ولو کنت

باتمام رسد و ایں آں حدیثے نیست کہ کسے افترا کردہ باشد و اگر

کا وعدہ پورا ہو اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ افترا کے طور پر بیان کی ہو اگر میں

مفتریًا غیر صادقٍ لما اجتمع لی من الاٰیٰ ما ﴿۵۶﴾

مفتری بودمے و صادق نبودمے ایں ہمہ نشانہا کہ در من جمع شدہ اند ہرگز

مفتری ہوتا اور صادق نہ ہوتا تو یہ تمام نشان جو مجھ میں جمع کئے گئے ہیں ہرگز

اجتمع وان اللّٰہ لایؤید من کَذَبَ وافتریٰ

جمع نشدندے و خدا تائید آں کسے نمے کند کہ برخدا افترا کردہ باشد

جمع نہ ہوتے اور خدا تعالیٰ اس کی تائید نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے

علی اللّٰہ واعتدیٰ - وان فی زمانی ومکانی و

واز حد درگذشتہ و تحقیق در زمان من و مکان من و

اور حد سے گذر جائے بہ تحقیق میرے زمانہ میں میرے مکان میں

قومي وعدا قومي لاٰياتٌ علٰى صدقي لمن تدبر وما

قوم من و قوم دشمنان من برائے تدبر کنندگاں نشانہا ہستند

میری قوم میں میرے دشمنوں کی قوم میں تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں

استكبر وماعلا - وجئتكم حكمًا عدلًا لابين

ومن حکم وعدل شدہ آمدہ ام تا درمیان شما

اورمیں حکم اورعدل ہوکرآیا ہوں تا کہ تم میں

لكم بعض الذي تختلفون فيه ولاقتل كل

درامور مختلف فیہ شما فیصلہ کنم

تمہارے مختلف امور میں فیصلہ کر دوں

حيّةٍ تسعٰى☆ - وما جئت في غير وقتٍ بل

ومن در غیر وقت نیامدہ ام بلکہ

اور میں بے وقت نہیں آیا ہوں بلکہ

جئت علٰى رأس المائة وعندفتنٍ بلغت

بر سر صدی آمدہ ام و در وقتے کہ آں فتنہا

عین وقت اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اس وقت کہ جب فتنے

المنتهٰى - وما جئت من غير برهانٍ وقد

بانتہا رسیدہ اند و نہ بغیر حجت و دلیل آمدہ ام و

انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ اور نہ بغیر حجت اور دلیل کے آیا ہوں اور

نزلت الاٰى من السّمٰوات العلٰى - وجحد

بسیار نشانہا ظاہر شدہ اند و زبان ہا

بہت سے نشان ظاہر ہوگئے ہیں زبانوں نے

☆ اى كل بدعةٍ اشيعت- منه

﴿۵۷﴾ الالسن واستیقن القلوب وھدی اللّٰہ من
انکار کردند و دلہا یقین کردہ اند وخدا ہر کرا خواست
انکار کیا اور دلوں نے یقین کرلیا ہے خدا تعالیٰ جس کو چاہے

ھدٰی ۔ اتمارون فی امری وقد حصحص الحق
ہدایت کرد آیا درامرمن شک مے کنید وتحقیق ظاہر شدحق
ہدایت کرے کیاتم میرے امر میں شک کرتے ہو حالانکہ جس قدر ثبوت کے ساتھ حق ظاہر ہونا

وظھرت دلائل لا تُعَدُّ وتُحْصٰی ۔ الا تنظرون
وچنداں دلائل بظہور آمدند کہ شمار نتواں کرد آیا نمے بینید
چاہیئے تھا وہ ظاہر ہوگیا۔ اوراس قدر دلائل ظاہر ہوئے کہ جو ان گنت ہیں۔ قرآن شریف کی طرف

الی القراٰن وانہٗ یشھد لی ببیان اوضح واجلٰی ۔
سوئے قرآن شریف وآں بہ بیان واضح وروشن گواہی مے دہد
تم نہیں دیکھتے کہ وہ واضح اور روشن بیان سے میری گواہی دیتا ہے۔

وھل اتاک حدیث خیر الورٰی ۔ اذ قال کیف
وآیا شمارا خبرے است از حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت چگونہ حال
تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بھی خبر ہے جبکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا

انتم اذ نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم
شما خواہد بود چوں ابن مریم درمیان شما فرود خواہد آمد واو امام شما است ہم از شما یعنی از قومے دیگر
کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام اور تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی تمہاری ہی

ففکّر فی قولہٖ منکم وتفکر کمن اتقٰی ۔ وانّ
نیست پس فکر کن دریں قول کہ منکم است وہمچو پرہیزگاراں در وغور نما وایں حدیث
قوم سے نہ کسی دوسری قوم سے۔ اس قول میں کہ منکم ہے فکر کر اور پرہیزگاروں کی طرح غور کر اور یہ

ھٰذا الحديث يقص عليكم مابين لكم الفرقان

ہماں بیان مے کند کہ قرآن شریف بیان فرمودہ است

حدیث وہی بیان کرتی ہے جو قرآن شریف نے فرمایا ہے۔

فلا تُفرّقوا بين كتاب اللّٰه وقول رسوله المجتبٰى ـ

پس در کتاب خدا و قول رسول خدا تفرقہ نیندازید

پس کتاب اللہ اور قول رسول اللہ میں تفرقہ نہ ڈالو۔

واتقوا اللّٰه الذى ترجع اليه كل نفسٍ فتجزٰى ـ

و ازاں خدا بترسید کہ سوئے او واپس خواہید شد و پاداش اعمالِ خود خواہید یافت

اور اس خدا سے ڈرو کہ اس کی طرف ایک دن جانا ہے اور اپنے اعمال کی جزا پانی ہے۔

الا تعلمون ماقال ربكم اعنى قولهٗ وَعَدَ اللّٰهُ ﴿۵۸﴾

آیا نمے دانید کہ خداوند ما چہ گفتہ است یعنی ایں قول خدا تعالیٰ کہ وعد اللہ الذین

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے خدا نے کیا فرمایا۔ یعنی یہ کہ وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم تا اس کے قول

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الٰى قولهٖ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا[1] ـ

اٰمنوا منکم تا قول او لا یشرکون بی شیئًا است۔ آیا دریں قول غور نمے کنید کہ صاف ہدایت مے فرماید کہ ہمہ خلیفہ ہا از

لا یشرکون بی شیئًا تک۔ کیا اس فرمودہ میں تم غور نہیں کرتے کہ صاف صاف ہدایت فرماتا ہے کہ تمام خلیفے اسی

فمالكم تشركون باللّٰه عيسٰى والدجال من

ہمیں امت خواہند بود نہ کہ کسے از آسمان نازل شود۔ چہ شد شمارا کہ حضرت عیسیٰ و دجال را شریک خدا تعالیٰ

امت میں سے ہونگے نہ کوئی ایک آسمان سے نازل ہوگا۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ اور دجال کو خدا کا شریک

غير علمٍ من اللّٰه ولا الهدٰى ـ وتنتظرون

مے گردانید و براں ہیچ دلیلے نمے دارید و انتظار مے کنید کہ

ٹھہراتے ہو کیا اس پر کوئی دلیل رکھتے ہو بلکہ ناحق انتظار کرتے ہو کہ

[1] النور: ۵۶

ان ینزل علیکم المسیح من السماء و کیف

مسیح از آسمان نازل شود و چگونہ

مسیح آسمان سے آوے اور وہ

ینزل من مات وَالْحِق بالموتٰی - أَعِنْدکم حجّۃٌ

نازل شود در حالیکہ او وفات یافتہ است و باوفات یافتگان پیوستہ۔ آیا نزد شما حجت

آسمان سے کیونکر آسکتا ہے کہ وہ فوت ہوگیا اور فوت شدوں میں مل گیا۔ کیا تمہارے دعویٰ پر

قاطعۃٌ علٰی دعواکم فتتبعونھا او اثرتم علی

قاطع بر دعویٰ شما است کہ پیروی او مے کنید یا یقین را ترک کردہ

کوئی قاطع حجت ہے کہ اس کی پیروی میں سرگرم ہو یا یقین کو ترک کر کے

الیقین ظنًّا اخفٰی - یاحسرۃً علیکم انکم نسیتم

گمانے پوشیدہ را اختیار کردہ اید۔ بر شما حسرت است کہ شما قول خدا تعالیٰ

پوشیدہ گمان کو اختیار کرنے میں دلیر ہو۔ تم پر افسوس کہ تم نے خدا تعالیٰ

قول اللّٰہ وقول رسولہٖ اعنی منکم وظننتم

و قول رسول را کہ منکم است فراموش کردہ اید وگمان مے کنید

اور اس کے رسول کے قول منکم کو فراموش کردیا اور فضول گمان رکھتے ہو

ان المسیح یأتی من السمّٰوات العلٰی- وھل

کہ مسیح از آسمان خواہد آمد و

کہ مسیح آسمان سے آوے گا

ھو الّا خروجٌ من القراٰن وخروجٌ من الحدیث

ایں گمان کردن شما از قرآن وحدیث خارج شدن است واز حق خارج شدن

یہ تمہارا گمان قرآن شریف اور حدیث سے خارج ہونے کی نشانی ہے۔ اور حق سے

ومفسدۃٌ عظمٰی۔ وکیف تترکون القراٰن وای ﴿۵۹﴾

ومفسدہ عظیمہ است وچگونہ ترک مے کنید قرآن شریف را و کدام

خارج ہونا مفسدہ عظیمہ ہے۔ تم قرآن کو کیونکر ترک کرتے ہو کیا کوئی

شھادۃٍ اکبر منہ لمن اھتدیٰ - وان للقراٰن

گواہی بزرگتر از قرآن نزد شما موجودہ است و قرآن را

بڑی بھاری گواہی قرآن سے زیادہ تمہارے پاس موجود ہے؟ اور قرآن کی وہ

شانًا اَعْظم من کلّ شان وانہٗ حَکَمٌ ومھیمنٌ

شانے است بزرگتر از ہر شان واوحکم است یعنی فیصلہ کنندہ ومہمین است یعنی بر ہمہ

اعلیٰ شان ہے کہ ہرایک شان سے بلند ہے اور وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہمین ہے یعنی

و انہٗ جمع البراھین وبدّد العدا۔ وانہٗ

ہدایت ہا احاطہ مے دارد واوجمع کردہ است ہمہ دلائل راوجمعیت دشمناں راپراگندہ نمودہ و آں

تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اس نے تمام دلیلیں جمع کردیں اور دشمنوں کی جمعیت کوتتر بتر کردیا۔ اور وہ ایسی

کتابٌ فیہ تفصیل کلّ شیءٍ وفیہ اخبار مایأتی

کتابے است کہ درو تفصیل ہر چیز است و درو خبر آیندہ

کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور

ومامضٰی - ولایاتیہ الباطل منْ بین یدیہ

وگذشتہ است وباطل را سوئے او راہے نیست نہ از پیش

گذشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے

ولا من خلفہٖ وانہٗ نور ربنا الاعلیٰ - فاترک

و نہ از پس و او نور خدائے بزرگ است پس بگذارید

نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ ہریک ایسے

کلّ قصةٍ تُخَالِفُ قصصهٗ ولا تعص قول ربّک

ہر قصہ را کہ مخالف قرآن باشد و قول پروردگار خودرا نافرمانی مکنید

قصہ کو چھوڑ دو جو قرآن کا مخالف ہے۔ اور پروردگار کے فرمودہ کی نافرمانی مت کرو

فتشقٰی ۔ وتعلم ان نبینا کان مثیل من نودی

تا در ورطۂ شقاوت نیفتادہ باشید وی دانید کہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

تا شقاوت کے بھنور میں نہ جا پڑو۔ اور تم جانتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

بالواد المقدس طُوٰی ۔ وکانت خلفاءهٗ کخلفاءهٖ

بود وہمہ خلیفہ ہائے او کہ بعد او آمدند ہمچو خلیفہ ہائے

تھے اور آپ کے تمام خلیفے جو بعد آپ کے آئے آنحضرت

وکانت السلسلتان متشابهتین فی المدٰی ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند وایں ہر دو سلسلہ در مدت باہمہ مشابہت ے دارند

صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفوں کے مانند تھے اور یہ دونوں سلسلے آپس میں مقدار مدت میں مشابہت رکھتے ہیں۔

وکذالک قال ربّنا وقد قرءت فیما مضٰی ۔ وتلک ﴿۶۰﴾

و ہم چنیں فرمودہ است خدائے ما چنانچہ پیش ازیں خواندہ وایں

اور ایسا ہی ہمارے خدا نے فرمایا ہے جیسا کہ تم نے پہلے پڑھ لیا ہے اور یہ

حقیقةٌ لا تُسْتر ولا تُخْفٰی ۔ فلا یصدّنک عنها

حقیقتے است کہ پوشیدہ نتواں کرد پس ازیں راہ باز نہ دارد شمارا

ایک حقیقت ہے جس کو پوشیدہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔ تمہاری ہوا و ہوس اس سے تم کو

من اتبع هواه وترک الصراط وهویٰ۔

ہوا و ہوس شما و نہ باز دارد آنکس کہ راہ راست را دیدہ و دانستہ ترک کردہ است

نہ روک دے اور نہ وہ شخص جو کہ دیدہ و دانستہ راہ راست کو ترک کرتا ہے۔

وعلمت انّی جئتُ علٰی اجلٍ من سیدی المصطفٰی ۔
و مے دانید کہ من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آں مدت آمدہ ام
اورتم جانتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مدت پر آیا ہوں کہ جس میں

کمثل اجلٍ جاء علیہ من الکلیم ابن الصدیقة
کہ دراں عیسٰی علیہ السلام بعد از حضرت موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند
عیسٰی علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے۔

عیسٰی ۔ وعلمت انّ خاتم خلفاء ھٰذہ الامة من الامة
و دانستہ اید کہ خاتم خلفاء ایں امت ہم ازیں امت است
اورتم نے جان لیا کہ امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

لامن فئةٍ اخرٰی ۔ فکیف تکفر بہٖ أتکفر
نہ از گروہے دیگر پس چگونہ انکار آں مے کنید آیا برائے
نہ دوسرے گروہ میں سے پس کیوں اس کا انکار کرتے ہو؟ کیا پراگندہ اور

بالقراٰن لِاَقوالٍ شتّٰی ۔ ومن فکّر فی اٰیة
سخنہائے پراگندہ و بے اصل انکار قرآن شریف مے کنید۔ وہر کہ فکر کند در آیت لیستخلفنھم
بے اصل باتوں کے بھروسہ پر قرآن کا انکار کرتے ہو۔ اور جو کوئی فکر کریگا اس آیت میں کہ

لیستخلفنھم مُلأ قلبہٗ یقینًا و ایمانًا وترک
دل او از یقین و ایمان پُر خواہد شد
لیستخلفنھم ہے اس کا دل یقین اور ایمان سے پر ہو جائے گا اور جو باتیں اس کے برخلاف

مایُرْوٰی بخلافہٖ و یُحْکٰی ۔ وکُشفت علیہ الحقیقة ﴿۶۱﴾
ورو ایتہائے بیہودہ وفضول را خواہد گذاشت وبرو حقیقت منکشف خواہد شد
بیان کی جاتی ہیں ان سب کو چھوڑ دیگا اور اس شخص پر حقیقت منکشف ہو جائے گی

وَكَذّب من نطق بخلافهٖ و روىٰ - فويلٌ للذى

وتکذیب آں کسے خواہد کرد که بخلاف ایں روایتے کند پس واویلا ہست بر کسے

اوراس کی وہ تکذیب کرے گا جو اس کے خلاف میں روایت کریگا۔ اس شخص پر افسوس ہے

سمع هٰذه الدلائل ثم كَذَّب وابىٰ - ام

که ایں دلائل را بشنود باز درپئے تکذیب رود چہ ایں کس

کہ دلائل کو سنے اور پھر تکذیب کے پیچھے پیچھے ہولے۔

حسب ان اللّٰه وعد وعدًا ثم اخلفهٗ او

گمان می کند که خدا تعالیٰ وعدہ کردہ باز تخلف وعدہ نمود یا

کیا یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر کے پھر خلاف وعدہ کیا یا

نسى وعدهٗ كرجلٍ هو كثير الذهول ضعيف

وعدہ خود را ہمچو کسے کہ نسیان برو غالب باشد فراموش کرد

اپنے وعدہ کو ایسے شخص کی طرح بھول گیا جس پر نسیان غالب ہے

القُوىٰ - سبحان اللّٰه تقدس وتعالىٰ - فبأىّ

خدا پاک است ازیں بدگمانی ہا پس بہ کدام

ان بدگمانیوں سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے

حديثٍ بعد كتاب اللّٰه تؤمنون - اتتركون

حدیث بعد کتاب اللہ ایمان خواہید آورد آیا یقین را

قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ کیا یقین کو

اليقين بشكٍ سرىٰ - أَتؤثرون الظنّ علىٰ ما

از بہر شکے کہ در دل شما جا گرفتہ است ترک مے کنید آیا ظن را بہ یقین

شک کے بدلے کہ تمہارے دلوں میں جم گیا ہے ترک کرتے ہو کیا ظن کو یقین کے بدلے

جـاء كـم مـن اليـقيـن ومـن أَظْـلم مِمّن تـرك

اختیار مے کنید وکدام کس از انکس ظالم تر خواہد بود کہ حق را

اختیار کرتے ہو اس سے زیادہ وہ کون ظالم ہوگا کہ حق کو

الـحق واتبع الهوٰى ۔ أَبـقـى شك فـى خـاتـم الخلفاء

ترک کند و پیروی ہوا و ہوس کند آیا باقی ماندہ است شک در خاتم الخلفاء

ترک کرے اور ہوا وہوس کی پیروی کرے ۔ کیا اب کوئی شک باقی رہ گیا خاتم الخلفاء میں

وفـى انـهٗ مـنـكـم فـأتـوا بـالقراٰن ان كان الامر كذا ۔

یا دریں امر کہ آں خاتم الخلفاء از شماست پس قرآن بیارید اگر شک مے دارید

یا اس امر میں کہ خاتم الخلفاء تم میں سے ہے۔ قرآن کو لاؤ اگر شک رکھتے ہو

وان الـحق قـد حـصـحص فلا تحثوا عليه التراب ﴿۶۲﴾

وحق ظاہر شدہ است پس برو خاک میندازید

حق ظاہر ہوگیا اس پر خاک نہ ڈالو

ولا تـخـفـوه فى الثرٰى ۔ واتـقـوا اللّٰـه الذى اليـه

وآں را پوشیدہ مکنید وبترسید ازاں خدائے کہ سوئے او

اور ہرگز مت چھپاؤ اور خدا تعالیٰ سے جس کی طرف

تـرجـعـون وحدانًا ۔ ومـا ارٰى مـعـكـم احباب الدنيا ۔

رجوع خواہید کرد و نہ مے بینم با شما دوستان دنیائے شمارا

جانا ہے ڈرو اور میں نہیں دیکھتا کہ تمہارے دنیا کے دوست تمہاری حمایت کیلئے

فـقـومـوا فـرادىٰ ولا تـنـظـروا الٰى من احبّ

پس بایستید یک یک وسوئے دوستی یا دشمنی

تمہارے ساتھ جائیں گے۔ پس تم ایک ایک ہوکر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کی دوستی یا دشمنی کی طرف

أو عادی۔ ثم فکروا بقلبٍ اتقٰی۔ وعقلٍ اجلٰی۔

نگاہ مکنید باز بادل پرہیزگار وعقل روشن فکر کنید

نظر نہ کرو پھر پرہیزگار دل اور عقل روشن لے کر فکر کرو۔

اَمَا قال ربّکم لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

آیا خدائے شما نگفتہ است کہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من

کیا تمہارے خدا نے نہیں فرمایا کہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ[1] و انّ فی ذالک حجۃً علٰی من

قبلھم ودریں حجتے است برآنکس کہ از حد

قبلھم اس میں ایک حجت ہے اس کیلئے کہ جو حد سے

طغٰی۔ فان لفظ کما یوجب ان یکون سلسلۃ

تجاوز مے کند چراکہ لفظ کما کہ دریں آیت موجود است واجب مے کند کہ سلسلہ

تجاوز کرتا ہے کیونکہ لفظ کما جو اس آیت میں موجود ہے اس امت کے سلسلہ کے خلفاء کو

الخلفاء فی ھٰذہ الامۃ کمثل سلسلۃ نبی اللّٰہ

خلفائے ایں امت ہمچو سلسلہ خلفائے موسٰی علیہ السلام

موسٰی علیہ السلام کے خلفاء سے مانند ہونے کو واجب

موسٰی۔ التی ختمت علی ابن مرّیم عیسٰی۔ ﴿۶۳﴾

باشد وظاہر است کہ سلسلہ خلفائے موسٰی علیہ السلام بر عیسٰی علیہ السلام ختم شدہ است

کرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سلسلہ خلفاءِ موسٰی علیہ السلام عیسٰی علیہ السلام پر ختم ہوگیا ہے۔

فاین تذھبون من ھٰذہ الاٰیۃ وتبعدون ما

پس ازیں آیت کجامے روید ونزدیک را دور

پس اس آیت سے کہاں روگردانی کرتے ہو اور نزدیک راہ کو دور ڈالتے ہو

[1] النور:۵۶

دنٰی ۔ وو اللّٰہ لیس فی القراٰن الذی ھو اھل

مے گردانید و بخدا در قرآن کہ فیصلہ کنندہ ہمہ اختلافہا است

اور خدا کی قسم قرآن شریف میں جو تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے

الفصل والقضاء الّا خبر ظھور خاتم الخلفاء من

ہیچ جا ایں ذکر نیست کہ خاتم الخلفاء از سلسلہ موسویہ خواہد آمد

کہیں ذکر نہیں ہے کہ خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا موسوی سلسلہ سے آئے گا۔

امۃ خیر الورٰی ۔ فلا تَقْفُوْا ما لیس لکم بہٖ علمٌ و

پس پیروی آں امر مکنید کہ برو دلیلے نزد شما نیست بلکہ دلیل

اس کی پیروی مت کرو کہ کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں ہے بلکہ برخلاف

قد اعطیتم فیہ من الھدٰی ۔ ولا تخرجوا من

برخلاف آں شمارا دادہ شد وازدہانہائے خود

اس کے تم کو دلیل دی گئی ۔ اور کلمات متفرقہ

افواھکم کلماتٍ شتّٰی ۔ التی لیست ھی الّا

کلمات متفرقہ بروں نیارید کہ آں کلمات جز ایں بیش نیستند کہ

اپنے منہ سے نہ نکالو کہ وہ کلمات اس تیر کی طرح ہیں

کسھمٍ فی الظلمات یُرْمٰی ۔ وان ھٰذا الوعد

ہمچو تیرے ہستند کہ در تاریکی راندہ می شود و ایں وعدہ کہ مذکور شد

جو اندھیرے میں چلایا جائے اور یہ وعدہ جو مذکور ہوا

وعد حق فلا تغرّنکم ما تسمعون من اَھْلِ الھَوٰی ۔

وعدۂ حق است و شمارا ہیچ کس فریب ندہد۔

سچا وعدہ ہے اور تم کو کوئی دھوکا نہ دے۔

وقد اشیر الیہ فی الفاتحۃ مرۃً اخرٰی ۔وتقرء ون
و در سورہ فاتحہ بار دوم سوئے ایں وعدہ اشارت کردہ شدہ۔ و ایں سورہ فاتحہ
اور سورہ فاتحہ میں دوسری بار اس وعدہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور یہ آیت سورہ فاتحہ

فیِ الصلٰوۃ صراط الذین انعمت علیھم ثم تستقرون ﴿۶۴﴾
یعنی صراط الذین انعمت علیھم درنماز ہائے خود مے خوانید بازحیلہ جوئی را
یعنی صراط الذین انعمت علیھم اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ پھر حیلہ و بہانہ

سُبل الانکار وتسّرون النجوٰی ۔ مالکم تدوسون
اختیار مے کنید و برائے رفع دفع حجت الٰہی مشورہ ہا مے کنید ۔ چہ شد شمارا کہ
اختیار کرتے ہیں اور حجت الٰہی کے رفع دفع کیلئے مشورے کرتے ہیں تمہیں کیا ہوگیا کہ

قول اللّٰہ تحت الاقدام الا تموتون اوتتر کون
قول خدا تعالیٰ را زیر قدمہائے خود پامال مے کنید آیا نخواہید مرد یا ہیچ کس شمارا نخواہد پرسید
خدا تعالیٰ کے فرمودہ کو اپنے پیروں میں روندتے ہو۔ کیا ایک دن تم نہیں مروگے یا کوئی تم کو نہیں پوچھے گا

سدًی ۔ وتذکروننی کما یُذْکَرُ الکفّار وتقولون
و ذکر من ہمچو ذکر کافراں مے کنید و مے گوئید کہ
اور میرا ذکر کافروں کے ذکر کی طرح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اقتلوہ ان استطعتم وتکتبون الفتوٰی۔ وما
اگر توانید او را قتل کنید و ہم چنیں فتویٰ مے نویسید و
اگر ہو سکے تو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح فتوے لکھتے ہیں اور

کان لنفسٍ ان تموت الّاباذن اللّٰہ وانّ معی
ہیچ نفس نمے میرد مگر باذن الٰہی وبامن
کوئی نفس بجز اذن الٰہی نہیں مرتا اور میرے ساتھ تو

حفظۃً یحفظوننی من العدا ۔فاجمعوا کیدکم

پاسبانان اوہستند کہ از دشمناں حفاظت من مے کنند ۔ پس ہر مکر کہ دارید جمع کنید

خدا تعالیٰ کے پاسبان ہیں کہ وہ میری میرے دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔تم ہر ایک تدبیر جمع کرلو اور

ثم انظروا ھل یسقط الکید الا علٰی من جفا ۔

باز بہ بینید کہ آں مکر بر کہ افتد آیا بر جفا کار یا بر دیگرے

پھر دیکھو کہ ہر کسی کی تدبیر اسی پر لوٹ کر پڑے گی کہ جو ظالم ہے۔

وعسٰی ان تحسبوا رجلًا کاذبًا وھو صادقٌ

وممکن است کہ شما کسے را دروغگو خیال کنید واو در دعوی خود صادق باشد

اور ممکن ہے کہ تم کسی کو دروغگو خیال کرو اور وہ اپنے دعویٰ میں صادق نکلے

فیما ادعٰی ۔فلا تمیلوا کل المیل ومن ترک ﴿۶۵﴾

پس از حق بکلی دور نشوید وہرکہ تقوی را

پس حق سے بالکل دور نہ ہو جاؤ جس نے تقویٰ کو

التقوٰی فقد ھوٰی ۔ أرأیتم ان کنتُ من عند اللّٰہ

ترک کرد پس بیفتاد آیا نمے بینید کہ اگر من از طرف

ترک کیا وہ گر گیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے

وقد کذبتم فما بال من اعتدٰی۔ و

خدا تعالیٰ ہستم وشما تکذیب من کردہ اید پس حال آنکس چہ خواہد شد کہ از حد تجاوز کرد

ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے ہو پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جو حد سے بڑھ گیا

انتم تکرھون ان یموت عبد اللّٰہ عیسٰی۔

وشمارا خوش نمے آید کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت شوند

تم کو اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو جائیں

ولا نفع لکم فی حیٰوتہٖ وللّٰہ فی موتہٖ مآرب عظمٰی –

و در زندگی اوشاں شمارا ہیچ نفع نیست و برائے خدا در موت ایشاں مقاصد عظیمہ ہستند

اوران کی زندگی میں تمہارا کچھ نفع نہیں ہے۔مگر خدا کے لئے ان کی موت میں بڑے بڑے مقصد ہیں۔

أَلَہٗ شرکۃٌ فی السّماء مع ربّنا فلا یبرح مقامہٗ

آیا حضرت عیسٰی علیہ السلام را در سکونت آسمان با خدا تعالیٰ شرکت است پس ازیں وجہ آسمان را

کیا عیسٰی علیہ السلام کا آسمان میں سکونت رکھنا خدا تعالیٰ کے ساتھ شرکت ہے جو اس وجہ سے آسمان کو

ولا یتدلّٰی– فلا تحاربوا اللّٰہ بجھلکم وصلّوا علٰی

نمی گذارد و از آنجا نقل مکان نمے کند۔ پس با خدا از جہل خود جنگ مکنید و بر پیغمبر خود

نہیں چھوڑتے اور اس جگہ سے نقل مکان نہیں کرتے پس اپنی جہالت سے خدا کے ساتھ جنگ مت کرو اور خدا کے رسول

نبیکم المصطفٰی - وھو الوصلۃ بین اللّٰہ وخلقہٖ

صلی اللہ علیہ وسلم درود بفرستید و ہماں وسیلہ است در خدا و مخلوق او

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کہ وہ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں۔

وقاب قوسین او ادنٰی – اسمعتم منی مالآ ﴿۶۶﴾

و دریں ہر دو قوس ربوبیّت و عبودیّت وجود او واقع شدہ۔ آیا شنیدہ آید از من چیزے کہ

اور ان دونوں قوس الوہیت اور عبودیت میں آپ کا وجود واقع ہے۔ آیا مجھ سے کبھی کوئی ایسی بات سنی ہے

اسمعکم القرآن او رأیتم عیسٰی فی السماء

قرآن آں را نشنوانیدہ است یا عیسٰی علیہ السلام را دیدہ اید در آسمان نشستہ

جو قرآن نے نہیں سنائی یا عیسٰی علیہ السلام کو آسمان میں دیکھ لیا ہے

فکبر علیکم ان تُکَذِّبوا اعینکم اوظننتم ظنًّا

پس شمارا گران آمد کہ آنچہ بچشم خود دیدہ اید انکار آں کنید یا ایں گمانے محض است

جو تم کو گراں معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے اس کا انکار کرو۔ یا یہ محض گمان ہے

وان الظن لا یغنی من الحقّ شیئًا -وقد علمتم

وظاہر است کہ محض گمان کردن قائم مقام یقین نمے شود و بہ تحقیق دانستہ اید

اور یہ ظاہر ہے کہ محض گمان قائم مقام یقین کے نہیں ہوتا اور بہ تحقیق تم نے جان لیا

ان القراٰن اھلکہٗ وتوفّٰی - فبأیّ حدیثٍ تؤمنون

کہ قرآن عیسیٰ علیہ السلام را وفات دادہ است پس بعد از قرآن بکدام حدیث

کہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دیدی ہے اب بعد قرآن کے کس حدیث پر

بعدہٗ وتکفرون بما انزل اللّٰہ واوحٰی -ا تترکون

ایمان خواہید آورد آیا برائے حدیث انکار قرآن خواہید کرد کہ از خدا تعالیٰ نازل شدہ است۔ آیا

ایمان لاؤ گے آیا حدیث کیلئے قرآن کا انکار کرو گے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کیا

الیقین لظنٍ اھلک قبلکم قومًا و اردٰی - یا

برائے گمانے کہ قوم یہود را پیش از شما ہلاک کرد یقین را ترک خواہید کرد؟

اس گمان کے لئے جس نے تم سے پہلی قوم یہود کو ہلاک کیا یقین کو ترک کرو گے؟

حسرۃ علی الذین یقولون انا نحن العلماء -

کمال حسرت بر عالمان ایں وقت است

اس وقت کے علماء پر بڑا افسوس ہے

انھم ما صاروا من انصاری بل صاروا اوّل

کہ او شاں انصار من نشدہ اند بلکہ پیش از ہمہ

کہ وہ میرے مددگار نہ ہوئے بلکہ سب سے پہلے

من اذٰی - لیتمّوا نبأ الرسول بِاَلْسنھم

مرا ایذا دادند تا کہ آں خبر را بز بانہائے خود با تمام رسانند

مجھے تکلیف دی تا کہ اس پیشگوئی کو اپنے مونہہ سے پورا کریں

﴿۶۷﴾ وما روی عن خیر الوریٰ - وقال اظلمهم اقتلوا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بود وشخصے کہ ظالم تر از ہمہ بود او بہ نسبت من گفت
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور ایک شخص جو سب سے بڑا ظالم تھا اس نے

هٰذا الرجل انّی اخاف اَنْ یُّبدل دینکم او
کہ ایں شخص را بکشید کہ من مے ترسم کہ در دین شما خلل اندازد و ازو در
میری نسبت کہا کہ اس شخص کو قتل کرو کہ میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے دین میں خلل ڈالے گا اور اس سے

یحطکم اذا علا - یااهل الحسد والهویٰ -ویلکم
وجاہت ہائے شما فرق آید ۔ اے اہل حسد وہویٰ برشما واویلا است
تمہاری وجاہت وعزت میں فرق آجائے گا۔ اے حاسدو! تم پر افسوس ہے کہ تم

لم تؤثرون هٰذه الحیٰوة الدنیا - وان القراٰن
آیا ایں ادنیٰ زندگی دنیا را اختیار مے کنید و بہ تحقیق قرآن
اس ذراسی دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو اور واقعی قرآن نے

یشهد انّ خاتم خلفاء هٰذه الامّة رجلٌ
گواہی دادہ است کہ خاتم الخلفاء ایں امت از ہمیں امت است۔
گواہی دی ہے کہ اس امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

من الامّة وان المسیح من الموتٰی - ومن
و حضرت مسیح علیہ السلام وفات یافتہ اند و ازاں شخص
اور حضرت مسیح علیہ السلام وفات پاگئے ہیں اور اس شخص سے

اظلم ممن الذی عصی القراٰن وابٰی - وهو
ظالم تر کیست کہ نافرمانی قرآن کرد و سرباز زد و ہماں
زیادہ ظالم کون ہے کہ قرآن کی نافرمانی کرکے روگردانی کرے حالانکہ وہ

الحَکَمُ من اللّٰہ ولاحُکم الّا حکمہ الاجلٰی ۔ اولم
فیصلہ کنندہ از خدا تعالیٰ است وحکم حکم اوست آیا
خدا کی طرف سے فیصلہ کرنے والا ہے اور اسی کا حکم حکم ہے کیا

تکفکم اٰیۃ فلمّا توفّیتنی اوعندکم صحفٌ
کفایت نمے کند شمارا آیت فلما توفیتنی یا نزد شما دیگر نسخہائے قرآن
آیت فلما توفیتنی تم کو کفایت نہیں کرتی یا تمہارے پاس اور قرآن ہیں

اخرٰی ۔ وان سورۃ النّور تکذبکم والفاتحۃ
موجود ہستند و بہ تحقیق سورۃ نور تکذیب شما مے کند و سورہ فاتحہ
اور سچ یہ ہے کہ سورہ نور تمہیں جھٹلاتی ہے اور سورہ فاتحہ

تفتح علیکم بّاب الھدٰی ۔ فان اللّٰہ بدء فیھا ﴿۶۸﴾
برشما راہ ہدایت مے کشاید چنانچہ خدا تعالیٰ درسورۃ فاتحہ
تمہارے لئے ہدایت کی راہ کھولتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس میں

من المبدء وجعل اٰخر الازمنۃ زمن الضالین
از مبدء عالم ابتدا کردہ است و سلسلہ ایں دنیا را بر زمانہ ضالین ختم کردہ
مبدء عالم سے ابتدا کیا ہے اور دنیا کے اس سلسلہ کو ضالین کے زمانہ پر ختم کیا ہے

وانھم ھم النصارٰی ۔ کما جاء من نبیّنا المجتبٰی ۔
و آں گروہ نصاریٰ است چنانچہ در احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است
اور وہ نصاریٰ کا گروہ ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں آیا ہے

فاین فیھا ذکر دجّالکم فاَرُوناہ من القراٰن
پس کجاست ذکر دجال شما در سورۃ فاتحہ پس بنمائید مارا از قرآن
اب بتاؤ تمہارے دجال کا ذکر سورۃ فاتحہ میں کہاں ہے اگر ہوتو قرآن میں ہمیں دکھلاؤ

وقد هلك من ترك و القراٰن وعادٰى اهلهٗ

و بہ تحقیق ہلاک شد کسے کہ قرآن را ترک کرد و ہر کہ خدمت قرآن مے کند او را

جس نے قرآن کو ترک کیا اوران کو دشمن پکڑا جو قرآن کے خادم ہیں وہ ہلاک ہوگیا

وقلٰى ۔ أَنسى الخبير العليم ماحفظتموه

دشمن گرفت آیا خدائے علیم و خبیر فراموش کرد آنچہ شما یاد داشتہ آید

کیا خدائے علیم وخبیر نے بھلادیا جو تم نے یاد کر رکھا ہے

او افتريتم علٰى كتاب اللّٰه ومن اظلم ممّن

یا بر کتاب الٰہی افترا مے کنید واز مفتری کدام کس ظالم تر

یا خدا کی کتاب پر افترا کرتے ہو اورمفتری سے زیادہ ظالم کون ہے

افترٰى ۔ وانّهٗ لقولٌ فصلٌ لاغبار عليه وانّهٗ

است و بہ تحقیق قرآن قولے است فیصلہ کنندہ ہیچ غبارے برونیست و

اورتحقیق قرآن ایک فیصلہ کرنے والاقول ہے کوئی غباراس پرنہیں ہے

لبيانٌ اظهر و اجلٰى ۔ وان هٰذا لهو الحق و

آں بیانے است ظاہر تر و روشن تر و بہ تحقیق ہمیں حق است و

اور وہ روشن اور ظاہر بیان ہے اور سچ یہی ہے

من اصدق من اللّٰه قيلًا ۔ ومن اعلم من

از خدا زیادہ تر راست گو کدام شخص است وزیادہ تر دانندہ از و کیست

خدا سے زیادہ سچا اوراس سے زیادہ جاننے والاکون ہے۔

ربّنا الاعلٰى ۔ ام عندكم حجةٌ تمنعكم من ﴿۶۹﴾

آیا نزد شما حجتے است کہ از پیروی قرآن شما را

کیا تمہارے پاس کوئی حجت ہے کہ قرآن کی پیروی سے

القرآن فأتوا بها ان كنتم تتقون اللّٰه ولا

منع می کند پس آں حجت مارا بنمائید اگر از خدا مے ترسید و پیروی

روکتی ہے وہ حجت ہم کو دکھلاؤ اگر خدا سے ڈرتے ہو اور

تتبعون الهوٰى - وتعلمون ان الفاتحة اُمّ

حرص و ہوا نمے کنید ۔ نمی دانید کہ سورہ فاتحہ ام الکتاب

حرص و ہوا کی پیروی نہیں کرتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ سورہ فاتحہ ام القرآن

الكتاب وانها تنطق بالحق وفيها ذكر اخيار

است و ہرچہ حق است ہماں مے فرماید و درو ذکر آں نیکاں است

ہے جو کچھ حق ہے وہی فرماتی ہے اور اس میں ان نیکوں کا ذکر ہے

اُمّةٍ خلت من قبل وذكر شرهم الذين غضب

کہ پیش از مسلماناں گذشتہ اند و ذکر آں بداں نیز ہست کہ پیش از مسلماناں

کہ مسلمانوں سے پہلے گذرے ہیں اور ان بدوں کا بھی ذکر ہے کہ مسلمانوں سے

اللّٰه عليهم فى هٰذه الدنيا -وذكر الذين اختتمت

بودند و خدا برایشاں غضب کرد وذکر آناں نیز ہست کہ برایشاں

پہلے ہوئے ہیں اور خدا نے ان پر غضب کیا اور ان کا بھی ذکر ہے کہ جن پر

عليهم هٰذه السورة اعنى الضالّين ۔ وقد

ایں سورہ ختم کردہ شد یعنی فرقہ ضالین وشما

اس سورۃ کو ختم کیا گیا ہے یعنی فرقہ ضالین اور تم

اقررتم بانّهم النصارٰى - واَخّرَ اللّٰه ذكرهم

اقرار دارید کہ آں فرقہ ضالین نصارٰی ہستند و خدا از ہمہ ذکر او شاں در آخر

اقرار کرتے ہو کہ وہ فرقہ ضالین نصارٰی ہی ہیں اور خدا نے سب سے بعد اس سورۃ

فی ھٰذہ السورۃ لیعلم ان فتنتھم اٰخر الفتن

ایں سورہ آورد تا کہ دانستہ شود کہ فتنہ نصاریٰ آخر ہمہ فتنہا است

کے آخر میں انکا ذکر کیا ہے تا کہ جان لو کہ نصاریٰ کا فتنہ تمام فتنوں کے پیچھے ہے

فلم یبق لدجّالکم موضع قدمٍ یا اولی النّھٰی ۔

پس برائے دجّال شما جائے قدم نہادن نماندہ است

پس تمہارے دجّال کے لئے قدم رکھنے کی جگہ نہیں رہی۔

وؔان ھٰذہٖ فرقٌ ثلٰثٌ من اھل الکتٰب وکذالک ﴿۷۰﴾

و ایں سہ فرقہ اند از اہل کتاب وہم چنیں

اور یہ تین فرقے ہیں اہل کتاب کے اور اسی طرح

منکم ثلٰثٌ شابہ بعضکم بعضھم وضاھا ۔

سہ فرقہ اند از شما کہ بعض بعض را مشابہ افتادہ

تم میں بھی تین فرقے ہیں کہ بعض بعض کے مشابہ ہوگئے۔

وحث اللّٰہ للمؤمنین علٰی ھٰذا الدعاء ثم

و رغبت دادہ است خدا تعالیٰ مومناں را بر ایں دعا بعد ازاں

اور اس دعا پر خدا نے مومنوں کو رغبت دلائی ہے اور اس کے بعد

وعد فی سورۃ النور وعدًا انہٗ لیستخلفنّ

وعدہ دادہ است در سورہ نور کہ او از مسلماناں خلیفہ

سورہ نور میں وعدہ دیا ہے کہ مسلمانوں میں سے خلیفے مقرر کرے گا

قومًا منھم کمثل الذین استُخْلِفُوْا من قَبْلُ

خواہد فرستاد ہمچو آں خلیفہ ہائے کہ پیش از ایشاں گذشتہ اند

ان خلیفوں کی طرح جو ان سے پہلے ہوئے ہیں

لیبشر المؤمنین انّ الدعاء اجیب لبعضھم

تاکہ مومناں را بشارت دہد کہ دعائے ایشاں مستجاب است

تاکہ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کی دعا قبول ہوئی۔

من الحضرۃ العلیا – فایّ بیانٍ اظھر من ھٰذا

پس کدام بیان ازیں

اب کونسا بیان اس

البیان یا اولی النھٰی – افشقّ علیکم ان یجیء

بیان روشن تر خواہد بود آیا برشما گران آمدہ است کہ

بیان سے زیادہ روشن ہوگا۔ کیا یہ بات تمہیں بُری معلوم ہوتی ہے کہ

مسیحکم منکم او اردتم ان تکذبوا وعد

مسیح شما ہم از درمیان شما بیاید یا مے خواہید کہ تکذیب کلام خدا کنید

تمہارا مسیح تم میں سے ہی ہووے یا چاہتے ہو کہ خدا کے کلام کو جھٹلاؤ۔

المولٰی – یاقوم انما فتنتم من ربّکم فلا تنقلوا

اے قوم من دریں امتحان شما است از خدائے شما پس

اے میری قوم خدا کی طرف سے اس میں تمہارا امتحان ہے اب

الی الخطیات الخُطا – وما قص علیکم اللّٰہ من

قدمہائے خود سوئے خطاہا مبرید و خدا تعالٰی خبرے عیسٰی علیہ السلام

خطا کی طرف قدم مت اٹھاؤ خدا نے کوئی خبر عیسٰی علیہ السلام کی

نبأ عیسٰی – الّا لیبشر ان مسیحًا یأتی منکم

شمارا نداده است مگر بهمیں غرض کہ از شما نیز ہم مسیح خواہد آمد

تم کونہیں دی ہے۔ مگر اس غرض سے کہ تم میں سے بھی ایک مسیح

کمثل مسیح بنی اسراء یل فَابشروا بظہور ﴿۷۱﴾

ہمچو مسیح بنی اسرائیل پس بہ ظہور وعدہ خدا

مسیح بنی اسرائیل کی مانند ضرور آئیگا پس خدا کے وعدہ پر

الوعد ولا تختصموا کالذی اعرض وتولّٰی۔

خوش شوید وہیچو کسے خصومت مکنید کہ او اعراض مے کند و روے گرداند

خوش ہو جاؤ اس شخص کی طرح خصومت نہ کرو کہ جو اعراض کرتا اور روگردانی

وقَد علمتم ان عیسٰی قد جاء فی اٰخر زمن

و بہ تحقیق دانستہ اید کہ عیسٰی علیہ السلام درآخر زمانہ یہود آمدہ بود

کرتا ہے اورتم جانتے ہو کہ عیسٰی علیہ السلام آخر زمانہ میں یہود کے آئے تھے

الیہود و کذالک قدّر اللّٰہ لمسیحکم اجلًا مُسَمًّی۔

و ہم چنیں خدا تعالیٰ برائے مسیح شما زمانہ مقرر کرد کہ مشابہ زمانہ مسیح بنی اسرائیل بود

اسی طرح خدا تعالیٰ نے تمہارے مسیح کے لئے زمانہ مقرر کیا جو مسیح بنی اسرائیل کے

لیتم المشابھة بینکم وبین الذین خلوا من

تاکہ آں مشابہت باتمام رسد کہ ایں امت را بامت بنی اسرائیل است

زمانہ کے مشابہ تھا تاکہ وہ مشابہت پوری ہو جو اس امت کو اسرائیلی امت سے ہے۔

قبل فمالکم تَسْلکون غیر طریقٍ سلکہ اللّٰہ

پس چہ شد شمارا کہ آں طریق اختیار مے کنید کہ آں مخالف طریق خدا تعالیٰ است

تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس طریق کو اختیار کرتے ہو کہ وہ مخالف طریق خدا ہے

وتنسون امرًا ارادہ اللّٰہ وقضٰی۔ و اِنّ

وآں امر را فراموش مے کنید کہ خدا تعالیٰ ارادہ آں فرمودہ است و بہ تحقیق

اور اس امر کو فراموش کرتے ہو جس کا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ تحقیق

زمـانـنـا هٰذا هـو اٰخـرالازمـنـة كمـا كـان لبنی اسرائیل

ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہمچو آں زمانہ کہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بود

یہ ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے اس زمانے کی طرح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

زمـان عيسٰى - وان عيسٰـى كـان عـلـمًـا لسـاعة اليهود

کہ برائے بنی اسرائیل زمانہ آخری بود وبہ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام برائے ساعت تباہی یہود دلیلے بود

بنی اسرائیل کے لئے آخری زمانہ تھا۔ بتحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کی تباہی کی گھڑی

و انـا عـلـمٌ لـلسـاعة التی تحشـر النّـاس فيهـا و ﴿۴۲﴾

و برائے قیامت دلیلے ہستم

کے لئے ایک دلیل تھے اور میں قیامت کیلئے ایک دلیل ہوں

تُـحيٰى كـل نـفـسٍ لتـجـزٰى - وقـد ظهـر اكثـر

واکثر علامات ایں زمانہ

اور بہت سے اس زمانہ کے علامات

عـلامـاتهـا وذكـرهـا الـقراٰن ذكـرًا - وعُـطّـلـت

درقرآن شریف مرقوم شدہ اند وشتر مادہ ہا

قرآن شریف میں مرقوم ہیں اور اونٹنیاں

الـعـشـار ونُشـرت الـصـحـف والاسـفـار وجُـمـع

معطل گردیدہ وکتاب ہائے بسیار در بسیار شائع شدہ و

بیکار ہوگئیں اور کتابیں بے شمار شائع ہوئیں۔ اور

الـقـمـر والشـمـس فـى رمضـان وفُجّـرت البحـار

ماہ و مہر در رمضان کسوف گرفتہ و نہرہا جاری شدہ

چاند سورج کو رمضان میں گرہن لگا اور نہریں جاری ہوئیں

وفتحت الطرق وزُوّجت بنفوسكم نفوس

و راہ ہا کشادہ و پر امن گشتہ و مردم ہائے ولایت ہا باہم متلاقی گشتہ

اور راستے کھل گئے اور ولایتوں کے لوگ آپس میں

بلادٍ قصوٰی ۔ وان الجبال نُسفت اكثرها

و کوہ ہا از جا ہائے خود کندہ شدہ

ملنے لگے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گئے کہ

فما ترون فيها عوجًا ولا امتًا ۔ وتُرِكت القلاص

پس ہیچ کجی وبلندی نماندہ و شترہا از سواری

کوئی اونچائی نچائی باقی نہ رہی اور اونٹ سواری

فلا يحمل عليها ولا يُسعٰى ۔ فثبت ان زماننا

و بار برداری متروک شدہ پس ثابت شد کہ ایں زمانۂ ما

اور بار برداری سے متروک ہوگئے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ زمانہ

هٰذا هو اٰخر الازمنة التى ذكرت فى القراٰن ط

ہماں آخری زمانہ است کہ ذکر آں در قرآن است

وہی آخری زمانہ ہے کہ جس کا ذکر قرآن میں ہے

وتَعَيَّنَ ان هٰذا الوقت هو وقت اٰخر الخلفاء

و متعین شد کہ ایں وقت ہماں وقت است کہ در او خاتم خلفاء

اور مقرر ہوگیا کہ یہ وقت وہی وقت ہے کہ جس میں خاتم خلفاء

لِاُمّة نبيّنا خير الورٰى ۔ وقد بلغ الثبوت كمالهٗ ﴿۷۳﴾

مبعوث شدن ضروری بود و بہ تحقیق ثبوت ایں امر بکمال خود رسیدہ

کا مبعوث ہونا ضروری تھا اور اس امر کا ثبوت اپنے کمال کو پہنچ گیا

وماغادر اللّٰہ شکًا ولا ریبًا – وانا مُلئنا فیہ
و خدا تعالیٰ ہیچ شک را درمیان نہ گذاشتہ وما دریں امر
اور خدا تعالیٰ نے کوئی شک اس میں باقی نہ رکھا اور ہم

معرفةً وعلمًا تامًا و نورًا مُبینًا۔ حتّٰی لورفع
آنقدر معرفت دادہ شدہ ایم کہ اگر پردہ از درمیان خیزد
اس امر میں اس قدر معرفت دیئے گئے ہیں کہ اگر درمیان سے

الحجاب لما ازددنا یقینًا - أَترون من دونی
یقین ما زیادہ نشود آیا می بینید دریں زمانہ
پردہ اٹھ جائے تو ہمارا یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ آیا میرے سوا کسی شخص کو

فی ھٰذا الاٰوَانِ رجلًا یقول انی انا المسیح الموعود
بجز من شخصے را کہ بگوید کہ من مسیح موعود ہستم
اس زمانہ میں دیکھتے ہو جو کہے کہ میں مسیح موعود ہوں

ویأتی کمثلی باٰیاتٍ کبرٰی - فمالکم لا تقبلون
وہمچو من نشان ہائے بزرگ آوردہ باشد پس چہ شد شمارا آنکس را
اور میری طرح بڑے بڑے نشان لایا ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس کو قبول

من جاء کم علٰی وقتہٖ واراکم من الاٰیات ما
قبول نمے کنید کہ بر وقت خود آمد و نشان ہا بنمود
نہیں کرتے کہ عین اپنے وقت پر آیا اور بہت سے نشان دکھلائے

ارٰی - وقدجاء علٰی اجلٍ بعد نبیّہ المصطفٰی -
و بہ تحقیق در وقتے آمدہ است کہ آں وقت آں زمانہ را
اور اس وقت آیا کہ وہ اس زمانہ کا مشابہ ہے کہ

کمثل اجلٍ بعث المسیح فیہ بعد موسٰی - وقد
مشابہ است کہ دراں زمانہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بعد از موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند و من
جس زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام بعد موسیٰ علیہ السلام آئے تھے اور

ذکرت غیر مرةٍ یا اولی النھٰی - انی انا المسیح الذی
بارہا ذکر کردہ ام کہ من ہماں مسیح ہستم کہ
میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میں وہی مسیح ہوں کہ

کان نازلًا من الحضرة العلیا - وکنت قدر
ظہور او
جس کا ظہور

ظھوری فی اٰخر السلسلة المحمدیة کمثل
در آخر سلسلہ محمدیہ مقدر بود ہمچو آں
آخری سلسلہ محمدیہ میں مقدر تھا اس مسیح کی طرح

المسیح الذی جاء فی اٰخر السلسلة الموسویة ﴿۷۴﴾
مسیح کہ در آخر سلسلۂ موسویہ آمدہ بود
کہ موسوی سلسلہ کے آخر میں آیا تھا

باذن المولٰی - لیتساوی السلسلتان ویتم
تاکہ ہر دو سلسلہ برابر شوند و وعدہ الٰہی
تاکہ دونوں سلسلے برابر ہو جائیں اور وعدہ الٰہی

الوعد والکریم اذا وعد وفا - فالحمد للّٰہ
باتمام رسد پس ستائش مر
پورا ہو جائے پس ساری خوبیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں

الذی مابخس ھٰذہ الامۃ حقھا وما نقصھم

خدائے راست کہ حق ایں امت را ہیچ کم نہ کردہ است

کہ اس امت کے حق کو کم نہیں کیا

قدرًا - وأری الامر کتطابق النعل بالنعل فما

وامر مشابہت را ہمچو مطابقت نعل بالنعل بنمود پس

اور امر مشابہت کو نعل بہ نعل مطابقت میں پورا اتارا پس

ترٰی ظلمًا ولا ھضمًا - فلا تکفر بما ثبت

ہیچ ظلم و کمی بیشی مشاہدہ نمے کنی پس انکار چیزے مکن کہ

تو کوئی ظلم اور کمی بیشی کونہیں دیکھتا پس اس چیز کا انکار مت کر کہ

من القراٰن وقل ربّ زدنی علمًا - ومالک

از قرآن ثابت است و بگوکہ اے خدا علم من زیادہ کن وترا چہ شد

جو قرآن شریف سے ثابت ہے اور دعا کر کہ اے خدا میرا علم زیادہ کر اور تجھے کیا ہوگیا

لا تتبع ماقال اللّٰہ وتتبع اقوالًا اخرٰی -

کہ پیروی کلام خدا نمے کنی وپس اقوال دیگر مے روی

ہے کہ تو کلام خدا کی پیروی نہیں کرتا اور دوسرے اقوال کے پیچھے ہولیا ہے

وان ھدی اللّٰہ ھو الھدٰی - واللّٰہ صدقکم

و ہدایت ہماں ہدایت است کہ از خدا باشد وخدا وعدۂ خود صادق

اور ہدایت وہی ہدایت ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا

الوعد فاین تذھبون من وعدہٖ وتنحتون

کرد پس از وعدۂ خدا کجا میروید

اب خدا کے سچے وعدہ سے کہاں بھاگتے ہو۔ اور

قـصـصًـا شتّٰی – واىّ فـاَئـدةٍ لكم فی حیات المسیح ﴿۷۵﴾

و دیگر قصصہا مے تراشید وشما را درزندگی مسیح علیہ السلام بجزایں کدام فائدہ

جھوٹے قصے تراشتے ہو اور مسیح علیہ السلام کی زندگی میں تم کو بجز اس کے کیا

ایھـا الـنـوکٰی – من غیر انکم تنصرون به النصارٰی –

است کہ پادریان را مددے دہید

فائدہ ہے کہ پادریوں کو مدد دیتے ہو

افـلا تـنـظـرون الـی الـزمـان وقـد نـزلـت عـلـیـكـم

و سوئے زمانہ نظر نمے کنید

اور زمانہ کی طرف نہیں نظر کرتے ہو

بـلیةٌ عـظـمٰی – وتـنـصّـرفـوجٌ مـن قومكم واحبّاء كم

ونہ مے بینید کہ چہ قدر مسلمانان نصرانی شدہ اند

اورنہیں دیکھتے ہو کہ کس قدر مسلمان نصرانی ہوگئے

وهـلـكـت الـبـلاد والـعـبـاد۔ واهتـزّعـرش الـرحـمٰن

وچہ قدر بندگان خدا ہلاک گردیدہ وبلائے عظیم فرود آمدہ

اور کس قدر خدا کے بندے ہلاک ہوگئے۔ خدا کے بندوں پر بڑی بلا اتری

لـمـا نـزل فـقـضٰـی مـا قـضٰـی۔ ولـو اراد اللّٰـه اَن

واگر خدا ہمیں ارادہ داشتے کہ

اگر خدا کا یہی ارادہ ہوتا کہ

یـنـزل احـدًا مـن الـسّـمـآء كـمـا زعمتم لكان خيرًا لكم

کسے را از آسمان فرود آرد چنانکہ گمان شماست البتہ بہتر بود

کسی کو آسمان سے اتارتا جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو بہتر یہ تھا کہ

ان ینزل نبیّکم المصطفٰی - اما قرء تم قولہٗ تعالٰی

کہ نبی ما صلے علیہ اللہ علیہ وسلم را فرود آوردے آیا نخواندی قول خدا تعالیٰ را کہ فرمودہ است

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے اتارتا۔ خدا نے جو فرمایا تم نے اب تک نہیں پڑھا

لو اردنا ان نتّخذ لھوًا لا تخذناہ من لدنا یعنی

کہ اگر ما لہوے یعنی پسرے می گرفتیم ہر آئینہ ے گرفتیم نزد خود یعنی

کہ اگر ہم بیٹا بناتے تو اپنے پاس سے بیٹا بناتے یعنی

محمّدًا فانظروا نظرًا - ان السّمٰوات و الارض

محمد صلی اللہ علیہ وسلم را پس دریں آیت تدبّر کن آسمان و زمین

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ اس آیت میں تدبّر کرو۔ زمین و آسمان

کانتا رتقًا فَفُتِقَتَا فی ھٰذا الزمان لیبتلی

ہر دو بستہ بودند پس دریں زمانہ ہر دو را بکشادند تا

دونوں بند تھے اس زمانہ میں دونوں کھل گئے تا کہ

الصالحون والطالحون وکلٌّ بما عمل یجزٰی -

نیکاں و بداں را امتحان کردہ آید و ہر گروہے حسب اعمال خود پاداش یابد

نیکوں اور بدوں کا امتحان ہو جائے اور ہر ایک گروہ اپنے اعمال کی جزا سزا پاوے

فاخرج اللّٰہ من الارض ما کان من الارض

پس خدا تعالیٰ از زمین چیز ہائے زمین را بیرون آورد

پس خدا تعالیٰ نے کچھ چیزیں زمین کی زمین سے نکالیں

وانزل من السّماء ما کان من السّمٰوات العُلٰی - ﴿۷۶﴾

و ہر چہ از آسمان بود از آسمان فرود آورد

اور جو کچھ آسمان سے اتارنا تھا اتارا۔

فَفَرِیقٌ عُلِّمُوا مکائد الارض وفریقٌ اعطوا ما

پس گروہے از فریب ہائے زمین تعلیم دادہ شدند وگروہے دیگر را چیز ہا دادند کہ

ایک گروہ نے زمین فریبوں سے تعلیم پائی اور دوسرے گروہ کو وہ چیزیں دیں

اعطی الرُّسُل من الھُدٰی - وقُدِّر الفتح

انبیاء را دادہ بودند و دریں جنگ آسمانیاں را

جو انبیاء کو دی تھیں اس جنگ میں

للسماویّین فی ھٰذا الوغٰی - وان تؤمنوا او لا

فتح نصیب شد واگر شما ایمان آرید یا

آسمان والوں کو فتح حاصل ہوئی تم چاہو ایمان لاؤ یا

تؤمنوا لن یترک اللّٰہ العبد الذی ارسلہٗ

نیارید خدا تعالیٰ آں بندہ را ہرگز نخواہد گذاشت کہ برائے اصلاح مردم اورا

نہ لاؤ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو جسے اصلاح خلق کے لئے بھیجا ہے ہرگز

للورٰی - ولا تضاع الشمس لانکار الاعمٰی -

فرستادہ است و خدا برائے انکار کورے آفتاب را ضائع نمے کند

نہ چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اندھے کے انکار سے آفتاب کو ضائع کرے

فریقان یختصمان فی الرشد والھوٰی -وفُتحت

دو فریق اند کہ باہم خصومت می کنند وبرائے گروہے درہائے زمین

دو فریق ہیں جو آپس میں جھگڑتے ہیں ایک گروہ

لفریقٍ ابو اب الارض الٰی تحت الثرٰی - وللثّانی

راکشادہ اند وبرائے گروہے دیگر

کے لئے دروازے زمین کے کھولے گئے اور دوسرے گروہ کے لئے

ابواب السماء الٰی سدرة المنتہٰی ۔ اما الذین

درہائے آسمان را۔ مگر آں گروہ کہ

آسمانی دروازے کھولے گئے لیکن جس گروہ کے لئے

فُتحت علیھم ابواب الارض فھم یتّبعون

برایشاں درہائے زمین راکشادہ اند پس آناں ہستند کہ پیروی

زمینی دروازے کھولے گئے وہ شیطان کی

شیطانھم الذی اغوٰی- والذین فُتحت

شیطان مے کنند و آناں کہ برایشاں

پیروی کرتے ہیں اور وہ گروہ جس کے لئے

علیھم ابوٰاب السّماء فھم ورثاء النبیین ﴿۷۷﴾

درہائے آسمان کشادہ اند اوشاں وارثان انبیاء ہستند

آسمان کے دروازے کھولے گئے وہ انبیاء کے وارث ہیں

وقومٌ مطھّرون من کل شحٍّ وھوًی ـ

و از ہر گونہ گل و خاک پاک اند

اور ہر ایک طرح سے پاک و صاف ہیں۔

یدعون قومھم الٰی ربّھم ویمنعونھم مِمّا

قوم را بسوئے پروردگارے خوانند و ایشاں را ازیں باز

قوم کو پروردگار کی طرف بلاتے ہیں اور ان کو برائیوں سے بچاتے

یُشرک بہٖ فی الارض والسّمٰوات العلٰی ۔ و

مے دارند کہ باخدا در زمین و آسمان ہیچ چیز را شریک کردہ شود

ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو زمین و آسمان میں شریک نہ کرنا چاہیئے۔

انی بعثتُ فیکم من اللّٰہ الذی لا توقرونہٗ

من درشما از جانب خدائے مبعوث شدہ ام کہ او را عزت نمے کنید

میں تم میں اس خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں جس کی تم عزت نہیں کرتے

لانذر قومًا اطرءوا ابن مریم عیسٰی -

برائے اینکہ آں قوم را بترسانم کہ درحق ابن مریم مبالغہ کردہ اند۔

اور میں قوم کو اسی واسطے ڈراتا ہوں کہ ابن مریم علیہ السلام کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں

الباب الثالث

یاقوم ماھٰذہ التماثیل التی انتم لھا

اے قوم! ایں چہ تصویر ہاست کہ برآنہا سرنگوں

اے قوم! یہ کیسے بت ہیں کہ جن پر

عاکفون ۔ اتترکون کلام اللّٰہ لاَ قْوَالٍ لا تعرفونھا

نشستہ اید۔ آیا کلام خدا را ترک مے کنید بعوض گفتار ہائے کہ حقیقت آنرا

اعتکاف کئے بیٹھے ہو۔ کیا خدا کے کلام کو ترک کرتے ہو ان باتوں کے عوض میں کہ انکی حقیقت کی

اُفٍّ لکم ولما تنحتون ۔ وما تحقّقت عندکم ﴿۷۸﴾

نمے شناسید۔ تف برشما و برتراشیدہ ہائے شما و آں قولہا و

شناخت نہیں کرتے ۔ تم پر اور تمہاری خود تراشیدہ باتوں پر افسوس ۔ وہ قول اور ان کے قائل

تلک الاقوال ولا قائلھا وان انتم الّا تظنون.

قائل آنہا نزد شما ثابت نیستند و شما پیروی وہم مے کنید

تمہارے نزدیک ثابت نہیں ہیں اور تم وہم کی پیروی کرتے ہو

أَتؤثرون الظنّ على اليقين والظنّ لايغنى

آیا گمان را بریقین اختیار مے کنید حالانکہ گمان از حق چیزے

کیا گمان کو یقین پر اختیار کرتے ہو حالانکہ گمان حق سے مستغنی

من الحق شيئًا ولا انتم بهٖ تبرء ون. وقد

بے نیاز نمے کند و شما بسبب آں بری نمے شوید وہر آئینہ خدا

نہیں کرتا اور تم اس کے سبب سے بری نہیں ہو سکتے اور

وعد اللّٰه انهٗ يستخلف من هٰذه الامة ط

وعدہ فرمودہ است کہ از ہمیں امت خلیفہ بگرداند

خدا نے بہ تحقیق وعدہ فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے خلیفہ مقرر ہوں گے۔

أَفَأَنْتُمْ لهٗ منكرون۔ وما وعد انهٗ ينزل

آیا شما انکار مے کنید وہرگز وعدہ نہ کردہ است کہ

کیا تم انکار کرتے ہو اور ہرگز وعدہ نہیں کیا ہے کہ

مسيحكم من السماء وإن وعد فاخرجوه

مسیح شما از آسمان فرود آید واگر کردہ است مارا

تمہارا مسیح آسمان سے نازل ہووے اور اگر وعدہ کیا ہے ہمیں بھی

لنا من القراٰن ان كنتم تصدقون۔ وقد

از قرآن وا نمائید اگر راست کار ہستید وہر آئینہ

قرآن سے دکھلاؤ اگر تم سچے ہو اور

ثبت من وعدهٖ ان خاتم الخلفاء منّا أفَأَنْتُم

از وعدہ خدا ثابت گردیدہ است کہ خاتم خلفاء از میان ماباشد آیا شما

خدا کا وعدہ سچا ہو چکا ہے کہ خاتم الخلفاء ہم میں سے ہوگا کیا تم

فیہ تشکون. فأیّ نزاعٍ بقی بعدہٗ مالکم لا
دریں شک مے آرید پس کدام پیکار بعد ازاں باقی ماندہ شمارا چہ شد کہ
اس میں شک رکھتے ہو پھر کونسی لڑائی بعد اس کے باقی رہ گئی تمہیں کیا ہوگیا کہ

تفکرون ـ لا ترفعوا اصواتکم فوق کتاب اللّٰہ و ان ﴿۷۹﴾
اندیشہ نمی کنید آواز ہائے خود را بالائے قرآن بلند نہ کنید
ڈرتے نہیں اپنی آوازوں کو قرآن پر بلند نہ کرو

القراٰن قدحکم فی الذی کنتم فیہ تختلفون.
قرآن فیصلہ کردہ است در آنچہ شما اختلاف مے کردید
قرآن نے فیصلہ کردیا ہے جس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے

اَلا ترضون بماقضی القراٰن واللّٰہ احقّ أَنْ یقبل
آیا راضی نمے شوید برفیصلہ قرآن وخدا حق دار تر است کہ
کیا تم قرآن کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتے اور خدا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا

قولہٗ ان کنتم تؤمنون. واللّٰہ جعل اوّلکم
قول او پذیرفتہ شود اگر مومن ہستید و خدا اول و آخر
فرمودہ قبول کیا جائے اگر تم مومن ہو اور خدا نے تمہارے اول

واٰخرکم کسلسلۃ موسٰی فھل انتم تشکرون.
شما را مانند سلسلہ موسیٰ علیہ السلام گردانیدہ آیا شکر مے کنید
اور آخر کو موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کی مانند بنایا ہے کیا تم شکر کرتے ہو

انظروا الٰی مثیل موسٰی سیدکم ونبیّکم فی
نگاہ کنید سوئے سردار شما و نبیٔ شما مثیل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام در
ابتدائے سلسلہ میں تم اپنے سردار اور نبیٔ مثیل موسیٰ کی طرف نظر کرو

اوّل السلسلۃ فاین مثیل عیسٰی فی اٰخرھا او
ابتداءِ سلسلہ پس مثیل عیسٰی در آخر سلسلہ کجاست یا
پس مثیل عیسٰی اس سلسلہ کے آخر میں کہاں ہے

بقیت السلسلۃ ناقصۃً ایّھا المتدبرون۔ الا
سلسلہ ناتمام ماندہ است اے فکر کنندگان! آیا
یا سلسلہ ناتمام رہ گیا اے فکر کرنے والو! کیا

ترون فتن القوم الذین ھم من کل حدبٍ
نمے بینید فتنہ ہائے آں قوم کہ از بالائے ہر بلندی
تم اس قوم کے فتنہ کو نہیں دیکھتے کہ ہر ایک بلندی سے

ینسلون۔ وقد جعلتم تحت اقدامھم نکالًا ﴿۸۰﴾
مے شتابند و شما در زیرپاہائے او شاں گردانیدہ شدہ اید بطور سزا
دوڑتے ہیں اور تمہیں ان کے پیروں کے نیچے خدا نے ڈال دیا ہے بطور سزا

من اللّٰہ ثم انتم لا ترجعون۔ عسٰی ربّکم
از خدا باز ہم رجوع نمے آرید۔ نزدیک است کہ پروردگار شما
کے پھر بھی رجوع نہیں کرتے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار

ان یرحمکم فویحکم لم لا تسمعون. أتطمعون
برشما رحم آرد افسوس چراگوش نمے دہید۔ آیا امید میکنید
تم پر رحم کرے افسوس کیوں نہیں سنتے۔ کیا امید رکھتے ہو

ان ینزل عیسٰی من السّماء ھیھات ھیھات لما
کہ عیسٰی از آسمان نازل شود ایں امید شما ہرگز بوقوع نخواہد آمد
کہ عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں؟ یہ تمہاری امید کبھی بھی پوری نہ ہوگی

تطمعون. أترجون ان یخلف اللّٰہ وعدہٗ و
آیا امید میکنید کہ خدا خلاف وعدہٗ خود کند و
کیا امید رکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف کرے اور

یتبع اھواء کم ایھا المبطلون. ولو اتبع اللّٰہ
پیروی خواہشہائے شما کند اے باطل پرستاں اگر خدا پیروی
تمہاری خواہشوں کی پیروی کرے اے باطل پرستو! اگر خدا تعالیٰ

اھواء الناس لضاع التوحید باسرہٖ وکثر
خواہشہائے مردم کردے توحید بالکلیہ ضائع شدے و
لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرتا تو توحید بالکل نیست و نابود ہو جاتی اور

الشرک والمشرکون. وان اللّٰہ لایبعث مرسلًا
شرک و مشرکان بسیار گردیدندے و خدا مرسلے را برزمین
شرک پھیل جاتا اورمشرک بہت ہو جاتے۔ اور خدا تعالیٰ کسی مرسل کو زمین پر

علی الارض الّا لیدفع المفاسد التی افسدتھا
پیدا نمے کند مگر بجہت اینکہ آں فسادہا را رفع کند کہ زمین را تباہ کردہ اند
پیدانہیں کرتا مگر فساد کے دفع کرنے کے لئے کہ جس نے زمین کو تباہ رکھا ہے۔

فانظروا الی المفاسد ایھا العاقلون۔ یاحسرۃً ﴿۸۱﴾
پس فسادہا را نگاہ بکنید اے دانشمنداں ! افسوس برایشاں
پس فسادوں کو غور سے دیکھو اے دانشمندو ! افسوس

علیھم انھم ینظرون مانزل علی الاسلام ثم
کہ ایشاں مے بینند بر اسلام چہ نازل شدہ باز
ان پرکہ یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اسلام پرکیا بلا نازل ہورہی ہے پھر

لاینظرون. ولئن سالتھم انّ رجلًا ادعٰی انّہٗ

نمے بینند و اگر از ایشاں پرسی کہ مردے دعویٰ کرد کہ من

نہیں دیکھتے اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں

من اللّٰہ وانّہٗ ھوالمسیح وجاء فی زمن

از خدا ہستم و مسیح موعود منم و در زمانہ

خدا کی طرف سے ہوں اور مسیح موعود میں ہی ہوں

مفاسد الصلیب فکسر الصلیب کسرًا لایوجد

فساد ہائے صلیب ظاہر شد پس صلیب را چناں شکست کہ

پھر اس نے صلیب کو ایسا توڑا کہ

مثلہٗ فیما مضٰی ولا یتوقع فی الازمنۃ الاٰتیۃ

مانند او در زمانہ ماضی یافتہ نمے گردد و نہ متوقع ہست کہ آئندہ مثل او پیدا شود

کہ اس کی نظیر زمانہ گذشتہ میں پائی نہیں جاتی اور نہ آئندہ توقع ہے۔

فبایّ اسمٍ سمّاہ رسول اللّٰہ ان کنتم تعلمون

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ نام او نہادہ است

اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

لیقولن انہٗ سُمّی مسیحًا وابن مریم علٰی لسان

ہر آئینہ بجواب خواہند گفت کہ نام او مسیح و ابن مریم بر زبان

جواب دیں گے کہ اس کا نام مسیح اور ابن مریم خدا اور اس کے رسول کی زبان پر

رسول اللّٰہ وبُیّن انّہٗ من ھٰذہ الامۃ قل

رسول خدا مقرر شدہ است و بیان کردہ شدہ است کہ او از ہمیں امت خواہد بود بگو

مقرر ہوا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا کہو

الحمد للّٰہ علٰی ما اظہر الحق ولکن اکثر الناس
حمد مر خدا راست کہ او حق را ظاہر کردہ ولیکن بسیار کس از مردم
کہ تعریف خدا کو ہی لائق ہے جس نے حق کو ظاہر کیا لیکن بہت لوگ

لا یعلمون. ایّھا الناس انظروا الٰی کمال ایّام
نمے دانند۔ اے مردم ! بسوئے کمال روزہائے
نہیں جانتے۔ اے لوگو ! گمراہی کے دنوں کے کمال کی طرف

الضلال ولا تکفروا بایّام اللّٰہ ذی الجلال ان
گمراہی نگاہ بکنید و انکار روزہائے خدا نکنید اگر
نگاہ کرو اور خدا کے دنوں کا کفر مت کرو اگر

کنتم تتقون. اما رءیتم کسوف الشّمس والقمر ﴿۸۲﴾
متقی ہستید۔ آیا کسوف آفتاب و ماہتاب
متقی ہو۔ کیا تم نے چاند اور سورج کا گرہن

فی رمضان فمالکم لا تھتدون. اما رئیتم
در رمضان ندیدہ اید پس چرا ہدایت نمے یابید آیا ندیدید کہ
رمضان کے مہینے میں نہیں دیکھا۔ تم کیوں ہدایت نہیں پاتے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

کیف اشیع الطاعون. وکثر المنون. فذالک
طاعون چگونہ منتشر شدہ وکثرت موت شدہ پس آں
طاعون کس طرح پھیل گیا اور موت کی کثرت ہوئی پس وہ

و ھٰذا شھادةٌ مّن السماء و الارض کما
وایں گواہی است از آسمان وزمین چناں کہ
اور یہ آسمان اور زمین کی گواہیاں ہیں جیسا کہ

اخبر المرسلون. وقد اجتمع کُلّ مَاجاء فی

مرسلان خبرداده بودند وہمہ آنچہ از نشان ہائے آخر زمان

رسولوں نے خبر دی تھی اور جو کچھ آخری زمانہ کی خبروں کے متعلق

القراٰن من اٰثار اٰخر الزمان فمالکم لا تستیقظون

در قرآن آمدہ جمع شدہ است چرا بیدار نمے شوید

قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے سب جمع ہوگئے ہیں۔ اب تم کیوں نہیں جاگتے۔

ولما ثبت ان الزمان قد انتھٰی الٰی اٰخرہٖ فأین

وہرگاہ ثابت گردیدہ است کہ زمانہ بآخر رسیدہ است پس

اور جبکہ ثابت ہوگیا ہے کہ زمانہ کا آخر ہوگیا ہے پس

خلیفۃ اٰخر الزمان ان کنتم تعرفون. ایّھا

خلیفۂ آخر زماں کجاست اگر مے شناسید اے

آخری زمانہ کا خلیفہ کہاں ہے اگر پہچانتے ہو اے

المنکرون اٰمنوا اولا تؤمنوا ان الذین اوتوا علم

منکران ایمان آرید یا نیارید آں کسانے کہ علم کتاب

منکرو ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وہ لوگ جنہیں کتاب کا علم

الکتاب وحظًّا من السعادۃ یقبلوننی و ھم

و بہرہ از سعادت یافتہ اند مرا قبول مے کنند و

ہے اور سعادت سے حصہ رکھتے ہیں مجھ کو قبول کرتے ہیں اور

لایستأْخرون. واذا رأوا علاماتٍ ذکرت فی ﴿۸۳﴾

تاخیر نمے نمایند و چوں اوشاں علامات مذکورہ قرآن

دیر نہیں لگاتے جب وہ قرآن کی بیان کی ہوئی علامتیں

القراٰن وخلیفۃٌ ینادی الی الرحمٰن خَرّوا علی
و خلیفہ را مے بینند کہ سوئے خدا دعوت مے کند سجدہ کناں
اور خلیفہ کو دیکھتے ہیں جو خدا کی طرف بلاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے

الاذقان سُجّدًا وعلٰی ما فرطوا یتندمون.
بر روہا مے افتند و بر قصورہائے خویش پشیمان مے شوند
اوندھے گر پڑتے ہیں اور اپنے قصوروں پر پشیمان ہوتے ہیں

و ترٰی اعینھم تفیض من الدمع بما عرفوا الحق
و مے بینید کہ چشمہائے اوشاں از شناخت حق سرشک رواں مے کنند
اور دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں حق کے پہچاننے پر آنسو بہاتی ہیں

وتنزل السکینۃ فی قلوبھم ویؤمنون بما انزل
وسکینت برقلوب ایشاں نازل مے شود و بر نازل کردہ خدا ایمان مے آرند
اور ان کے دل سکینت حاصل کرتے ہیں اور خدا کے اتارے ہوئے پر ایمان

اللّٰہ وھم یبکون. ربّنا انّنا سمعنا منادیًا و
وگریہ می کنند ومیگویند اے پروردگار ما شنیدہ ایم ندا کنندہ را و
لاتے ہیں اور روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے پکارنے والے کو سنا

عرفنا ھادیًا فاغفرلنا ذنوبنا انا تائبون.
شناختیم رہنمائے را پس گناہان مارا بیامرز ماتوبہ مے کنیم
اور رہنما کو پہچان لیا پس ہمارے گناہوں کو بخش دے ہم توبہ کرتے ہیں۔

و قال اللّٰہ لا تثریب علیکم الیوم ستغفر
و خدا بگوید کہ امروز ہیچ سرزنش برشما نیست گناہان شما
اورخدا کہتا ہے کہ آج تم پر کوئی تنبیہ نہیں تمہارے گناہ

ذنوبکم وتدخلون فی الذین یکرمون. یا معشر

بخشیدہ شوند و در بندگاں عزت یافتہ داخل شوید اے

بخشے جائیں گے اور معزز بندوں میں داخل ہوگے۔ اے

العقلاء لا ترقبوا ان ینزل احدٌ مّن السّماء

گروہ دانشمندان امید نہ کنید کہ کسے از آسمان فرود آید

عقل والو امید نہ رکھنا کہ کوئی آسمان سے اترے گا

واعلموا ان ھٰذا ھو یوّمکم الذی کنتم توعدون. ﴿۸۴﴾

و بدانید کہ ایں ہماں روز است کہ شما را وعدہ دادہ مے شد

اور جان لو کہ یہ وہی دن ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

وقد وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم لیستخلفنھم

و خدا وعدہ کردہ بود باموناں از شما کہ اوشاں را

اور خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو

کمثل خلفاء شرعۃ موسٰی فوجب ان یأتی اٰخر

مثل خلفائے شریعت موسیٰ خلیفہ خواہد کرد ازینجا واجب آمد کہ خاتم خلفائے

موسیٰ کی شریعت کے خلیفوں کی مانند خلیفہ بنائے گا۔ یہاں سے واجب ہوا کہ آخری خلیفہ

الخلفاء علٰی قدم عیسٰی ومن ھٰذہ الامۃ

محمدیہ برقدم عیسیٰ بیاید واز ہمیں امت باشد

عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور اسی امت میں سے ہوگا

و انتم تقرء ون القراٰن أفلا تفھمون. وعدٌ

و شما قرآن مے خوانید آیا نمے فہمید ایں وعدہ

اور تم قرآن پڑھتے ہو کیا نہیں سمجھتے یہ خدا کا

مّن اللّٰہ فلا تحسبوا وعد اللّٰہ کموا عید قومٍ یکذبون.
از خدا بود پس وعدہ خدا را مانند وعدہ ہائے دروغگویاں گمان نکنید
وعدہ تھا پس خدا کے وعدہ کو جھوٹوں کے وعدوں کی طرح نہ سمجھو۔

وکیف یتمّ وعد اللّٰہ من دون ان یظہر المسیح
وچگونہ وعدۂ خدا تمام شود بدون آنکہ مسیح از شما ظاہر شود
اور خدا کا وعدہ کس طرح پورا ہو بغیر اس کے کہ مسیح تم میں سے ظاہر ہو

منکم مالکم لا تفکرون فی اٰیات اللّٰہ ولا
چرا در آیات خدا فکر و تدبر نمے کنید
کیوں خدا کی آیتوں میں فکر اور تدبر نہیں کرتے

تتدبرون. أَیَلِیْقُ بشان اللّٰہ ان یعدکم انّہٗ
آیا سزاوار شان خداوندی است کہ باشما وعدہ کند
کیا خدا کی شان کے لائق ہے کہ تم سے وعدہ کرے

یبعث الخلفاء منکم کمثل الذین خلوا من قبلؔ ﴿۸۵﴾
کہ خلفاء از میان شما پیدا کند مانند آناں کہ از پیش گذشتند
کہ خلیفے تم میں سے پیدا کرے گا ان کی مانند جو پہلے گذرے

ثم ینسٰی وعدہٗ وینزل عیسٰی من السّماء
باز وعدۂ خود را فراموش کند و عیسٰی را از آسمان فرود آرد
پھر اپنے وعدہ کو بھول جائے اور عیسٰی کو آسمان سے اتارے

سبحانہٗ وتعالٰی عمّا تفترون. فمالکم انّکم
خدا تعالٰی ازیں افتراہائے شما بزرگ و بلند تراست چرا درحق
خدا تعالٰی تمہارے ان افتراؤں سے پاک اور برتر ہے کیوں

تجادلون فی المسیح الموعود وتصرّون علٰی انّہٗ

مسیح موعود جنگہا مے کنید وبرایں اصرار مے کنید کہ

مسیح موعود کے حق میں لڑتے ہو اوراس پر اصرار کرتے ہو کہ

ھو المسیح ابن مریم وتقرء ون کتاب اللّٰہ

او ہماں مسیح ابن مریم باشد حالانکہ کتاب خدا مے خوانید

وہ وہی مسیح ابن مریم ہوگا حالانکہ تم خدا کی کتاب پڑھتے ہو

ثمّ تذھلون. وانّ اللّٰہ قد حکم بینکم و

باز غافل ہستید و خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ

پھر غافل ہو اور خدا نے ہم میں اور تم میں فیصلہ

بیننا وفَصّل الاٰیات لقوم یتّقون. وانّہٗ

وبرائے پرہیزگاراں نشان ہا را واضح گردانیدہ و خدا

کردیا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نشانوں کو کھول دیا ہے اور خدا

اراد لیدافع عن الّذین اٰمنوا ویدفع فتن

مے خواہد کہ حمایت موموناں بکند و فتن ہائے

چاہتا ہے کہ مومنوں کی حمایت کرے اور صلیب کے

الصّلیب فھل انتم تکرھون. وقد جرت

صلیب دفع بنماید آیا شما پسند نمی کنید و عادت خدا

فتنوں کو دفع کرے کیا تم پسند نہیں کرتے اور خدا کی یہ

عادتہٗ ان یّرسل عبادہٗ عند سیل الفتن

جاری شدہ است کہ بندگان خود را دروقت سیل فتنہ ہا می فرستد

عادت ہے کہ اپنے بندوں کو فتنوں کے طوفان کے وقت بھیجتا ہے۔

فاسئلوا الّذین یعلمون ان کنتم ترتابون. أفطمعون
از عالمان پرسید اگر شک مے آرید آیا طمع مے دارید
یہ بات عالموں سے پوچھ لو اگر شک ہے کیا تم طمع رکھتے ہو

اَن یّأتی المسیح من السّماء کما ظننتم وقد ﴿۸۶﴾
کہ مسیح موافق گمان شما از آسمان فرود آید و
کہ مسیح تمہارے گمان کے موافق آسمان سے اترے اور

خلت سنّۃ اللّٰہ من قبل افلا تعلمون. وما
سنت خداوندی پیش ازیں گذشتہ آیا نمے دانید ہرگز
خدا کی سنّت پہلے اس سے گذر چکی کیا تم نہیں جانتے۔ ہرگز

جاء مرسلٌ بطریقٍ زعم الزّاعمون. فکیف
مرسلے بآں طور نیامدہ کہ گمان کنندگان پنداشتند پس چگونہ
کوئی رسول اس طرح سے نہیں آیا جس طرح گمان کرنے والوں نے جانا۔ پس

انتم تتوقّعون. وقد زعم الیھود من قبلکم
شما توقع مے دارید وپیش از شما یہود گمان بردند
تم کس طرح توقع رکھتے ہو اور تم سے پہلے یہودیوں کا گمان تھا

انّ مسیحھم لایأتی الّا بعد ان ینّزل نبیٌّ
کہ مسیح ایشاں نخواہد آمد مگر بعد ازاں کہ پیغمبرے از آسمان
کہ ان کا مسیح نہ آئے گا جب تک کوئی پیغمبر آسمان سے

مّن السّماء فما صدّق اللّٰہ زعمھم فکفروا
بیاید خدا ایں گمان او شاں را راست نہ کرد لہٰذا
نہ اترلے خدا نے ان کے اس گمان کو سچا نہ کیا۔ اس لئے

بابن مریم وھم یختصمون. و کذالک زعموا

کفر ابن مریم کردند و ہنوز جنگ مے کنند و ہم چنیں گمان کردند

ابن مریم کا انکار کیا اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔ اور اسی طرح گمان کیا

انّ مثیل موسٰی من بنی اسرائیل فلمّا بعث

کہ مثیل موسیٰ از بنی اسرائیل خواہد بود مگر ہرگاہ آں موعود

کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل میں سے ہوگا مگر جس وقت وہ موعود

من بنی اسماعیل کفروا بہٖ والٰی یومنا ھٰذا

از بنی اسماعیل پیدا شد باو کفر کردند و تا امروز

بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوا اس کو نہ مانا اور اب تک

لایؤمنون فتلک سنّۃٌ مّن سنن اللّٰہ انّہٗ

ایمان نمے آرند۔ از عادات خداست کہ

نہیں مانتے۔ خدا کی عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے کہ

یری بعض اجزاء نبأہٖ ویُخفی البعض فالّذین ﴿۸۷﴾

بعض اجزائے پیشگوئی را ظاہر مے کند و بعضے را پوشیدہ می دارد۔ پس آنانکہ

پیشگوئی کے بعض اجزا کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض کو مخفی رکھتا ہے پس جن لوگوں کے

فی قلوبھم زیغٌ یجعلون ما اختفی متّکأً لانکارھم

دلہائے اوشاں کج مے باشند حصہ پوشیدہ را برائے انکار خود سند مے گیرند

دل ٹیڑھے ہوتے ہیں مخفی حصہ کو اپنے انکار کے لئے سند پکڑتے ہیں

وھم عمّا ظھر یعرضون. ولایتفکّرون لعلّہٗ

و از آنچہ ظاہر شدہ روے گردانند و فکرنمے کنند کہ شاید آں

اور جو حصّہ ظاہر ہوا اس سے منہ پھیرتے ہیں اور فکر نہیں کرتے کہ شاید وہ

فتنۃٌ لّھم وقد کثر الامثال فما یقرء ون.

امتحان باشد برائے اوشاں وشل ایں بسیار واقعات گذشتہ ولیکن نمے خوانند

امتحان ہو ان کے لئے اور اس جیسے بہت سے واقعات گذرے لیکن نہیں پڑھتے

لا تسلکوا طریقًا غیر طریق القراٰن یااَھل الدّھاء

اے دانشمنداں ہیچ راہے جز راہ قرآن اختیار نہ کنید

اے عقل والو قرآن کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار مت کرو

ولا تقولوا انّ عیسٰی نازلٌ مّن السّماء انتھوا

و مگوئید کہ عیسٰی از آسمان نازل شود باز بیائید

اور یہ نہ کہو کہ عیسٰی آسمان سے اترے گا باز آجاؤ

خیر لّکم ایّھا المسلمون. انکم اخترتم عقیدۃً

در حق شما بہتراست شما عقیدہ اختیار کردہ اید

یہی تمہارے حق میں اچھا ہے اے مسلمانو! تم نے تو وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

لانظیر لھا فی الانبیاء وانّا اخترنا عقیدۃً

کہ در انبیاء نظیر آں نیست و ما آں عقیدہ را اختیار کردہ ایم

جس کی مثال نبیوں میں نہیں اور ہم نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

کثرت نظائرھا فی الرّسل والاصفیاء فایّ

کہ در رسولاں و برگزیدگان نظائر آں بے شمار اند پس ازیں

کہ رسولوں اور برگزیدوں میں اس کی نظیریں بے شمار ہیں پس ان

الفریقین احقّ بالامن واقرب الی الصّدق ﴿۸۸﴾

دو فریق حق دار امن و نزدیک صدق و صفا

دونوں فریقوں میں سے امن کا حق دار اور صدق و صفا کے

والصّفاء ایّھا العاقلون. ومانزل نبیٌّ مّن السّماء
کدام است و پیش ازیں ہیچ نبی از آسمان نازل
نزدیک کونسا ہے اور اس سے پہلے کوئی نبی آسمان سے نازل

من قبل فکیف انتم تترقّبون. وکان الیھود
نہ شدہ است شما چگونہ انتظار مے کشید یہود
نہیں ہوا تم کس طرح انتظار کرتے ہو۔ یہود بھی

یعتقدون کمثلکم انّ الیاس ینزل من السّماء
مثل شما اعتقاد مے داشتند کہ الیاس پیش از مسیح از آسمان
تمہارے جیسا اعتقاد رکھتے تھے کہ الیاس مسیح سے پہلے آسمان سے

قبل المسیح وکانوا علیہ یصرّون. فلمّاجاء
نازل شود و بریں عقیدہ اصرار مے کردند پس چوں
نازل ہوگا اور اس عقیدہ پر اصرار کرتے تھے اور جس وقت

المسیح کذّبہ القوم وقالوا کیف نقبلہٗ و
مسیح آمد او را تکذیب کردند وگفتند او را چگونہ قبول کنیم و
مسیح آیا اس کی تکذیب کی اور کہا اس کو کس طرح قبول کریں کیونکہ

مانزل الیاس ولایأْتی المسیح الصّادق الّا
ہنوز الیاس نازل نشدہ و ضرور است کہ مسیح صادق
ابھی الیاس نہیں اترا اور ضرورہے کہ سچا مسیح

بعد نزولہٖ و انّا لہٗ منتظرون . فردّ عیسٰی
بعد نزول الیاس نازل شود و ماچشم در راہ او ہستیم ۔ پس عیسٰی
الیاس کے نزول کے بعد نازل ہو اور ہم اس کے منتظر ہیں پس عیسٰی نے

مــا زعــمـوہ وقــال انّ یـحیي الّـذی ارسـل من
گمان ایشاں را ردّ کرد وگفت کہ آں یحیٰی کہ پیش از من فرستادہ شدہ
ان کا گمان رد کیا اور کہا کہ حضرت یحیٰی جو میرے سے پہلے بھیجا گیا ہے

قبـلـی ھـو الیـاس ان کـنـتم تـقبـلون. فما قبلوا
است ہماں الیاس است اگر قبول مے کنید پس نہ قبول کردند
وہی الیاس ہے اگر قبول کرو۔ پس نہ قبول کیا

وکـفـروا بـعیسـی ابن مریم رسول اللّٰہ فغضب ﴿۸۹﴾
و حضرت عیسیٰ را انکار کردند پس
اور حضرت عیسیٰ کا انکار کیا پس

اللّٰــہ عـلیھـم ولـعـنـھـم وانــزل علیھم رجـزہٗ
خدابر ایشاں غضبناک شد و لعنت کرد و برکفر ایشاں طاعون
خدا ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت بھیجی اور ان کے کفر پر طاعون

بـمــا کــانـوا یـکـفــرون. ثـمّ اتّبـعتم عقیدتھم
برایشاں فرستاد باایں ہمہ شما عقیدۂ یہود را پیروی کردید
ان پر بھیجا باوجود اس کے پھر تم نے یہود کے عقیدہ کی

بـقولکم انّ المسیح ینزل من السّماء أَ وصّٰکم
کہ مسیح از آسمان نازل بشود آیا یہود شمارا وصیت
پیروی کی کہ مسیح آسمان سے اترے گا کیا یہودیوں نے تم کو وصیت

الیھــود ام تشــابھــت الــقـلـوب والـعیـون.
کردند یا دل و دیدہ بایشاں مشابہ شدہ اند۔
کی یا دل اور آنکھ ان جیسے ہوگئے۔

فصارت اھواء کم کاھواء ھم وقرب أن تجزون

پس خواہش شما خواہش ایشاں گردید و نزدیک است کہ شما

تمہاری اوران کی ایک خواہش ہوگئی اورقریب ہے کہ تم کو بھی وہی سزا ملے

کجزاء ھم فاتّقوا اللّٰہ ولا تتّبعوا سنن المغضوب

بھموں پاداش گرفتار بشوید کہ ایشاں شدند پس از خدابترسید و برراہ قوم مغضوب علیہم

جو ان کو ملی پس خدا سے ڈرو اور مغضوب علیہم قوم کی راہ پر نہ چلو

علیھم فیمسّکم العذاب وانتم تقرء ون الفاتحۃ

رفتار نکنید کہ شمارا عذاب برسد و شما فاتحہ را میخوانید

ورنہ تم پر عذاب ہوگا اور تم سورۂ فاتحہ کو پڑھتے ہو

الا تعلمون. وقد سمّی اللّٰہ تلک الیھود

آیا نمے دانید کہ خدا آں یہود را بنام

کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ان یہودیوں کا نام

المغضوب علیھم وحذّرکم فی امّ الکتاب ان ﴿۹۰﴾

مغضوب علیھم یاد کرد و درسورۃ فاتحہ شمارا بترسانید ازیں کہ

مغضوب علیھم رکھا اور سورۃ فاتحہ میں تم کو اس بات سے ڈرایا کہ

تکونوا کمثلھم وذکّرکم انّھم اھلکوا بالطّاعون

شما مانند اوشاں شوید وشمارا یاد بداد کہ اوشاں باطاعون ہلاک شدند

تم ان جیسے ہو جاؤ اور تم کو یاد دلایا کہ وہ طاعون سے ہلاک کئے گئے

فما لکم تنسون وصایا اللّٰہ ولا تتّقون ربّکم

چہ شد کہ احکام خدا را فراموش مے کنید و ازو نمے ترسید

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم خدا کے حکموں کو بھول گئے اور اس سے نہیں ڈرتے

ولا تحذرون. ولا تفکّرون فی قول اللّٰہ غیر
در قول خدا تعالیٰ اندیشہ نمے کنید کہ
خدا تعالیٰ کی کلام میں غور نہیں کرتے کہ

المغضوب علیھم ولم یقل غیر الیھود فانّہٗ
غیر المغضوب علیھم فرمودہ و غیر الیھود نہ گفتہ زیرا کہ
غیر المغضوب علیھم فرمایا غیر الیھود نہیں فرمایا کیونکہ

اومٰی فی ھٰذہٖ الٰی عذابٍ اصابھم والٰی عذابٍ
دریں اشارہ بسوئے آں عذاب است کہ باوشاں رسید وبشما
اس میں اشارہ اس عذاب کی طرف ہے جو ان کو پہنچا اور جو

یّصیبکم ان لّم تنتھوا فھل انتم منتھون .
خواہد رسید اگر باز نیامدید پس آیا ممکن است کہ شما باز بیائید
تمہیں پہنچے گا اگر تم باز نہ آئے پس کیا ممکن ہے کہ تم بچے رہو

وانّہٗ نبأٌ عظیمٌ وقد ظھرت اٰثارہٗ وانّ فی
و ایں خبر بزرگ است و آثار آں ظاہر شدہ و البتہ دریں
اور یہ بڑی اطلاع ہے اور اس کے نشان ظاہر ہوگئے اور

ھٰذا لاٰیۃً لّقومٍ یّفکّرون. وقد غضب اللّٰہ
نشان است برائے آناں کہ فکر مے کنند و ہر آئینہ خدا
اس میں ان کے لئے نشان ہے جو فکر کرتے ہیں اور خدا یہودیوں پر اس بات سے

علٰی الیھود بقولھم انّ موعودھم ینزل من ﴿۹۱﴾
بر یہود خشمناک شد چوں گفتند کہ موعود ما از آسمان
غصہ ہوا جب انہوں نے کہا کہ ہمارا موعود آسمان سے

السّماء ثمّ یاتی المسیح فقال اللّٰہ علٰی لسان

نازل شود باز درپس آں مسیح بیاید پس خدا برزبان

نازل ہوگا پھر اس کے بعد مسیح نازل ہوگا پس خدا نے عیسٰی کی زبانی

عیسٰی انّھم قومٌ مبطلون. فمالکم ترجون امرًا

عیسی فرمود کہ اینہا قوم باطل پرست ہستند اکنوں چہ شد کہ شما امیدوار ہماں امر

فرمایا کہ یہ باطل پرست قوم ہے۔ اب تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اسی بات کے

ابطلہ اللّٰہ من قبل والمؤمن لایلدغ من جحرٍ

مے باشید کہ پیش ازیں خدا آں را باطل قرارداد و ثابت است کہ مومن از یک سوراخ

امیدوار ہو جسے خدا نے اس سے پہلے باطل قرار دیا اور ثابت ہے کہ مومن ایک ہی سوراخ سے دوبار

وّاحدٍ مرّتین ویتّعظ بغیرہٖ لِئلّا یلومہ اللّا ئمون.

دوبار گزیدہ نمے شود ونیز از دیگراں عبرت مے پذیرد تانشانہ ملامت نہ گردد

نہیں کاٹا جاتا اور یہ کہ دوسروں سے عبرت پکڑتا ہے تا ملامت کا نشانہ نہ بنے

أتکملون ھٰذہ المشابھۃ بالسنکم وغلوّکم

آیا ایں مشابہت را با زبان خود و از غلّو کردن

کیا تم اس مشابہت کو اپنی زبان سے اور نزول کے عقیدہ پر غلّو کرنے سے

علٰی عقیدۃ النّزول وتعلمون انّ المسیح قد

برعقیدہ نزول کامل مے کنید و شما مے دانید کہ مسیح

کامل کرتے ہو اورتم جانتے ہو کہ مسیح نے

خالف ھٰذا الرّأی فمالکم تحبّونہٗ ثمّ تعصون

خلاف ایں رائے کردہ پس چہ سبب است کہ اورا دوست مے دارید و

اس رائے کے خلاف کیا ہے۔ پس کیا سبب ہے کہ اس کی دوستی کا دم بھرتے ہو لیکن

حکمہٗ وتخالفون. وانّ الطّاعون قریبٌ مّن

از حکم او سر باز ے زنید و طاعون نزد

اس کا حکم نہیں مانتے اور طاعون تمہارے گھر کے قریب

دارکم وماتدری نفسٌ مّایفعل بھافی سنةٍ ﴿۹۲﴾

خانۂ شما خیمہ زدہ و ہیچ نفسے نمے داند کہ درسال آئندہ برسرش

پہنچ گئی اور کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ سال میں اس کے سر پر

اٰتیةٍ فلا تکفروا کلّ الکفر وتوبوا الی اللّٰہ الّذی

چہ فرود آید پس کفررا بایں حد نہ رسانید و بسوئے خدا رجوع آرید کہ آخر

کیا گزرے گا پس کفر کو اس حد تک نہ پہنچاؤ اور خدا کی طرف آؤ کہ آخر

الیہ ترجعون. وتعلمون انّہٗ رجزٌ نزل علی

رجوع بسوئے او خواہد بود شما ے دانید کہ ایں طاعون ہماں رجز است کہ

اسی کے پاس جانا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ طاعون وہی عذاب ہے جو

الیھود ثمّ ینزل علی الّذین یشابھونھم غضبًا

بریہود نازل شد باز بروشاں از غضب خدا نازل شود کہ مشابہت با یہود پیدا کنند

یہود پر نازل ہوا پھران لوگوں پر یہ عذاب خدا کے غضب سے نازل ہوگا جو یہودیوں کی طرح

مّن اللّٰہ وذالک ھوالسّرّفی اٰیة غیر المغضوب

ہمیں راز است درآیت غیرالمغضوب علیھم

ہوجائیں گے غیر المغضوب علیھم کی آیت میں یہی بھید ہے

علیھم ایّھا المتدبّرون. یاحسرةً علی النّاس

وائے بر مردم کہ

ان لوگوں پر افسوس

انّھم یرون اٰیات اللّٰہ وایّامہٖ ثمّ یعرضون.

کہ نشان ہائے خدا وروزہایش رامے بینند باز رد مے گردانند

جو خدا کے نشانوں کو اور اس کے دنوں کو دیکھتے ہیں پھر منہ پھیرتے ہیں

واذا قیل لھم اٰمنوا بما وعد اللّٰہ فی سورۃ النّور

چوں باوشاں گفتہ شود کہ بروعدہ خدا کہ درسورہ نور و فاتحہ مذکوراست

پھر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے اس وعدہ پر جو سورۃ نور میں اور فاتحہ میں مذکور

والفاتحۃ قالوا أنؤمن کما اٰمن الجاھلون.

ایمان آرید میگویند آیا مثل جاہلان ایماں بیاریم

ہے ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم جاہلوں کی طرح ایمان لائیں

الا انّھم ھم الجھلاء ولٰکن لّایشعرون. وَ ﴿۹۳﴾

آگاہ باش کہ ہمیں جاہلانند و لیکن شعور ندارند و

خبردار کہ یہی لوگ جاہل ہیں لیکن بے شعور ہیں اور

اذا قیل لھم اتّقوا اللّٰہ ولاتتّبعوا اھواء کم

ہرگاہ گفتہ شود کہ از خدا بترسید و پیروی خواہش نکنید

جس وقت کہا جائے کہ خدا سے ڈرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو

قالوا انّما نحن متّقون. وقد ترکوا القراٰن

گویند ما متقی ہستیم حالانکہ قرآن را از ظلم و تکبّر

کہتے ہیں کہ ہم پرہیزگار ہیں حالانکہ قرآن کو ظلم اور تکبّر سے

ظلمًا وّعلوًّا واذا دعوا الی الحقّ فھم یغضبون.

ترک دادہ اند وہرگاہ بسوئے حق ایشاں را بخوانیم خشم مے گیرند

چھوڑ دیا ہے اور جس وقت حق کی طرف انہیں بلائیں غصّہ سے بھر جاتے ہیں

وايّ جهالةٍ اكبر من انّهم ذهبوا الٰى اقوالٍ شتّٰى

وبزرگ تر ازیں جہل چہ باشد کہ گفتار ہائے پراگندہ را قبول کردہ اند

اوراس سے زیادہ اور کیا جہالت ہے کہ پریشان باتوں کو مانا ہوا ہے۔

وبوعد القراٰن لا يؤمنون. وانّهٗ كتابٌ لا

و وعدۂ قرآن را نمے پذیرند و قرآن کتابے است کہ

اور قرآن کے وعدہ کو قبول نہیں کرتے اور قرآن ایک ایسی کتاب ہے

يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفهٖ

باطل را از پیش و از پس دراں راہ نیست

کہ باطل کو اس میں کسی طرف سے راہ نہیں

وهل يستوى اليقين والظّنون. وانّ الاحاديث

و آیا ممکن است کہ یقین و گمان برابر بشوند و ثابت است کہ ہمہ حدیث ہا

اور کیا ممکن ہے کہ یقین اور گمان برابر ہو جائیں۔ اور ثابت ہے کہ تمام حدیثیں

كلّها قد جمعت بعد مائةٍ او مأتين وانّ

بعد از یک صد یا دو صد سال جمع کردہ شدہ اند و

ایک سو یا دو سو برس کے بعد جمع کی گئی ہیں اور

فرق الاسلام فيها يتنازعون. واما القراٰن

فرقہائے مسلماناں دراں ہا نزاع و جنگ مے کنند و درحقیقت در قرآن

مسلمانوں کے فرقے ان میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور حقیقت میں قرآن میں

فلاشبهة فيه وانّهٗ هو الّذى نزّل صدقًا و ﴿۹۴﴾

ہیچ شبہ نیست و ہموں بر نبی ما

کوئی شبہ نہیں اور وہی ہمارے نبی پر

حـقًّـا عـلـى نبيّـنـا، وخـرج من فيـه، أأنتم فيـه

نازل‌شدہ و از دہان پاکش بیروں آمدہ آیا دریں

نازل ہواہے اور اس کے پاک منہ سے نکلا ہے کیا اس میں

تـرتـابـون؟ فبـأى حـديـث بـعـده تـؤمـنـون.

شک مے کنید پس بر کدام حدیث بعد از قرآن ایمان مے آرید

تم کو شک ہے پس کس حدیث پر قرآن کے بعد ایمان لاتے ہو۔

أتـؤثـرون الـظـنّ عـلـى الـذى قـال الله فى شأنه

آیا ظن را برآں کتاب اختیار مے کنید کہ خدا تعالیٰ درشان او فرمودہ

کیا اس کتاب کو چھوڑ کر گمان کو اختیار کرتے ہو جس کی شان میں خدا تعالیٰ نے

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ [1]. وقـــالـوا

انا نحن نزلنا الذکر الآیۃ و مے گویند

فرمایا کہ انا نحن نزلنا الذکر الآیۃ اور کہتے ہیں

إنّـا وجـدنـا آبـاء نـا عـلى طـريق وإنّا على آثارهم

ما بزرگان خود را بر طریقے یافتہ ایم و ما بر نقش پائے او شاں

کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر

سـالكـون .انـظـرْ كيف أقرّوا بترك القرآن، ثم

خواہم رفت نگاہ بکن کہ چگونہ اقرار ترک قرآن مے کنند باز

چلیں گے دیکھ کہ کس طرح قرآن کو چھوڑنے کا اقرار کرتے ہیں پھر

انـظـر كيف يـخـتـصـمـون .وقـالـوا إن الأحـاديث

نگاہ بکن کہ چگونہ استیزہ مے کنند و مے گویند کہ حدیث ہا

دیکھ کہ کس طرح لڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیثیں

[1] الحجر: ۱۰

قد اتفقت علٰی ما اعتقدنا، وإنْ هم إلا يكذبون.

برعقاید ما اتفاق مے دارند و ایشاں دریں سخن دروغگو ہستند

ہمارے عقائد کی نسبت متفق علیہ ہیں اور وہ صریح اس بات میں جھوٹے ہیں اور جانتے ہیں

وقد علموا أن أكثر أخبار النبی تُوافِق القرآن،

و مے دانند کہ اکثر اخبار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام موافق باقرآن مے باشند

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بہت حدیثیں قرآن سے موافق ہوتی ہیں

والذی لم يوافق فقد وضعه الواضعون. وإن ﴿۹۵﴾

و آنچہ موافق نیست البتہ آں را واضع وضع کردہ است و

اور جو موافق نہیں وہ بے شک موضوع ہے اور

العصمة من صفات القرآن خاصةً، وإنّ القصص

معصوم بودن مخصوصاً از صفات قرآن است و

معصوم ہونا قرآن کی ہی خاص صفت ہے اور

لا تجری النسخ عليها كما أنتم تُقرّون، فأين

نسخ بر قصہ ہا جاری نمے شود چنانچہ خود شما اقرار مے کنید

قصے منسوخ نہیں جیسا کہ تم کو خود اقرار ہے۔

تفرّون من حقٍّ حصحصَ، وإلامَ تجادلون؟

اکنوں از حق ثابت و واضح کجا فرار مے کنید و تاکجا جدال مے کنید

اب ثابت اور واضح حق سے کہاں بھاگو گے اور کب تک لڑو گے

أرأيتم إن كنتُ من عند اللّٰه ثم كذّبتمونی،

نگاہے بکنید کہ اگر من از طرف خدا مے باشم و شما تکذیب من مے کنید

بھلا دیکھو تو کہ اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم میری تکذیب کرتے رہے

فـمـا بالكم أيّها المكذّبون؟ وإن اللّٰه قد أخبر عن
انجام شما چہ خواہد بود و خدا از هر آئینه
تو تمہارا انجام کیا ہو گا اور خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام

موت المسيح فى سورة المـائـدة، والحديث
موتِ مسیح علیہ السلام در سورہ مائدہ خبر داد و حدیث مے گوید
کی موت کی نسبت سورۂ مائدہ میں خبر دی ہے اور حدیث میں ہے

أخبـرنـا أن عمره مائة وعشرون، وبشّرنا الله فى
کہ عمر او بیکصد و بست سال رسیدہ و نیز خدا در
کہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور نیز خدا نے

سورة النور بأن الخلفاء من هذه الأمّة، فكان ﴿۹۶﴾
سورۃ نور مارا مژدہ بداد کہ خلفاء ازیں امت خواہند بود پس
سورۃ نور میں ہم کو بشارت دی ہے کہ خلیفے اس امت سے ہوں گے پس ضرور

خـاتـمُ الـخـلـفاء من المسلمين بالضرورة، وهو
برہمیں طریق بالضرور خاتم الخلفا از میان مسلمانان پیدا شدہ و ہماں
اسی طریق پر خاتم الخلفاء مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اور وہی

المسيح الموعود من غير الشك والشبهة، فقد
بلاریب مسیح موعود است۔ پس
بغیر کسی شک کے مسیح موعود ہے پس

فتـح الـلّـه بيـنـنـا وبيـنـكـم إن كنتم تبصـرون.
اگر بینا ہستید خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ است
اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو خدا نے ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا ہے

وهل بقی بعد ذالک شکّ لقوم یتّقون؟ فقد

اکنون آیا بعد ازیں ہمہ ہیچ شکے برائے پرہیزگاراں باقی ماندہ است

کیا اب اس سب کے بعد کوئی شک پرہیزگاروں کے لئے باقی رہ گیا ہے؟

أُوتینا حجّة بالغة من اللّٰه، وما فی أیدیکم إلّا

ما را خدا حجت بالغہ ارزانی فرمودہ و در دستِ شما بغیر از

ہم کو خدا نے حجت بالغہ دی ہے اور تمہارے ہاتھ میں

الذی نحت الخاطئون .وقالوا إن المسیح ینزل

تراشیدہ خطاکاراں ہیچ نیست۔ و مے گویند کہ مسیح علیہ السلام

خطاکاروں کے گھڑے ہوئے کے سوا اور کچھ نہیں اور کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام

بسِمُتِ شرقی من دمشقَ وهذا هو الحق

در طرف شرقی دمشق نازل شود وہمیں حق است

دمشق کے مشرق کی طرف اترے گا اور یہی ٹھیک ہے

إن کنتم تتفکرون .وإنّ المسیح قد ظهر

اگر فکر کنید و ہر آئینہ مسیح

اگر سوچو اور مسیح

فی الأرض الشرقیة کما أنّ الدّجال قد ظهر

در زمین مشرق ظاہر شدہ است چنانکہ دجال ہم در ہماں زمین

مشرق کی زمین میں ظاہر ہوا ہے جیسا کہ دجال بھی اسی زمین

فیها، فالمسیح شرقی والدجّال شرقی، وفی ﴿۹۷﴾

ظاہر شدہ پس مسیح ہم شرقی است و دجال ہم شرقی است و در

میں ظاہر ہوا ہے پس مسیح بھی مشرق میں ہوا اور دجال بھی مشرق میں اور

الشِّرک کثُر المشرکون .وإن قریتی هذه

شرک مشرکان افزونی و ترقی یافتہ اند و ایں دِہ ما

مشرک شرک میں بڑھ گئے اور یہ ہمارا گاؤں

شرقية من دمشقَ، فاسألوا من يعلمها إن

بطرف شرقی دمشق واقع شدہ از عالمے پرسید اگر

دمشق کے مشرق کی طرف ہے کسی جغرافیہ دان سے پوچھ لو اگر

کنتم لا تعلمون .وإن هذا المُلک مُلک الهند

شما خود نمی دانید و ایں ملک ہند

تم خود نہیں جانتے۔ اور یہ ہندوستان کا ملک

شرقیٌّ مِن حجاز، فتمَّ ما أومی النبی إلی المشرق

از ملک حجاز بطرف مشرق واقع شدہ است۔ پس راست آمد آنچہ حضرت نبی ایما کردہ بود

حجاز کے ملک سے مشرق کی سمت ہے پس سچ نکلا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا

للدجّال والمسیحِ، وتم وعد اللّٰه صدقًا وحقًّا،

کہ دجال و مسیح در مشرق ظہور خواہند کرد و وعدہ خدا راست و حق ثابت شدہ

کہ دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے اور خدا کا وعدہ سچ اور حق ثابت ہوا

فلا تحاربوا اللّٰه أیها المستعجلون .

پس اے شتاب کاراں باخدا جنگ نہ کنید

پس اے جلد بازو! خدا کے ساتھ مت لڑو

وإنکم ترون کیف تنصّرَ الناس وارتدّوا من

شما مے بینید کہ مردم نصرانی شدہ و از دین خدا

تم دیکھتے ہو کہ لوگ عیسائی ہو گئے اور خدا کے دین سے

دین اللّٰہ، ثم تقولون ما جاء مرسل مِن

برگردیدہ اند باز مے گوئید کہ از طرف خدا ہیچ مرسلے

پھر گئے ہیں پھر کہتے ہو کہ خدا کی طرف سے کوئی رسول

عند اللّٰہ، ما لکم کیف تحکمون .وإن ہٰذہ ﴿۹۸﴾

نیامدہ ایں چہ فیصلہ می کنید و ایں

نہیں آیا یہ تمہارا کیسا فیصلہ ہے۔ اور یہ

الأرض فاقتْ کلَّ أرض بفتنھا أتعلمون کمثلھا

زمین ہند در فتنہ و فساد بر

ہندوستان کی زمین فتنہ و فساد میں سب زمینوں سے بڑھ گئی ہے۔ کیا

أرضًا أُخْرٰی، فأَرُونا تلک الأرض إن کنتم

ہمہ زمین سبقت کردہ است آیا مثل آں زمین دیگر در علم شما ہست اگر صادق

اس جیسی زمین کوئی اور تمہیں معلوم ہے؟ اگر سچے ہو تو اس زمین کا پتہ دو

تصدُقون .وقد شھدت السماء والأرض

ہستید آں زمین را بما نشان بدہید۔ و ہر آئینہ آسمان و زمین

اور بے شک آسمان اور زمین

والزمان والمکان علی صدقی، ومضی من ھذہ

و زمان و مکان بر راستی من گواہی دادہ اند و نیز

اور زمان اور مکان نے میری سچائی پر گواہی دی ہے اور اس

المائۃ قریبًا من خُمُسھا، فبأیّ شھادۃٍ بعدھا

ازیں صد قریب خمس سپری شدہ اکنوں بعد ازیں از کدام گواہی

صدی میں سے قریباً پانچواں حصہ گذر بھی گیا اب اس کے بعد کون سی گواہی

تستيقظون؟ وقد أَرَى اللّٰه آياتِه قريبًا من
بیدار خواهید شد و نیز خدا قریب به سیصد نشان ظاهر
تم کو جگائے گی اور نیز خدا نے تین سو نشان کے قریب ظاہر

ثلاث مائة، ورآها الشهداء الذين كانوا زهاء
کرده و ایں نشان ها را
کر دیے اور ان نشانوں کو

مائة ألف أو يزيدون. وإن كنتم تظنون أنهم
زیاده از صد ہزار مردم بچشم سر دیده اند و اگر او شاں را بر دروغ
ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اگر ان کو جھوٹا سمجھتے ہو

كذبوا فأْتوا بشهداء كمثلهم كاذبين يشهدوا لكم ﴿۹۹﴾
مے پندارید پس مانند اوشاں گواہاں بیارید کہ در حق شما گواہی بدہند
تو ان جیسے گواہ لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں

إن كنتم صادقين فيما تدّعون. وإنّ نصر اللّٰه
اگر دریں دعوی بر راستی ہستید و یقیناً
اگر اس دعوے میں سچ پر ہو اور یقیناً

أتاكم في وقته فهل أنتم تردّون؟
مدد خدا در وقت بشما رسید آیا آں را ردّ مے کنید
خدا کی مدد عین وقت پر تم کو پہنچی کیا اسے رد کر دو گے۔

وإن تعُدّوا دلائل صدقي لا تحصوها، وإن
و اگر دلائل راستی مرا شمار بکنید نتوانید و یقیناً
اور میری سچائی کی دلیلیں اس قدر ہیں کہ تم ان کو نہیں گن سکتے اور یقیناً

الکاذبین لا یُؤتی لھم آیۃ ولا ھم یُنصَرون.
کاذبان را نشانے و نصرتے دادہ نمے شود۔
جھوٹوں کو کوئی نشان اور کوئی مدد نہیں دی جاتی۔

وإن الفاتحۃ کَفَتْ لسعیدٍ یطلب الحق ولا
و سورۃ فاتحہ برائے سعادت مندے کہ حق مے جوید و
اور فاتحہ کی سورۃ اس سعادت مند کے لئے جو حق تلاش کرتا ہے اور

یمرّ علینا کالذین یستکبرون .فإن اللّٰہ ذکر فیہ
از پیش ما مانند متکبرے نمے گزرد کافی است زیراکہ خدا
ہمارے سامنے سے متکبر کی طرح نہیں گذرتا کافی ہے کیونکہ خدا نے

فِرَقًا ثلاثا خَلوا من قبلُ وھم المنعم علیھم
دراں سورہ فرقہائے سہ گانہ را ذکر فرمودہ کہ در زمان پیشین گذشتند و
اس سورۃ میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے جو اگلے زمانہ میں گذرے اور وہ

والمغضوب علیھم والضالون، ثم جعل ھذہ
اوشاں منعم علیہم و مغضوب علیہم و ضالین ہستند
یہ ہیں منعم علیہم اور مغضوب علیہم اور ضالین۔

الأُمّۃَ فرقۃ رابعۃً، وأومأ الفاتحۃُ
باز ایں امت را فرقہ چہارم قرار دادہ و در فاتحہ
پھر اس امت کو چوتھا فرقہ قرار دیا اور فاتحہ

إلٰی أنّھم ورثوا تلک الثلاثۃ، إمّا ﴿۱۰۰﴾
ایما کردہ کہ اوشاں ازیں فرقہائے سہ گانہ یا وارث
میں اشارہ کیا کہ وہ ان تین فرقوں میں سے یا تو

من الـمنعَم عليهم، أو من المغضوب عليهم، أو

منعم علیہم خواہند بود یا وارث مغضوب علیہم یا

منعم علیہم کے وارث ہوں گے یا مغضوب علیہم کے وارث ہوں گے یا

من الـذيـن يـضـلّـون ويتنصّرون، وأمَر أن يسأل

وارث ضالین خواہند گردید۔ و امر فرمودہ کہ

ضالین کے وارث ہوں گے اور حکم دیا ہے کہ

الـمسـلـمون ربّهم أن يجعلهم من الفرقة الأولى

مسلمانان از رب خویش بخواہند کہ اوشاں را از فرقہ اول بگرداند

مسلمان اپنے رب سے چاہیں کہ ان کو پہلے فرقہ میں سے بناوے

ولا يـجـعـلهـم مـن الـذيـن غضب عليهم ولا من

و از مغضوب علیہم و ضالین

اور مغضوب علیہم اور ضالین میں سے نہ بناوے

الضالين الذين يعبدون عيسى وبربّهم يشركون .

کہ عیسیٰ را مے پرستند و با پروردگار خود شریک مے سازند نہ گرداند

جو عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور اپنے پروردگار کے برابر بناتے ہیں

وكـان فـى هـذا أنبـاءٌ ثـلاث لـقوم يتفرّسون .

و دریں سہ گانہ پیشگوئی ہا است برائے آنانکہ از فراست کار گیرند

اور ان کے لئے جو فراست سے کام لیتے ہیں اس میں تین پیشگوئیاں ہیں

فـلـمّـا جـاء وقـت هـذه الأنبـاء بـدأ الـلّـه من

پس ہر گاہ وقت ایں پیشگوئی ہا بیامد خدا از ضالین

پس جب ان پیشگوئیوں کا وقت پہنچ گیا خدا نے ضالین سے

الضالين كما أنتم تنظرون، فخرج النصارٰى

آغاز فرمود چنانکہ شما مے بینید۔ پس نصارٰی

شروع کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پس نصارٰی

من دَيُرهم بقوّة لا يدانِ لها وّهم من كلّ حدَبٍ ﴿۱۰۱﴾

از کنشتہائے خود بآں قوت خروج کردہ اند کہ ہیچ کس را دست برابری باوشاں نیست و او شاں

ایسی قوت کے ساتھ اپنے گرجاؤں سے نکلے ہیں کہ کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہر ایک

ينسلون، وزُلزلت الأرض زلزالها وأخرجت

از بالائے ہر بلندی مے شتابند و زمین در جنبیدن آمد

اونچائی پر سے دوڑتے ہیں اور زمین ہلنے لگی

أثقالها، وتنصّرَ فوج من المسلمين كما أنتم

و ہمہ بارہائے خود را بروں داد و بسیارے از مسلماناں نصرانی شدند

اور اپنے سب بوجھ اُگل دیے اور مسلمانوں میں سے بہت سے نصرانی ہو گئے

تشاهدون .ثم جاء وقت النبأ الثانى ..أعنى

باز وقت خبر دوم آمد

پھر دوسری خبر کا وقت پہنچا

وقت خروج المغضوب عليهم كما كان

یعنی وقت خروج مغضوب علیہم

یعنی مغضوب علیہم کے نکلنے کا وقت

الوعد الربّانى، فصار طائفة من

چنانکہ خدا وعدہ فرمودہ بود پس گروہے از

جیسا کہ خدا نے وعدہ فرمایا تھا پس مسلمانوں کے ایک گروہ نے

المسلمين على سيرة اليهود الذين غضب الله

مسلماناں رفتار و نمونۂ یہود اختیار کردند کہ مورد غضب الٰہی بودند

یہودیوں کی راہ اور نمونہ اختیار کر لیا جو خدا کے غضب کے نیچے تھے

عليهم، وصارت أهواؤهم كأهوائهم وآراؤهم

و در ہوا

اور ان کی خواہشیں

كآرائهم ورياؤهم كريائهم وشحناؤهم كشحنائهم

و ریا و کینہ و دشمنی و سرکشی مانند ایشاں گردیدند

اور ریا اور کینہ اور دشمنی اور سرکشی بالکل ان جیسی ہو گئی

وإباؤهم كإبائهم يكذبون ويفسقون، ويظلمون

ہم چناں دروغ مے گویند و تبہ کاری مے کنند و بے داد

جھوٹ بولتے ہیں اور تبہ کاری کرتے ہیں اور ظلم

ويستكبرون، ويحبّون أن يسفكوا الدماء بغير ﴿۱۰۲﴾

و تکبر می ورزند و خون ناحق ریختن را دوست مے دارند

اور تکبر کرتے ہیں اور ناحق خون کرنے کو دوست رکھتے ہیں

حق ومُلِئتْ نفوسهم شُحًّا وبخلًا وحسدًا،

و نفسہائے اوشاں از آز و بخل و حسد پُر شدہ

اور ان کے نفس حرص اور طمع اور بخل اور حسد سے بھر گئے ہیں

وضُرِبت عليهم الذلّة فهم لا يُكرَمون فى السّماء

و بر ایشاں ذلت وارد شدہ چنانکہ نہ در آسمان عزت می یابند

اور وہ ذلیل ہو گئے ہیں نہ آسمان میں ان کی عزت ہے

ولا فی الأرض، ومن كل باب يُطرَدون .
و نہ در زمین و از ہر راہ راندہ مے شوند و ہمچنیں
اور نہ زمین میں اور ہر ایک طرف سے دھتکارے جاتے ہیں اور اسی طرح

وكذالك مُلئت الأرض ظلما وجورًا وقلّ
زمین از ستم و بے داد پُر شدہ و نیکوکاران کم گردیدند
زمین ظلم اور جور سے بھر گئی اور نیک لوگ کم ہو گئے

الصالحون .فنظر الله إلى الأرض فوجد أهلها
دریں حال خدا بسوئے زمین نگہ کرد و اہل زمین را در سہ گونہ تاریکی ہا
ایسے وقت میں خدانے زمین کو دیکھا اور زمین والوں کو تین طرح کی تاریکی میں

فی ظلمات ثلاث :ظلمت الجهل وظلمت
یافت تاریکی جہل و تاریکی فسق
پایا ایک جہالت کا اندھیرا دوسرے فسق کا اندھیرا تیسرے ان لوگوں کا

الفسق وظلمت الدّاعين إلى التثليث والوسواس
و آنکساں کہ بسوئے تثلیث و شیطان مردم را مے خوانند
اندھیرا جو تثلیث اور شیطان کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں

الخنّاس، فتذكّرَ فضلًا ورُحمًا وعُده الثالث الذی
پس از فضل و رحم وعدہ سوم را یاد کرد کہ برائے آں
پس فضل اور رحم کر کے تیسرے وعدہ کو یاد کیا جس کے لئے

يدعون له الداعون، فأنعمَ على هذه الأُمّة
دعا گویاں دعا مے کردند پس از فرستادن مثیل عیسیٰ
دعا کرنے والے دعا کرتے تھے پس مثیل عیسیٰ کو بھیجنے سے

بإرسال مثيل عيسٰى، وهل يُنكِر إلّا العمون؟ ﴿۱۰۳﴾
بریں امت انعام کرد و برایں جز نابینایاں کسے انکار نمے کند
اس امت پر انعام کیا اور اس پر اندھوں کے سوا اور کوئی انکار نہیں کرتا

وإن الذين آمنوا بأنباء القرآن ومواعيده وكفروا
و آناں کہ ایمان بر خبر ہائے قرآن و وعدہ ہایش آوردند و
اور وہ لوگ جو قرآن شریف کی خبروں اور اس کے وعدوں پر ایمان لائے

بما خالفها، أولئك هم المؤمنون حقّا،
مخالف آنرا انکار کردند مومناں درست ہموں ہستند
اور جو اس کے خلاف تھا اس سے انکار کیا ٹھیک مومن یہی ہیں

وأولئك الذين هدى الله قلوبهم، وأولئك هم
و ہمانند کہ خدا دل او شاں را ہدایت بخشید وہمان
اور یہی وہ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے ہدایت دی اور یہی

المهتدون. وما نبيُّنا إلا محمدٌ ﷺ، وما كتابنا إلا
ہدایت یافتگانند و نبیٔ ما بغیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم و کتاب ما
ہدایت پائے ہوئے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ہمارا اور کوئی نبی نہیں اور قرآن کے

القرآن، فاطلبوا الرشد منه أيها المسترشدون.
بغیر قرآن نیست اے طالبان رشد از وے رشد طلب بکنید
سوا ہماری اور کوئی کتاب نہیں۔ اے رشد کے طالبو! اس سے رشد طلب کرو

وإنا عُلّمنا دعوةً في الفاتحة، واستجابها الله
و ما را در فاتحہ دعائے آموختند و آں دعا را خداوند تعالیٰ شانہ
اور ہم کو فاتحہ میں دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا کو خدا تعالیٰ نے

فی سورة النور، فما لکم تترکون لُبَّ القرآن

در سورۃ النور قبول فرمود پس چرا مغز قرآن را مے گذارید و

سورۃ نور میں قبول فرمایا پس کیوں قرآن کے مغز کو چھوڑتے ہو اور

وعلی القشر تقنعون .ولا غُمّةَ فی مواعید

بر پوست قناعت می کنید در وعدہ ہائے قرآن ہیچ پوشیدگی نیست

چھلکے پر قناعت کرتے ہو۔ قرآن کے وعدوں میں کوئی پوشیدگی نہیں

القرآن بل ھو بیان واضح لقوم یفھمون. ﴿۱۰۴﴾

بلکہ آں بیان واضح است برائے آناں کہ مے فہمند

بلکہ کھلا بیان ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں

فما لکم ترُدّون نِعمَ اللّٰہ بعد نزولھا؟ ءَ أنتم

چہ شد کہ نعمت ہائے خدا را بعد نزول آں رد مے کنید آیا بہایم

تمہیں کیا ہوا کہ خدا کی نعمتوں کو ان کے نازل ہونے کے بعد رد کرتے ہو۔ کیا

نَعَمٌ أو أُناس عاقلون؟ وما قصّ اللّٰہ علینا

ہستید یا انسان دانشمند۔ و خدا در فاتحہ فرقہ ہائے

حیوان ہو یا عقل والے انسان اور خدا نے فاتحہ میں تین فرقوں کا

الفِرَقَ الثلاث فی الفاتحۃ إلّا لیشیر إلی أن

سہ گانہ را بجہت آں بیان کرد کہ اشارہ کند بسوئے اینکہ

اس لئے ذکر کیا ہے کہ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ

ھذہ الأمّۃ ورثتُھم فی کل قسم من الأقسام

ایں امت ہر قسمے را از اقسام مذکورہ وارث خواہد شد

یہ امت مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک قسم کی وارث ہو گی۔

الـمذكورة، فقد ظهرتْ هذه الوراثة فى مُسْلِمِى

پس بہ تحقیق ایں وراثت در مسلمانانِ زمانۂ ما

پس بلا شبہ یہ وراثت

زمـانـنـا الذى هو آخر الزمان بظهور تام، تعرفها

کہ آخری زمانہ ہست بچناں ظہور تام ظاہر شدہ است کہ

ہمارے زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے ایسی ظہور تام سے مسلمانوں میں ظاہر ہوگئی ہے کہ ہر یک نفس بغیر حاجت

كـل نـفـسٍ مـن غيـر الحاجة إلى الإمعان كما لا

ہر نفسے بغیر حاجت فکر آں را مے شناسد چنانچہ ایں امر

فکر کے اس کو پہچان رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات ان لوگوں پر

يـخفى على الذين ينظرون إلى مُسْلمى زمننا هذا

بر آنکساں پوشیدہ نیست کہ درمسلمانان زمانہ ما و کار ہائے اوشاں نظر مے کنند

مخفی نہیں جو ہمارے زمانہ کے مسلمانوں اور ان کے کاموں کی طرف نظر کرتے ہیں

وإلٰى مـا يعملون .ولـكـل فـرقة من هذه الورثاء

و برائے ہر فرقہ و امر ایں ہر سہ ورثاء ثلاثہ

اور ان تینوں قسم کے وارثوں میں سے ہر یک فرقۂ وارثہ کے

الثلاث درجاتٌ ثلاث ..أمـا الذين ورِثوا المنعَمَ

سہ درجہ اند۔ اما آناں کہ وارثان منعم علیہم شدند

تین درجے ہیں لیکن جو منعم علیہم کے وارث ہوئے

عـليهم فمنهم رجال ما وجدوا حظّهم من الإنعام

بعضے ازیشاں از انعام بہرہ نیافتند

ان میں سے بعضوں نے انعام سے حصہ نہ پایا

إلا قليلا من العقائد أو الأحكام وهم عليه ﴿۱۰۵﴾
بجز اند کے از عقائد و احکام و بر ہماں قناعت کردند
مگر تھوڑا سا حصہ عقائد اور احکام میں سے ان کو ملا اور اسی پر انہوں نے

يقنعون، ومنهم مقتصدون وإنهم وقفوا على
و بعضے از ایشاں میانہ‌رو ہستند کہ بر ہماں طریق میانہ روی
قناعت کی اور بعض ان میں سے درمیانی چال والے ہیں اور وہ اسی اپنی چال پر

مرتبة الاقتصاد وما يكمّلون، ومنهم فردٌ
بایستادند و بمرتبۂ تکمیل و کمال نہ رسیدند و از جملہ ایشاں
کھڑے ہوگئے اور تکمیل اور کمال کے درجے تک نہیں پہنچے اور ان میں سے ایک فرد ہے کہ خدا نے اس کو چنا

اجتباه ربّه وكمّله وجعله سابقا فی الخيرات،
یک فردست کہ خدا او را برگزید و کامل ساخت و درنیکی ہا او را مرتبہ سبقت بخشید
اور امام بنایا اور نیکیوں میں کامل کیا

وهو يجتبی اليه من يشآء ويخص بالدرجات،
و او مے گزیند ہر کہ را مے خواہد و بدرجہا مخصوص
اور وہ چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور درجوں سے مخصوص

فذالک المخصوص هو المسيح الموعود
مے گزراند پس آں مخصوص ہموں مسیح موعود است
کرتا ہے پس وہی مخصوص وہی مسیح موعود ہے

الذی ظهر فی القوم وهم لا يعرفون. وَ اَمَّا
کہ دریں قوم ظاہر شدہ و ایشاں نمے شناسند و اما
جو اس قوم میں ظاہر ہوا اور وہ نہیں پہچانتے اور لیکن

الذین ورثوا المغضوب علیهم من الیهود
آناں که وارثان مغضوب علیهم شدند
جو مغضوب علیہم کے وارث ہوئے

فمنهم رجال من المسلمین شابهوهم فی
بعضے از ایشاں آں مسلماناں ہستند
ان میں سے وہ مسلمان ہیں جو خدا کے احکام اور

ترک الفرائض والحدود، لا یصومون ولا
که در ترک فرائض و احکامِ خدا مشابہت بایهود پیدا کردند نماز نمی گزارند و روزه
فرائض کے ترک کرنے میں یہود سے مشابہ ہو گئے۔ نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ

یصلّون، ولا یذکرون الموت ولا یبالون،
بجا نمے آرند و موت را یاد ندارند و ہیچ باکے از خدا ندارند۔
رکھتے ہیں اور یہ موت کو یاد نہیں کرتے اور بے خوف ہیں

ومنهم قوم اتخذوا الدنیا معبودهم ولها
و از جملہ اوشاں مردمے ہستند کہ دنیا را معبود گرفتہ و
اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنا معبود بنایا اور

فی لیلهم ونهارهم یعملون، ومنهم سابقون ﴿۱۰۶﴾
روز و شب برائے آں کار مے کنند و از جملہ او شاں کسانے ہستند
رات دن اسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ یہ اور ان میں سے ایسے لوگ ہیں کہ

فی الرزائل، وأولئک الذین یتخذون أهل الحق
کہ درخصلتہائے پست و کمینہ برہمہ بیشی جستہ اند۔ ہمیں مردم اند کہ بر اہل حق ریشخند
کمینی اور رذیل خصلتوں میں سب سے بڑھ گئے۔ یہی لوگ ہیں جو اہل حق پر ٹھٹھے مارتے ہیں

سُخریًّا وعلیهم یضحکون .ویعادونهم
مے کنند و او شاں را دشمن مے دارند
اور ان سے دشمنی کرتے ہیں

ویکفّرونهم ویشتمونهم، ویعملون ریاءً وبطرًا
و دشنام مے دہند و کارہائے ریا و نمود مے کنند
اور گالیاں دیتے ہیں اور ریا اور دکھلاوے کے کام کرتے ہیں

ولا یخلصون .ویصولون علی مسیح اللّٰه
و اخلاص ندارند و بر مسیح خدا
اور اخلاص نہیں رکھتے اور خدا کے مسیح پر اور اس کے

وحزبه، ویجرّونهم إلی الحکام وفی کل طریق
و گروہ او حملہ مے کنند۔ و بسوئے حکام اوشاں را مے کشند و برسر ہر راہ برائے آزار اوشاں
گروہ پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو حاکموں کی طرف کھینچتے ہیں اور ہر ایک راستے کے سرے پر ان کے

یقعدون، ویقولون اقتلوهم فإنهم کافرون .
مے نشینند و مے گویند او شاں را بکشید کہ کافر ہستند
ستانے کے لئے بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو مار ڈالو کیونکہ یہ کافر ہیں

وإذا قیل لهم تعالوا إلی کلام اللّٰه واجعلوه
و ہر گاہ بدیشاں بگوئیم کہ بسوئے کلام خدا بیائید و او را میان ما
اور جس وقت ان کو کہیں کہ خدا کے کلام کی طرف آؤ اور اس کو

حَکَمًا بیننا وبینکم تری أعینهم تَحمرّ
و شما حکم بگردانید چشمانِ شاں از شدتِ خشم خون آلودہ
ہمارے اور اپنے درمیان حکم بناؤ تو ان کی آنکھیں غصہ سے لال

من الغيظ ويمرّون شاتمين وهم مشتعلون . ﴿۱۰۷﴾

می شوند و دشنام بر زبان مے گزرند

ہو جاتی ہیں اور گالیاں دیتے گذر جاتے ہیں

وكأيّنْ مِن آيِ اللّه رأوها بأعينهم ثم

بسیارے از نشان ہائے خدا را بچشم دیدند باز

بہتوں نے خدا کے نشانوں کو آنکھوں سے دیکھا پھر

يمرّون مستكبرين كأنهم لا يبصرون .

تکبر کناں مے گزرند کہ گوئی بینا نیستند

متکبرانہ گذر جاتے ہیں گویا اندھے ہیں۔

ونبذوا كتاب اللّه وراء ظهورهم ظلمًا وعُلوًّا،

کتاب خدا را در پس پشت انداختہ اند

خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے

وقالوا لا تسمعوا دلائله والغَوا فيها لعلكم

و می گویند دلائل آن را گوش نہ کنید و در وقت خواندنش غوغا برپا بکنید تا

اور کہتے ہیں کہ اس کی دلیلوں کو نہ سنو اور اس کے پڑھنے کے وقت شور ڈال دو تا

تغلبون. وأمّا الذين ورثوا الضالين فمنهم

غالب بشوید و اما آناں کہ وارثان ضالین شدند بعض ازو شاں

غالب ہو جاؤ لیکن جو ضالین کے وارث ہوئے ان میں سے بعض

قوم أحبّوا شِعار النصارى وسيرتهم وإليها

شعار نصاری و سیرت ایشاں را دوست داشتند و بداں

نصاریٰ کی خو خصلت اور شعار کو دوست رکھتے ہیں اور اس طرف

یـمیـلـون .وتــجـدهـم یـرغـبـون فـی حُـلـلهـم
میل آوردند در لباس و
جھک گئے۔ لباس

وقُـمـصـانهم وقلانسهم ونعالهم وطَرْزِ معیشتهم
قمیص و کلاہ و کفش و طرزِ زندگی و
کوٹ پتلون بوٹ اور طرز زندگی اور

وجـمـیـع خـصـالهم، وعلی من خالفها یضحکون
ہمہ عادت ہا تقلید نصاریٰ مے کنند و بر مخالفان ایں عادات خندہ مے زنند و
ساری عادتوں میں نصاریٰ کی نقل اتارتے ہیں اور ان عادتوں کے مخالفوں پر ہنستے ہیں اور

ویتـزوّجـون نسـاءً مـن قومهم وعلیهن یعشقون.
زنانِ نصاریٰ را در عقد زوجیت مے کشند و با اوشاں عشق مے بازند
نصاریٰ کی عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتے ہیں اور ان سے عشق بازیاں کرتے ہیں۔

ومـنهم قوم مالوا إلی الفلسفة التی أشاعوها وفی ﴿۱۰۸﴾
و بعضے ازیشاں میل بسوئے فلسفۂ نصاریٰ آوردند کہ دریں بلاد اشاعت کردہ اند
اور ان میں سے کئی نصاریٰ کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے جس کی ان شہروں میں انہوں نے اشاعت

أمـر الدین یتساهلون .وکـم من کَلِمٍ تخرج من
و در امور دین غفلت و سہل انگاری مے کنند۔ اے بسا سخنانِ ناسزا کہ از لب
کی ہے اور دین کے کاموں میں غفلت کرتے ہیں۔ بہت ہی نا مناسب باتیں بولتے ہیں

أفـواهـهـم، ویـحـقّـرون دیـن الـلّـه ولا یبـالون .
و دہانِ ایشاں بروں مے آید و تحقیر دین خدا مے کنند و باک ندارند
اور خدا کے دین کی حقارت کرتے ہیں اور خوف نہیں کرتے۔

ومنهم قوم أكملوا أمر الضلالة، وارتدّوا من
و بعضے ازوشاں امر گمراہی را بر کمال رسانیدند و از اسلام برگشتند
اور بعض ان میں سے پکے گمراہ ہو گئے

الإسلام وعادَوه من الجهالة، وكتبوا كتبًا فى
و از نادانی اسلام را دشمن داشتند و در رد اسلام کتابہا نوشتند
اور جہالت سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھیں

ردّه، وشتموا رسول اللّه وصالوا على عرضه،
و رسول خدا را بد گفتند و بر آبروئے وے بتاختند
اور خدا کے رسول کو برا کہا اور اس کی عزت پر حملہ کیا اور اس قسم کے لوگ اس ملک میں کثرت سے ہیں اور وہ اس

وتلك أفواجٌ فى هذا المُلك بعدما كانوا
و ازیں قسم مردم دریں ملک فوج فوج ہستند و ایشاں قبل ازیں مسلمان بودند۔
سے پہلے مسلمان تھے۔

يُسلِمون. فتمّ ما أُشيرَ إليه فى الفاتحة، فإنّا لله
پس آنچہ درسورہ فاتحہ اشارت بآں رفتہ بود بظہور و وقوع آمد فانا للّٰہ و انّا الیہ راجعون
پس جس بات کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ تھا وہ ظاہر ہو گئی۔ انا للّٰہ و انّا الیہ راجعون

وإنّا إليه راجعون. وأوّلُ نبأ ظهَر من أنباءِ أُمّ
و اول خبرے کہ از اخبار ام الکتاب بظہور آمد
اور پہلی خبر جو ام الکتاب کی خبروں سے ظاہر ہوئی

الكتاب هو تنصُّر المسلمين وشتمهم وصَولهم ﴿۱۰۹﴾
آں نصرانی شدن مسلماناں و دشنام دادن اوشاں و
وہ مسلمانوں کا نصرانی ہو جانا اور ان کا گالیاں دینا اور

كالكلاب كما تشاهدون .ثم ظهر نبأ

مانند سگاں حملہ کردن اوشان است چنانکہ مے بینید باز خبر مغضوب علیہم ظاہر شد

کتوں کی طرح حملہ کرنا ہے۔ جیسا کہ دیکھتے ہو۔ پھر مغضوب علیہم کی خبر ظاہر ہوئی

المغضوب عليهم، فترى حزبًا من العلماء ومَن

چنانچہ شما گروہے از علماء و تابعان ایشاں را از

جیسا کہ تم علماء کے گروہ اور ان کے تابعوں

تبعهم من أهل الدنيا والأمراء والفقراء كيف

اہل دنیا و امرا و فقرا مے بینید کہ چہ قدر تکبر مے کنند

اور اہل دنیا اور امیروں اور پیروں اور فقیروں اور درویشوں میں دیکھتے ہو کہ کس قدر تکبر

يستكبرون ولا يتذلّلون، ويراء ون ولا يخلصون،

و فروتنی نمے ورزند و ریا مے کنند و اخلاص ندارند و مے گویند

کرتے ہیں خاکساری اختیار نہیں کرتے۔ ریا کرتے ہیں اخلاص نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسی باتیں بتاتے ہیں

ويقولون ما لا يفعلون.وأخلدوا إلى الأرض وإلى

آنچہ نہ می کنند۔ بر دنیا سرنگوں شدہ اند و بسوئے خدا

جو خود نہیں کرتے دنیا پر اوندھے پڑے ہیں اور خدا کی طرف

اللّه لا يتوجهون.ولا يؤمنون بأيّام اللّه، ويرون آيات

رو نمے آرند و بہ روز ہائے خدا ایمان ندارند و

متوجہ نہیں ہوتے اور خدا کے دنوں پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے

اللّٰه ثم ينكرون ويريدون أن يدُسّوا

نشانہائے خدا را می بینند و سر باز مے زنند و می خواہند کہ حق را

نشانوں کو دیکھتے ہیں اور سر پھیرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حق کو

الحق فی تراب، ویمزّقوا أذیاله ککلاب، ولا یفکّرون

زیر خاک پنہاں کنند و دامن آنرا چوں سگان پارہ پارہ کنند و در

خاک کے نیچے چھپا دیں اور اس کے دامن کو کتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اپنے

فی لیلهم ولا نهارهم أنهم یُسْألون. ولو تیسّرَ لهم

روز و شب خویش فکر نمے کنند کہ آخر پرسیدہ خواہند شد۔ اگر مرا کشتن

رات اور دن میں فکر نہیں کرتے کہ آخر پوچھے جائیں گے اگر مجھ کو قتل

قتلی لقتلونی ولاغتالونی لو یُسرّون مقتلی، ولکن ﴿۱۱۰﴾

مے توانستند البتہ مے کشتند

کر سکتے تو ضرور قتل کرتے۔

اللّٰه خیّبهم فیما یقصدون. یمکرون کل مکرٍ

لیکن خدا اوشان را ناکام و نامراد گردانید برائے نابود کردن من مکرہا درکار

لیکن خدا نے ان کو ناکام اور نامراد رکھا میرے نابود کرنے میں

لإعدامی، فینزل أمرٌ من السماء فیجعل مکرهم

مے کنند دریں اثنا امرے از آسمان پیدا مے شود کہ

مکر کام میں لاتے ہیں تب آسمان سے ایک ایسا امر نازل ہوتا ہے کہ ان کے

هباءً وهم لا یعلمون. وإنّ معی قادرٌ لا یبرح

مکر اوشاں را برباد مے دہد و اوشاں نمے دانند بامن قادریست

مکر کو برباد کر دیتا ہے اور وہ نہیں جانتے میرے ساتھ ایک ایسا قادر ہے

مکانی حَفَظَتُه، ولا یبعُد منی طرفةَ عینٍ

کہ پاسبانان او از مکان من دور نمی شوند و رحمتش مرا بیک چشم زدن

کہ اس کے نگہبان میرے گھر سے دور نہیں ہوتے اور اس کی رحمت ایک لمحہ بھی مجھ کو

رَحْمتُه، لكن المخالفين لا يبصرون، بل يرونني
فرو نمے گزارد و لیکن مخالفان نمے بینند بلکہ مرا می بینند
نہیں چھوڑتی لیکن مخالف نہیں دیکھتے بلکہ مجھ کو دیکھتے ہیں

ويعبِسون ويسبّون ويشتمون، ويحلفون حلفًا
و سر کہ بر ابرو مے مالند و دشنام می دہند و سوگند بر سوگند
اور چیں بہ جبیں ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور قسم پر قسم

على حلف إنه كاذب ولا يبقى سرٌّ إلا يُبدَى، ولا
مے خورند کہ من کاذب ہستم و ہیچ رازے نماند کہ ظاہر نہ شود و
کھاتے ہیں کہ میں جھوٹا ہوں اور ایسا کوئی بھید نہیں رہا جو ظاہر نہ ہو اور

قضية إلّا تُقضَى، فسيظهر ما في قلبي وما في ﴿۱۱۱﴾
ہیچ قضیہ کہ فیصلہ نہ شود۔ قریب است کہ آنچہ در دل من است و آنچہ اوشاں
نہ کوئی قضیہ جو فیصلہ نہ ہو۔ قریب ہے کہ جو کچھ میرے دل میں ہے اور جو کچھ ان کے

قلبهم، ولا يُكتَم ما يكتُمون. هذان حزبان من
در دل دارند بشود آشکار ایں دو گروہ از
دل میں ہے ظاہر ہو جائے۔ یہ دو گروہ

المغضوب عليهم وأهل الصلبان ذكَرهما اللّٰه
مغضوب علیہم و اہل صلیب ہستند کہ خدا
مغضوب علیہم اور اہل صلیب میں سے ہیں کہ خدا نے

في الفاتحة، وأشار إلٰى أنهما يكثُران في
در فاتحہ ذکر ایشاں فرمودہ و اشارت کردہ کہ در آخر زمان اوشاں را
فاتحہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں

آخر الزمان ويبلغان كمالهما فى الطغيان، ثم

کثرت دست بدہد و در فساد بر کمال برسند دریں اثنا

بکثرت ہو جائیں گے اور فساد میں کمال کو پہنچ جائیں گے اس وقت

يقيم ربُّ السماء حزبًا ثالثا فى تلك الأوان لتتمّ

پروردگار آسمان گروہے سوم را قائم کند برائے آنکہ

آسمان کا پروردگار تیسرے گروہ کو قائم کرے گا اس لئے کہ

المشابهة بأُمّة أولى ولِتتشابهَ السلسلتان.

مشابہت باامت اول تمام شود و نیز بجہت آنکہ ہر دو سلسلہ باہم دگر مشابہ بگردند

مشابہت پہلی امت سے پوری ہو جائے اور اس لئے بھی کہ دونوں سلسلے ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائیں۔

فالزمانُ هٰذا الزمانُ، وتمّ كلّ ما وعد الرحمٰن،

پس آں وقت ہمیں وقت است و آنچہ رحمٰن وعدہ فرمودہ بود ہماں بظہور رسیدہ و شما

پس وہ وقت یہی وقت ہے اور جو کچھ رحمٰن نے وعدہ کیا تھا وہی ظاہر ہوا اور تم نے

ورأيتم المتنصّرين من المسلمين و كثرتهم،

کثرت نصرانی شوندگان را از میان مسلماناں بدیدید و نیز یہود ایں امت

مسلمانوں میں سے عیسائی ہونے والوں کی کثرت کو دیکھا اور اس امت کے یہود

ورأيتم يهودَ هذه الأمّة وسيرتهم، فكان خاليًا

و سیرت ایشاں را ہم ملاحظہ کردید و دریں عمارت جائے یک خشت

اور ان کی سیرت کو بھی دیکھا اور اس عمارت میں

موضعُ لَبِنةٍ أعنى المُنعَم عليه من هذه العمارةِ .. ﴿۱۱۲﴾

خالی بود یعنی منعم علیہم

ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم

فأراد اللّٰــه أن يُتمّ الـنبـأ ويُـكـمِل البناء باللبنة

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و خشت آخری بنا را

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الأخيرة، فـأنـا تلك اللبنة أيها الناظرون .وكان

تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ

بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عيسٰـى عَـلَـمًـا لبنـى إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها

عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران

جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو

الـمفرطون .فسـارِعـوا إلى التوبة أيها الغافلون .

یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید

ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وإنّى جُعِلْتُ فردًا أكمَلَ من الذين أُنعِمَ عليهم فى

و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم

اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں

آخـر الزمان، ولا فخر ولا رياء ، واللّٰهُ فعَل كيف

و ایں از فخر و ریا نیست و خدا چنانکہ

اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا

أراد وشـاء ، فهل أنتم تحاربون اللّٰه وتزاحمون .

خواست کرد پس آیا شما باخدا جنگ و پیکار مے کنید

چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو

وأنا المسيح الموعود الذی قُدّر مجيئُه فی آخر

و من ہماں مسیح موعود ہستم کہ آمدنش در آخر زمان

اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں

الزمان من اللّٰه الحکيم الديّان، وأنا المنعَم عليه

از طرف خدا مقدر بود و من

خدا کی طرف سے مقدر تھا اور میں

الذی أُشيرَ إليه فی الفاتحة عند ظهور الحزبين

آں منعم علیہ ہستم کہ بسوئے او در فاتحہ وقت ظہور آں

وہ منعم علیہ ہوں کہ اس کی طرف فاتحہ میں ان دو گروہوں کے ظہور کے وقت

المذکورين وشيوع البدعات والفتن فهل ﴿۱۱۳﴾

دو گروہ اشارت رفتہ و پراگندہ شدن بدعات و فتنہ ہا

اشارہ تھا اور بدعتوں اور فتنوں کے پھیل جانے کی طرف اشارہ

أنتم تقبلون؟ وإن إنکاری حسراتٌ علی الذين

پس آیا شما قبول مے کنید۔ و انکار من بر منکراں سبب

کیا گیا ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرو گے۔ اور میرا انکار منکروں پر حسرت

کفروا بی، وإن إقراری برکاتٌ للذين

حسرت ہاست و اقرار من برائے آناں کہ

کا سبب ہے اور میرا اقرار ان کے لئے

يترکون الحسد ويؤمنون .ولو کان هذا الأمر

حسد را ترک مے کنند و ایمان مے آرند باعث برکات است و اگر ایں امر

جو حسد کو چھوڑتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں برکتوں کا باعث ہے اور اگر یہ امر

والشأن من عند غير اللّٰه لمزّق كلّ ممزّق

از طرف خدا نبودے البتہ ایں کارخانہ درہم برہم گردیدے

خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو البتہ یہ کارخانہ تباہ ہو جاتا

ولجمَع علينا لعنةَ الأرض ولعنة السماء ولأفاز

و برما لعنت زمین و آسمان جمع شدے و

اور ہم پر زمین و آسمان کی لعنت جمع ہو جاتی اور

اللّٰه أعدائی بكلّ ما يريدون. كلّا بل إنه وعدٌ من

دشمنان در ہر ارادۂ خود کامیاب شدندے ہرگز چنیں نیست بلکہ

دشمن اپنے ہر ارادہ میں کامیاب ہو جاتے ہرگز ایسا نہیں بلکہ

اللّٰه وقد تمّ صدقا وحقّا، وإنّه بُشرٰی للّذين كانوا

ایں سلسلہ از خدا موعود بود کہ از صدق و حق باتمام رسیدہ۔ و

اس سلسلہ کا خدا کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا جو سچے طور سے پورا ہو گیا اور

ينتظرون. وقد رُفِعَ قضيتنا إلى اللّٰه

مژدہ برائے آناں است کہ انتظار مے کشیدند اکنوں ایں قضیّۂ ما

خوشخبری ان کے لئے ہے جو انتظار کرتے تھے اب ہمارا یہ مقدمہ

وإن حزبنا أو حزبكم سيُنصَرون أو يُخذَلون. ﴿۱۱۴﴾

در محکمہ خدا مرفوع شدہ است والبتہ نزدیک است کہ نصرت و غلبہ یا شکست گروہ شما

خدا کی کچہری میں پہنچ گیا ہے۔ اور قریب ہے کہ تمہاری فتح ہو یا تمہیں

فحاصل الكلام فی هذا المقام أن

را دست دہد یا مارا میسر آید۔ غرض

شکست ہو۔ غرض

الفاتحة قد بيّنت أن هذه الأمّة امّة وسط مستعدّة

سورہ فاتحہ آشکار مے کند کہ ایں امت امت وسط است

سورہ فاتحہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ امت امتِ وسط ہے

لأن تترقّى، فيكون بعضهم كنبيٍّ من الأنبياء ،

و برائے ترقیات آنچناں استعداد دارد کہ ممکن است کہ بعضے ازیشاں مانند انبیاء بشوند

اور ترقیات کے لئے ایسی استعداد رکھتی ہے کہ ممکن ہے کہ بعض ان میں سے انبیاء ہو جائیں

ومستعدّة لأن تتنزّل فيكون بعضهم يهودًا

و ہم استعداد دارد کہ آنقدر پست و متنزل بشود کہ بعضے از ایشاں

اور یہ بھی استعداد اس میں ہے کہ یہاں تک پست اور متنزل ہو جائے کہ بعض

ملعونين كقردة البيداء ، أو يدخلون في الضالين

یہود و مانند بوزنگاں دشت ملعون بگردند یا در گمراہان داخل

ان میں سے یہودی اور جنگل کے بندروں کی طرح لعنتی ہو جائیں یا گمراہ ہو جائیں

ويتنصّرون .وكفاك هذا الدعاءُ الذي تقرأه

و نصرانی بشوند۔ و ترا ایں دعا

اور نصرانی ہو جائیں۔ اور تیرے لئے یہ دعا جو تو

في صلواتك الخمس إن كنتَ من الذين

کہ در نماز پنجگانہ میخوانی بس است اگر

پانچ وقت نماز میں پڑھتا ہے کافی ہے اگر

يطلبون الحق وإليه يحفِدون.

طلب حق در دل تست

حق کی طلب تیرے دل میں ہے

﴿۱۱۵﴾ وقد ثبت منه أنه ستكون المغضوب عليهم
و ازیں عیاں گردید کہ نزدیک است کہ از میان شما مغضوب علیہم
اور اس سے ظاہر ہوا کہ قریب ہے کہ تمہارے بیچ میں سے مغضوب علیہم

منكم، وسيكون الضالون منكم بتنصّرهم،
پیدا بشوند و نیز بسبب نصرانی شدن ضالین بگردند اندریں حال
پیدا ہوں اور ان کے نصرانی ہونے کی وجہ سے ضالین ہو جائیں۔ اس حال میں

فكيف يمكن أن لا يكون المسيح الموعود منكم
چگونہ ممکن است کہ آں مسیح موعود از میان شما نباشد کہ
کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح موعود تمہارے بیچ میں سے نہ ہو جس کی طرف

الذى أُشير إليه وإلى جماعته فى قوله: أَنْعَمْتَ
بسوئے او و بسوئے جماعت او در انعمت علیہم اشارت رفتہ است
اور جس کی جماعت کی طرف انعمت علیہم میں اشارہ ہے

عَلَيْهِمْ. فلا تفرّقوا فى الفِرق الثلاث الذين أنتم لهم
اکنوں لازم است کہ در فرقہائے سہ گانہ کہ شما وارث آنہا ہستید تفریق نکنید
اب لازم ہے کہ تین فرقوں میں جس کے تم وارث ہو تفریق نہ کرو

وارثون. لا يأتيكم يهودى من بنى إسرائيل، ولا
ممکن نیست کہ یہودے از بنی اسرائیل یا
ممکن نہیں کہ کوئی یہودی بنی اسرائیل میں سے یا کوئی

نبى من السماء ، إنْ هى إلّا أسماءُ هذه الأمّة
کدام نبی از آسمان پیش شما بیاید۔ بلکہ اینہا ہمہ نامہائے ہمیں امت ہستند
نبی آسمان سے تمہارے پاس آوے بلکہ یہ سب اسی امت کے نام ہیں۔

إن كنتم تعرفون .أتعجبون أن يسمّى اللّٰه

آیا عجب مے دارید ازیں کہ خدا بعضے را

کیا تم کو اس بات سے تعجب ہے کہ خدا تم میں سے

بعضكم يهوديا وبعضكم نصرانيا وبعضكم

از شما یہودی نام بنہد و بعضے را نصرانی نام گزارد و بعضے را

بعض کا نام یہودی رکھے اور بعض کا نام نصرانی اور بعضوں کو

عيسٰى؟ فلا تكذّبوا كلام اللّٰه وفكّروا فيما ﴿۱۱۶﴾

بنام عیسیٰ یاد بفرماید۔ پس تکذیب کلام خدا نکنید و در آنچہ ایما فرمودہ فکر بکنید

عیسیٰ کے نام سے یاد فرماوے۔ پس خدا کے کلام کی تکذیب نہ کرو اور جس بات کا اشارہ کیا اس میں فکر کرو

أومىٰ، وانظروا حق النظر أيها المخطئون .

و حق اندیشہ کردن بجا آرید بلکہ مے گویند

اور خوب سوچو۔ کہتے ہیں کہ

أم يقولون إنا لا نرى ضرورة مسيح ولا مهدى

کہ ما ہیچ احتیاج و ضرورت بمہدی و مسیح نداریم بلکہ قرآن برائے ما بس است

ہم کو مسیح اور مہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے

وكفانا القرآن وإنا مهتدون .ويعلمون أن القرآن

و ما راست رو ہستیم حالانکہ مے دانند کہ قرآن کتابے است کہ

اور ہم سیدھے راستے پر ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ

كتابٌ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ[1] .فاشتدّت الحاجة

بجز از پاکاں دستِ فہم کسے بوے نہ مے رسد ازیں جاست کہ حاجت

سوائے پاکوں کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے

[1] الواقعة: ۸۰

إلى مفسِّر زُكِّىَ مِن أيدى الله وأُدخِلَ فى الذين
بمفسرے افتاد کہ دستِ خدا او را پاک کردہ و در بینایان داخل کردہ باشد
مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بینا بنایا ہو

يُبْصرون. وَيُحكم! كيف تكذّبون كتاب الله
وائے بر شما چگونہ کتاب خدا را تکذیب مے کنید و
افسوس تم پر کس طرح خدا کے کتاب کی تکذیب کرتے ہو اور

وتكفرون بنبأه؟ أيأمركم إيمانكم أن تكفروا
بر پیشگوئی وے ایمان نمے آرید۔ آیا ایمان شما شما را امر مے کند کہ کفر بہ پیشگوئی ہائے خدا بکنید
اس کی پیشگوئی پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا تمہارا ایمان تم کو حکم دیتا ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں کے ساتھ

بأنباء اللّه إن كنتم تؤمنون؟ وقد خلت قوم من
شما مے دانید کہ پیش از شما قومے بودند
کفر کرو۔ تم جانتے ہو کہ تم سے پہلے ایسی قوم تھی کہ

قبلكم ظنوا كظنكم فى رسلهم، فبلّغوا التّكذيب ﴿۱۱۷﴾
کہ ہمیں گمان بد کہ شما مے کنید اوشاں دربارہ رسولانِ خود کردند و تکذیب و اہانت را
یہی برا گمان جو تم کرتے ہو اپنے رسولوں کی نسبت کیا اور تکذیب

والإهانة منتهاها وكانوا يعتدون، فأقبلَ
از حد گزرانیدند آخر
اور اہانت کو حد سے گذار دیا۔ آخر مامور لوگ

المأمورون على ربهم واستفتحوا، فخاب الذين
ماموراں برآستانۂ ایزدی بیفتادند و بر حضرت وے سر عجز وصدق نہادند۔ و از جناب وے فیصلہ درخواستند
آستانہ احدیّت پر گر پڑے اور اس کی جناب میں عجز اور صدق کا سر رکھ دیا اور اس سے فیصلہ چاہا۔ پس وہ لوگ

كـانـوا يـصُـدّون عـن سبيـل اللّـه ولا ينتهون .

بجاہدہ در دعا و تضرع و بکا۔ پس آنانکہ از راہ خدا مردم را باز مے داشتند و باز نمے آمدند۔ زیاں کار

جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور باز نہ آتے تھے ناکام اور نامراد ہو گئے۔

فـاتّـقـوا سُـنَـنَ الـلّـه وغـضبه أيها المجترء ون !

و ناکام گردیدند۔ پس اے جرأت کنندگان از راہ ہائے خدا و غضب وے بترسید۔

پس اے دلیری کرنے والو! خدا کی سنتوں اور اس کے غضب سے ڈرو۔

إنـكـم تـركـتـم اللّه فتركَكم، وفعلتم فعل اليهود

شما خدا را بگذاشتید و او در پاداش آں شمارا بگذاشت و کار یہوداں پیش دست

تم نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس نے اس کے بدلہ میں تم کو چھوڑ دیا اور تم نے یہودیوں کا کام کیا

واتّبعتم آراء هم، وقد أذاق اللّه اليهود جزاء هم،

گرفتید و خدا اوشاں را کیفر کردار اوشاں بنمود

اور خدا نے ان کو ان کے کرتوت کا مزہ چکھایا

فتـوبـوا إلى بارئكم وتعالوا إلىٰ ما أقول لكم كما

اکنوں بسوئے خدا رجوع بیارید و آنچہ مے گویم وے را قبول بکنید

اب خدا کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسے قبول کرو

بـدأكـم تـعـودون، وبـلِّـغـوا الأمـر إلى ملوككم

و در خاطر بدارید کہ چنانکہ شمارا آغاز فرمود ہمچناں بسوئے او باز خواہید گردید۔ و ہر چہ از حق مے شنوید بگوش

اور یاد رکھو کہ جس طرح آغاز میں خدا نے تم کو پیدا کیا اسی طرح اس کی طرف لوٹو گے۔ اور جو کچھ تم کو دین کی

إن اسـتـطـعـتـم وكـونـوا أنـصـار الـلّـه

بادشاہاں خود برسانید اگر بتوانید و مدد گارانِ دینِ خدا بشوید

بات سکھائی گئی ہے اگر ممکن ہو سکے تو اپنے بادشاہوں کو بھی اس کی خبر دو اور خدا کے دین کے مددگار بن جاؤ

لعلكم تُرحمون . وما من قضية أصرّ عليها

تا بر شما رحم بشود و ہر قضیہ کہ اہل زمین براں اصرار

تا تم پر رحم کیا جائے اور ایسا ہر ایک جھگڑا جس میں اہل زمین

أهل الأرض إلّا قُضيتْ فی آخر الأمر فی ﴿۱۱۸﴾

بورزند لازماً آخر کار در آسمان فیصل کردہ مے شود۔

اصرار کریں آخر کار آسمان میں اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

السماء ، وتلك سُنّةٌ لا تبديل لها أيها

اے ظالمان! ایں سنّتِ خداست کہ گاہے تبدیل نشدہ است۔ ہرگز

اے ظالمو! یہ خدا کی سنت ہے جو کبھی نہیں بدلی۔ ہرگز

الظالمون . وما كان اللّه ليترك الحق وأهله

ممکن نیست کہ خدا حق را و اہل حق را بگذارد تا آنکہ

ممکن نہیں کہ خدا حق کو اور اہل حق کو چھوڑ دے جب تک

حتى يميز الخبيث من الطيب، فما لكم

ناپاک را از پاک جدا نہ سازد۔

ناپاک کو پاک سے جدا نہ کرے۔

لا تبصرون؟ وإنْ أَكُ كاذبا فعليّ كذبی، وإنْ أَكُ

اگر من کاذب ہستم وبال کذب من بر سر من فرود آید و اگر من صادق ہستم

اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال میرے سر پر پڑے گا اور اگر میں سچا ہوں

صادقًا فأخاف أن يمسّكم نَصَبٌ من اللّه، وإنّه لا

مے ترسم کہ شما را از طرف خدا رنج و درد برسد و مقرر است

تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہو۔ اور یہ پکی بات ہے

یـفـلـح المعتدون .تُـوبـوا تـوبـوا فإن البلاء على

کہ از حد بیرون شوندہ ہرگز فلاح نمے یابد۔ باز آئید باز آئید اینک بلا بر در شما

کہ حد سے نکل جانے والا ہرگز فلاح نہیں پاتا۔ باز آجاؤ۔ باز آجاؤ۔ دیکھو بلا تمہارے

بـابكم، وسارِعوا إلى توّابكم، وأَمهِلوا بعض هذا

ایستادہ و بسوئے خدا بشتابید و اندکے ازیں تکبر بگذارید

دروازہ پر کھڑی ہے اور خدا کی طرف جلدی کرو اور کچھ تو اس تکبر میں سے کم کرو

التدلّل، واحضُروا اللّه من التذلّل، أليس الموت

و پیش خدا از روئے نیاز و فروتنی حاضر بشوید

اور خدا کے سامنے عاجزی سے حاضر ہو جاؤ۔

بقـريـب، ونكال الآخرة أمر مهيب، ولا إصلاح

موت نزدیک است و عذاب آخرت امر ہیبت ناک است

موت نزدیک ہے اور آخرت کا عذاب بڑی ہیبت ناک چیز ہے۔

بَعد الـمـوت ولا تـرجعون .وقد أُوحىَ إلـيّ ﴿۱۱۹﴾

و پس از مرگ ممکن نیست کہ کسے اصلاح نفس خود تواند کرد یا بدنیا باز آید

اور مرنے کے بعد اصلاح کا وقت نہیں اور نہ پھر دنیا میں آنا ہے۔

مـن ربّـى قبـل أن ينــزل الطـاعون أَنِ "اصْنَعِ

و پیش از نزول طاعون پروردگار بمن وحی فرمود کہ

طاعون کے نازل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ

الـفُـلْـکَ بِـأَعْـيُـنِـنَـا وَوَحْـيِـنَـا، وَلَا تُـخَـاطِـبْـنِـى

در پیش چشم ما و امر ما یک کشتی بساز و دربارہ کسانے

ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی تیار کر اور ایسے لوگوں کے لئے شفاعت

فِی الَّذِینَ ظَلَمُوا إِنَّھُمْ مُغْرَقُونَ . إِنَّ الَّذِینَ

نزد من شفاعت میار کہ ظلم را عادت مستمرہ خود گرفتہ اند چرا کہ اوشاں پیش ازاں کہ غرق شوند غرق اند

پیش نہ کر جنہوں نے تمام زندگی کے لئے ظلم کرنا اپنا اصول بنا لیا ہے کیونکہ وہ تو غرق ہونے سے پہلے ہی

یُبَایِعُونَکَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللہِ فَوْقَ

یعنی در معاصی آناں کہ دست در دست تو مے دہند اوشاں دست در دست خدا مے دہند۔ دست خدا

گناہوں میں غرق ہیں اور جو لوگ تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ خدا

أَیْدِیھِمْ"، وقد أشعتُ ھذا الوحی من سنین،

بالائے دست اوشاں است۔ سالہا مے گذرد کہ اشاعت ایں وحی کردہ ام

کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ برسوں ہوئے کہ اس وحی کی میں نے اشاعت کی ہے

ویعلمه المحبّون والمعادون .واللّٰهُ یأتی الأرض

چنانچہ دوست و دشمن بر ایں آگاہ است۔ و خدا روز بروز زمین را

جیسا کہ دوست اور دشمن سب اسے جانتے ہیں اور خدا دن بدن زمین کو اس کی طرفوں سے

ینقُصھا من أطرافھا، فتوبوا إلی اللّٰہ أیھا

از اطرافش کم ہمے کند بایں معنٰی کہ فوج فوج مردم از ہر سو مے آیند۔ پس اے غافلاں بسوئے خدا

اس طرح پر کم کرتا چلا جاتا ہے کہ فوج در فوج لوگ ہر طرف سے آرہے ہیں۔ پس اے غافلو! خدا کی طرف

الغافلون. ولا تفرّطوا فی حقوق اللّٰہ وعبادہ،

رجوع بکنید و درحق خدا و بندگان وے ستمگری و بیداد

رجوع کرو اور خدا کے اور اس کے بندوں کے حق میں ظلم اور ستم

ولا تکونوا من الذین یظلمون، وتوبوا

مورزید و توبہ نصوح

نہ کرو۔ اور توبہ نصوح

تَـوبةً نَـصوحًا لعلكم تُرحَمون . وقال ربّی " :إِنَّ ﴿۱۲۰﴾

بجا آرید تا بر شما رحم آورند۔ و پروردگار مرا فرمود کہ ہر آئینہ خدا

کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اور خدا نے مجھے فرمایا کہ خدا

الـلّـهَ لا يُغيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ .إِنَّهُ

حالت ہیچ قومے را تغییر نہ مے کند تا وقتے کہ ایشاں حالت اندرون خود را تبدیل نسازند۔ ہر آئینہ

کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ لوگ اپنی اندرونی حالت کو تبدیل نہ کریں۔ اور

أَوَى الْقَرْيَةَ"، يـعنى من دخلها كان آمِنًا، وأخاف

خدا ایں دہ را در پناہ خود در آورد بایں معنی کہ ہر کہ دراں داخل شد ایمن گردید۔ ومن بر جان آناں

سچ مچ خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔یعنی جو کوئی اس میں داخل ہوا وہ سلامت رہا۔ ہاں

عـلـى الـذين لا يخافون الله ولا ينتهون .فقُوموا

مے لرزم کہ از خدا نمے ترسند و از سیاہ کاری باز نمے آیند۔ اکنوں باید کہ

مجھے ان کا فکر ہے جو خدا سے نہیں ڈرتے اور سیاہ کاری سے باز نہیں آتے۔ اب چاہیے کہ

مـن مـواضـعـكـم خــاشـعـيـن، واسجدوا توّابين

از جاہائے خود با عجز و نیاز برخیزید و با توبہ سجود بکنید

اپنی جگہوں سے عاجزی سے اٹھو اور توبہ کے ساتھ سجدے کرو

وكـونـوا لـنفوسكم ناصحين وفَكِّروا مرتعدين،

و غمخواری جان خود بنمائید و با اندیشہ و بیم ناکی فکر بکنید

اور اپنی جان کا فکر کرو۔ اور سوچ اور خوف کے ساتھ فکر کرو

ولا تـكـونـوا كـالذين يفسقون وهم يضحكون .

و مانند آناں مشوید کہ فسق مے ورزند و خندہ مے زنند

اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو فاسق ہیں اور ٹھٹھے مارتے ہیں

إن إنكار المأمورين شيء عظيم، ومن حاربهم
نیکو بدانید کہ انکار ماموران امر است بس بزرگ و آنکہ با اوشاں جنگ کرد
خوب جان لو کہ ماموروں کا انکار بڑی بھاری بات ہے اور جو ان سے لڑا

فقد ألقٰى نفسه في الجحيم، فلا خير في هذه
بالیقین خود را ہیزم دوزخ بگردانید دریں جنگ
یقیناً اپنے آپ کو دوزخ کا کندا بنایا۔ اے لڑنے والو!

الحرب أيّها المحاربون. وأنتم تقرءون في ﴿۱۲۱﴾
اے جنگ کنندگان برائے شما ہیچ بہبود نیست۔ شما در فاتحہ
اس لڑائی میں تمہارے لئے کوئی بہتری نہیں۔ تم سورۃ فاتحہ میں

الفاتحة ذِكر قوم غضب الله عليهم بما كفروا
ذکر آں قوم مے خوانید کہ خدا بر سر اوشاں غضب فرود آورد بسبب آنکہ
اس قوم کا ذکر پڑھتے ہو جن پر خدا کا غضب اس لئے اترا کہ انہوں نے

بالمسيح عيسى ابن مريم وكفّروه وآذوه
مسیح ابن مریم را کفر کردند و رنجانیدند و
مسیح ابن مریم کا کفر کیا

وحقّروه وأسروه وأرادوا أن يصلبوه ليحسب
ہیچ داشتند و گرفتار ساختند و خواستند کہ بردارش کشند بجہت آنکہ
اور اس کو حقیر جانا اور ستایا اور پکڑوایا اور چاہا کہ سولی دیں اس لئے کہ

النّاس أنه أشقى الناس والملعون، ففكّروا
مردم او را ملعون و بدبخت بہ پندارند۔ باید کہ
لوگ اسے ملعون اور بدبخت جانیں۔ چاہیے کہ

فی أُمّ الکتاب حقّ الفکر ..لِمَ حذّرکم اللّٰہ

در ام الکتاب نیکو اندیشہ بفرمائید کہ چرا خدا شمارا بترسانید ازیں کہ

ام الکتاب میں خوب غور کرو کہ کیوں تم کو خدا نے اس سے ڈرایا کہ

أن تکونوا المغضوبَ علیھم، ما لکم لا

مغضوب علیہم بگردید۔

تم مغضوب علیہم ہو جاؤ۔

تفکّرون؟ فاعلموا أن السرّ فیہ أنّ اللّٰہ کان

بدانید کہ دریں ایں راز بودہ است کہ خدا مے دانست کہ

جان لو کہ اس میں یہ راز تھا کہ خدا جانتا تھا کہ

یعلم أنہ سوف یبعث فیکم المسیح الثانی کأنہ

مسیح ثانی درمیان شما پیدا شود و گویا او ہماں باشد

مسیح ثانی تم میں پیدا ہو گا اور گویا وہ وہی ہو گا

ھو، وکان یعلم أن حزبًا منکم یکفّرونہ

و نیز خدا مے دانست کہ گروہے از شما وے را بکفر و کذب نسبت خواہند داد

اور خدا جانتا تھا کہ ایک گروہ تم میں سے اس کو کافر اور جھوٹا کہے گا

ویکذّبونہ ویحقّرونہ ویشتمونہ ویریدون أن ﴿۱۲۲﴾

ویرا دشنام دہند و حقیر بدارند و ارادہ قتل او کنند

اسے گالیاں دیں گے اور حقیر جانیں گے اور اس کے قتل کا ارادہ کریں گے

یقتلوہ ویلعنونہ، فعلّمکم ھذا الدعاء رُحمًا علیکم

و بروئے لعنت کنند پس از کمال رحم و برائے

اور اس پر لعنت کریں گے۔ پس اس نے رحم کر کے اور اس

وإشارةً إلى نبأ قدّره، فقد جاء كم مسيحكم

اشارت بسوئے خبرے کہ مقدر بود ایں دعا شمارا تعلیم کرد۔ بنا براں مسیح شما پیش شما

خبر کی طرف جو مقدر تھی اشارہ کے لئے یہ دعا تم کو سکھائی۔ پس تمہارا مسیح تمہارے پاس آ گیا۔

فإن لم تنتهوا فسوف تُسألون .وثبت

بیامد اکنوں اگر از تعدی دست باز نہ داشتید البتہ ماخوذ خواہید شد و ازیں مقام

اب اگر تم ظلم سے باز نہ آئے تو ضرور پکڑے جاؤ گے اور اس مقام سے

من هذا المقام أن المراد من المغضوب عليهم

ثابت شد کہ مراد از مغضوب علیہم

ثابت ہوا کہ خدا کے نزدیک مغضوب علیہم

عند اللّٰه العلّام☆ هم اليهود الذين فرّطوا

نزد خدا آں یہود ہستند کہ در

سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے

☆ الحاشیہ

ان لفظ المغضوب عليهم قد حذىٰ لفظ الضالين. اعنى وقع ذالك

بہ تحقیق لفظ مغضوب علیہم بالمقابل لفظ ضالین است۔ یعنی آں لفظ بمقابلہ

لفظ مغضوب علیہم ضالین کے لفظ کے مقابل میں ہے یعنی وہ لفظ اس لفظ کے

بحذاء هذا كما لا يخفىٰ على المبصرين. فثبت بالقطع و اليقين

ایں لفظ افتادہ چنانچہ بربینندگان پوشیدہ نیست۔ پس بقطع و یقین ثابت شد کہ

مقابل پڑا ہے جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس قطع اور یقین سے ثابت ہو گیا کہ

ان مغضوب☆ عليهم هم الذين فرّطوا فى امر عيسىٰ. بالتكفير

مغضوب علیہم آں یہود اند کہ در امر عیسیٰ تفریط کردند و کافر گفتند

مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی اور کافر قرار دیا

☆ درست لفظ "المغضوب" ہے کاتب سے سہوًا "ال" رہ گیا ہے (ناشر)

فی أمـر عیسٰـی رسـول الـلّٰه الرحمٰن، و کفّروہ

امر عیسٰی بیداد و ستمگری ورزیدند واو را کافر گفتند

عیسٰی کے معاملہ میں نا انصافی کی اور اس کو کافر کہا اور

و آذَوہ ولُـعنوا علی لسانه فی القرآن، و کذالک

آزار رسانیدند و در قرآن بر زبان او لعنت کردہ شدند۔ و ہمچنیں آنکہ

اس کو ستایا اور قرآن میں اس کی زبان پر لعنت کئے گئے۔ اور اسی طرح

مَـن شـابَهَـهـم مـنـكم بتكفير مسيح آخر الزمان

از میان شما بسبب تکفیر مسیح آخر الزمان و

تم میں سے وہ جو مسیح آخر الزمان کی تکفیر اور

وتـكـذيبـه وإيـذائـه بـاّلـلسـان، والتمنّی لقتلـه ﴿۱۲۳﴾

تکذیب و ایذاء وے بازبان و آرزوئے قتل وے مشابہ بآں یہود

زبان سے اس کی تکذیب اور ایذاء اور اس کے قتل کی آرزو کی وجہ سے

ولـو بـالبهتـان، كـما أنتم تفعلون .والـمراد من

گردیدند۔ و مراد از

ان یہودیوں سے مشابہ ہو گئے اور

بقیۃ الحاشیۃ

والایـذاء والتـوهـين. کـما ان الضالين هم الذين اَفرطوا فی

و ایذا دادند و اہانت نمودند۔ چنانکہ ضالین آں گروہ اند کہ در امر عیسٰی افراط کردند

اور دکھ دیا اور اہانت کی۔ اور ضالین سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت عیسٰی کے

امرهٖ باتخاذهٖ ربّ العالـمين. منه

و او را خدائے عالمیان اعتقاد کردند۔ منه

بارے میں افراط کیا اور ان کو خدا قرار دے دیا۔ منه

قوله الضَّالِّينَ النصارى الذين أفرطوا فى أمر

ضالین نصاریٰ ہستند کہ دربارہ عیسیٰ از حد

ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں

عيسٰى وأَطرَءوه وقالوا إن الله هو المسيح وهو

دور گذشتند و گفتند کہ خدا ہماں مسیح است و

حد سے گذر گئے اور کہا کہ مسیح ہی خدا ہے

ثالث ثلاثة يعنى الثالث الذى يوجد فيه الثلاثة

او ثالث ثلاثہ یعنی آں سوم است کہ آں ہر سہ در وجود وے

اور وہ تین میں سے ایک ہے ایسا کہ دونوں اس کے وجود میں موجود ہیں

كما هم يعتقدون. والمراد من قوله: أَنْعَمْتَ

موجود ہستند و مراد از

اور

عَلَيْهِمْ هم النبيون والأخيار الآخرون من بنى

انعمت علیہم آں انبیا و برگزیدگاں آخری

انعمت علیہم سے وہ انبیاء اور بنی اسرائیل کے آخری برگزیدے

إسرائيل الذين صدّقوا المسيح وما فرّطوا فى

از بنی اسرائیل ہستند کہ تصدیق مسیح کردند و

مراد ہیں جنہوں نے مسیح کی تصدیق کی اور

أمره وما أفرطوا بأقاويل، وكذالك

دربارہ او تقصیرے نہ نمودند و باگفتار ہا در حق آں مسیح افراط نہ کردند۔ و ہم چنیں

اس کے بارہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور باتوں سے اس مسیح کے حق میں زیادتی نہیں کی اور اسی طرح

المرادعیسَی المسیحُ الذی خُتِمَتْ علیه تلک

مراد از لفظ انعمت علیہم عیسیٰ مسیح است کہ بروے آں سلسلہ بانجام

مراد لفظ انعمت علیہم سے عیسیٰ مسیح ہے جس پر وہ سلسلہ

السلسلة وانتقلت النبوّة، وسُدَّ به مجری الفیض ﴿۱۲۴﴾

رسید و از وجود او چشمہ فیض بند شد

ختم ہوا اور اس کے وجود سے فیض کا چشمہ بند ہو گیا

کأنه العَرِمة، وکأنه لهذا الانتقال العلَمُ والعلامة

چنانکہ گویا وجود او برائے ایں انتقال

گویا کہ اس کا وجود اس انتقال کے لئے

أو الحشر والقیامة، کما أنتم تعلمون .

یک نشانے یا حشرے و قیامتے بود

ایک نشانی یا حشر اور قیامت تھا

وکذالک المراد من أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فی هذه

و ہمچنیں مراد از انعمت علیہم

اور اسی طرح انعمت علیہم سے

الآیة هو سلسلة أبدال هذه الأُمّة الّذین

سلسلہ ابدالانِ ایں امت است

اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے

صدّقوا مسیح آخر الزمان، وآمنوا به

کہ تصدیق مسیح آخرزمان کردند و بصدق دل

جنہوں نے مسیح آخرالزمان کی تصدیق کی اور صدق دل سے

وقبِلوه بصدق الطويّة والجَنان ..أعنى المسيحَ

او را پذیرفتند یعنی آں مسیح را

اس کو قبول کیا یعنی اس مسیح کو

الذى خُتِمَتْ عليه هذه السلسلة، وهو المقصود

کہ بروے ایں سلسلہ ختم شد۔ و ہماں مقصود

جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا اور انعمت علیہم سے وہی مقصود اعظم

الأعظم من قوله أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ كما تقتضى المقابلة

اعظم از انعمت علیہم ہست چہ کہ مقابلہ اقتضائے ہمیں معنٰی

ہے کیونکہ مقابلہ اسی کا مقتضی ہے

ولا ينكره المتدبّرون. فإنّه إذا عُلِمَ بالقطع واليقين

مے کند۔ و تدبر کنندہ نمے تواند کہ انکار بر ایں معنٰی کند

اور تدبر کرنے والے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

والتصريح والتعيين أن المغضوبَ عليهم هم ﴿۱۲۵﴾

مغضوب علیہم

مغضوب علیہم

اليهود الذين كفّروا المسيح وحسبوه من الملعونين

ہماں یہود ہستند کہ مسیح را بکفر نسبت دادند و ملعونش

وہی یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کو کافر کہا اور اس کو

كما يدل عليه قرينة قوله الضَّالِّينَ

پنداشتند چنانچہ قرینہ قول الضالین بر ایں دلالت مے کند

ملعون جانا جیسا کہ الضالین کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے۔

فلا يستقيم الترتيب ولا يحسُن نظام كلام
بنا براں ترتیب راست نمے آید و نظام کلام قرآنی درست
اس لئے ترتیب ٹھیک نہیں بیٹھتی اور قرآن کے کلام کا نظام

الرحمٰن إلا بأن يُعنٰى من أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مسيحَ
نمے گردد بجز اینکہ از انعمت علیہم مسیح آخر الزمان مراد
درست نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ انعمت علیہم سے آخر زمانہ کا مسیح مراد

آخر الزمان، فإن رعاية المقابلة مِن سُنن القرآن
گرفتہ شود زیرا کہ از عادت قرآن است کہ رعایت مقابلہ را نگاہ مے دارد
لیا جائے کیونکہ قرآن شریف کی عادت ہے کہ مقابلہ کی رعایت رکھتا ہے

ومن أهمّ أمور البلاغة وحسن البيان، ولا ينكره
و نیز رعایت مقابلہ از بزرگترین امور بلاغت و حسن بیان مے باشد و
اور مقابلہ کی رعایت رکھنا اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور حسن بیان میں داخل ہے اور

إلا الجاهلون. فظهر من هذا المقام بالظهور
بغیر از جاہلے ہیچ کس انکار بریں معنیٰ نمے کند ازیں مقام نیکو آشکار شد
جاہل کے سوا کوئی اس معنے سے انکار نہیں کرتا۔ اس مقام سے اچھی طرح معلوم ہوا

البيّن التامّ أنه مَن قرأ هذا الدعاء في
کہ ہر کہ در نماز یا بیرون از نماز
کہ جو کوئی نماز میں یا نماز سے باہر اس

صلاته أوْ خارجَ الصلاة فقد سأل ربّه أن ﴿۱۲۶﴾
ایں دعا را بخواند او البتہ از پروردگار سوال مے کند کہ
دعا کو پڑھتا ہے وہ اپنے پروردگار سے سوال کرتا ہے کہ

يُـدخِـلـه فـی جماعة المسيح الذی يكفّره قومه

او را در جماعت آں مسیح داخل بفرماید کہ قوم وے را کافر گویند و

اس کو اُس مسیح کی جماعت میں داخل فرماوے جس کو اس کی قوم کافر کہے گی اور

ويكذّبونه ويفسّقونه ويحسبونه شر المخلوقات

تکذیب و تفسیق او بکنند و از بدترین مخلوقاتش بشمارند

اس کی تکذیب کرے گی اور اس کو سب مخلوقات سے بدتر سمجھے گی

ويسمّونه دجّالًا وملحدًا ضالًّا كما سَمَّى عيسى

و دجال و ملحد و گمراہ او را نام بگذارند ہمچنانکہ یہود

اور اس کا نام دجال اور ملحد اور گمراہ رکھے گی جیسا کہ یہود ملعون نے

اليهـودُ الـملعونَ .وإذا تَـقـرّرَ هٰـذا فبَيِّنوا مَن قام

ملعون عیسیٰ را نام گذاشتند۔ اکنوں بگوئید کہ آں کیست کہ بجز من

عیسیٰ کا نام رکھا تھا۔ اب بتلاؤ کہ وہ کون ہے جو

فيـكـم مـن دونی يدّعی أنه هو المسيح الموعود

دعوی بودن مسیح موعود می کند و

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور

وأنـتـم كـفّـرتـمـوه وخــاطبتـموه بهذه الأسـمـاء

شما او را کافر گفتید و بایں نامہا او را خطاب کردید و

تم نے اس کو کافر کہا اور ان ناموں سے پکارا اور

وجـرحتموه بسهام الإفتاء ؟ أتكذّبون النبأ الّذی

با تیرہائے فتویٰ دادن اے زبان درازاں او را زخم رسانیدید۔ آیا چہ شما تکذیب آں پیشگوئی می کنید

فتوے لگانے کے تیروں سے اس کو زخمی کیا۔ کیا تم اس پیشگوئی کو جسے تم نے خود اپنی زبانوں سے

أتـمـمتمـوه بألسنكم أيها السالقون؟ ألا تأخذكم
کہ خود با زبان ہائے خود وے را با تمام رسانیدہ اید آیا شرم دامن شما را
پورا کیا جھٹلاتے ہو۔ کیا تم کو

الحياء أنكم تدعون ربكم فى الفاتحة أن يدخلكم
نمے گیرد کہ در فاتحہ از خدا می خواہید کہ شما را در
شرم نہیں آتی کہ فاتحہ میں اپنے خدا سے چاہتے ہو کہ تم کو میری جماعت

فى جـمـاعتـى ثـم تـعـرضون؟ وكنتم تقولون لا ﴿۱۲۷﴾
جماعت من داخل بفرماید باز رو مے گردانید و شما مے گفتید کہ بغیر
میں داخل فرماوے پھر منہ پھیرتے ہو۔ اور تم کہتے تھے کہ بغیر

صلاة إلا بالفاتحة فلا تكونوا أوّلَ كافر بها أيها
فاتحہ ہیچ نماز درست نیست اکنوں اے موحداں خود شما اول کافر بآں مشوید
فاتحہ کوئی نماز درست نہیں۔ اب اے موحّدو! تم خود سب سے پہلے اس کا کفر مت کرو

الموحّدون. والعجب منكم كل العجب أنكم تقرء ون
حیلے عجیب است کہ ایں دعا را
بڑا تعجب ہے کہ پانچ وقت

هـذا الـدعـاء فى السبع المثانى مع فهم الـمعانى فى
در فاتحہ پنجوقت مے خوانید و معنے اش مے فہمید
اس دعا کو فاتحہ میں پڑھتے ہو اور اس کے معنے بھی سمجھتے ہو

أوقـاتـكـم الـخـمسة ثـم تـنسـونـه وتعرضون. و
باز فراموش مے کنید و اعراض مے نمائید۔
پھر بھولتے ہو اور مونہہ پھیر لیتے ہو۔

ما هٰذا إلّا شقاوة توجب غضب الربّ لما هی

ایں تیرہ بختی غضب خداوندی را پیدا مے کند چہ کہ ایں

اس بدبختی سے خدا کا غضب بھڑکتا ہے کیونکہ یہ

إعراض عما تؤمرون. وما أسألكم على ما جئتكم

از امر الٰہی رو گردانیدن است من بر آنچہ پیش شما آوردہ ام

خدا کے حکم سے منہ پھیرنا ہے۔ میں اس چیز پر جو تمہارے پاس لایا ہوں

به من أجر ولا أقول أن انبذوا مالًا من أيديكم

مزدے از شما نمے خواہم و نہ مے گویم کہ مال از دست خود بر زمیں بیفگنید

کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ مال اپنے ہاتھ سے زمین پر پھینکو

فآخذُه، بل أوتيكم مالًا فهل أنتم تأخذون؟ أيها

و من وے را بردارم بلکہ من خود شما را مال مے دہم آیا مے گیرید

اور میں اسے اٹھالوں۔ بلکہ میں خود تم کو مال دیتا ہوں کیا لیتے ہو؟

الفقراء ما بقی فی أيديكم شیءٌ من ﴿۱۲۸﴾

اے تنگ دستاں! چیزے از دنیا و آخرت در دست شما

اے فقیرو! دنیا اور آخرت میں سے تمہارے پاس

الدنيا والآخرة، فلا تظلموا أنفسكم وأنتم تعلمون.

نماندہ پس بر جان خود دانستہ ظلم مکنید

کچھ نہیں رہا۔ پس اپنی جان پر جان بوجھ کر ظلم نہ کرو اور

وإن كنتم فی شكّ من أمری فامتحنونی كيف

و اگر دربارۂ من شکے دارید پس بہر طوریکہ بخواہید

اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جس طرح چاہو

شئتم ولا تنسَوا سنن اللّٰه فی قوم یُرسَلون .

مرا بیازمائید و سنت ہائے خداوندی را کہ در حق مرسلان جاری بودہ است فراموش مکنید

آزما لو اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔

واعلموا أنکم خرجتم علی قدم بنی إسرائیل،

نیکو بدانید کہ شما گام بر گام بنی اسرائیل زدہ اید

اچھی طرح جان لو کہ تم نے بنی اسرائیل کے قدم پر قدم مارا ہے

فلا تنسَوا ما مَسَّھم إن کنتم تعقلون .فإنّ اللّٰه

پس اگر دانشمند ہستید آں عذاب و عقاب را فراموش مکنید کہ باوشاں رسید۔

پس اگر عقلمند ہو تو اس عذاب اور سزا کو مت بھلاؤ جو ان کو پہنچی ۔ جیسا کہ

قد غضب علی الیھود مرّتین ما غضب کمثلھا

چنانچہ معلوم است کہ حق تعالیٰ دو بار بر یہود غضبناک شد کہ مانند آں گاہے

جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ دو دفعہ یہودیوں پر ایسا غضبناک ہوا کہ کبھی آگے پیچھے

من قبل ولا من بعد، وسمّاھم المغضوب علیھم

در پیش و از پس غضبناک نہ شدہ بود و اوشاں را مغضوب علیہم

ویسا غضبناک نہیں ہوا اور ان کا مغضوب علیہم

ولعنھم مرّۃ علی لسان داوٗد و ثانیۃ علی لسان

گفت و یکبار بر زبان داؤد و بار دوم

نام رکھا اور ایک دفعہ داؤد کی زبانی اور دوسری دفعہ

﴿۱۲۹﴾ عیسٰی، فتلک الغضب الأشد انحصرت

بر زبان عیسیٰ بر ایشاں لعنت کرد پس آں غضب شدید در دوبار

عیسیٰ کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ پس وہ سخت غضب دو دفعہ میں

فی المرّتین کما لا یخفی علی الذین یتدبّرون،
منحصر شد چنانچہ بر تدبر کنندگان پوشیدہ نیست
منحصر ہوا جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

وقال اللّٰہ: وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ
حق تعالیٰ مے فرماید کہ ما در کتاب با بنی اسرائیل گفتیم
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہا

فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا[1] فهل أنتم
کہ شما دو بار در زمین فساد خواہید کرد و از حد بیرون خواہید رفت۔
کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد کرو گے اور حد سے نکل جاؤ گے۔

تتذکّرون؟ وکان المفسدۃ الآخرۃ الموجبۃ
آیا ایں را یاد مے دارید و آں فساد آخرین کہ
کیا تمہیں یہ یاد ہے؟ اور وہ دوسروں کا فساد جو

لغضب الربّ تکفیرَ المسیح وإرادۃ صلبہ کما
موجب غضب پروردگار گردید تکفیر مسیح و ارادۂ
خدا کے غضب کا باعث ہوا مسیح کو کافر کہنا اور اس کو

أُشیر فی اللعنتین المذکورتین واتّفق علیہ
مصلوب کردنش بود چنانچہ دراں دو لعنت مذکورہ اشارت رفتہ است
سولی دینے کا ارادہ تھا جیسا کہ ان دو مذکورہ لعنتوں میں اشارہ ہے۔

صحفُ اللّٰہ والمؤرّخون. فالذین
و نوشتہائے خدا و مؤرخاں براں متفق اند۔ پس آناں کہ
اور خدا کی اور مورخوں کی کتابوں کا اس پر اتفاق ہے۔ پس وہ لوگ جن کو

[1] بنی اسرائیل:۵

سمّاهم اللّه المغضوب عليهم في الفاتحة هم

در فاتحہ خدا اوشاں را مغضوب علیہم گفتہ ہماں

خدا نے فاتحہ میں مغضوب علیہم کہا ہے وہی

اليهود الذين كذّبوا المسّيح وأرادوا أن يصلبوه ﴿۱۳۰﴾

یہود ہستند کہ تکذیب مسیح کردند و خواستند کہ او را

یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کی تکذیب کی اور چاہا کہ اسے

ويعلمه العالمون. وإنّ لفظ: الضَّالِّينَ الذي وقع

بر دار بکشند۔ و لفظ ضالین

سولی دیں۔ اور ضالین کا لفظ

بعد "الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ" قرينة قطعية على هذا

کہ با مغضوب علیہم واقع شدہ بر ایں معنیٰ قرینہ یقینیہ

جو مغضوب علیہم کے بعد واقع ہوا ان معنوں پر یقینی

المعنى ولا يرتاب فيه إلا الجاهلون. فإن

مے باشد کہ غیر از جاہلے دراں شک نمے کند چہ کہ

قرینہ ہے۔ اس پر جاہل کے سوا کوئی شک نہیں لاتا کیونکہ

الضّالين قومٌ أفرطوا في أمر عيسٰى، فثبت من

ضالین آں کساں ہستند کہ دربارہ عیسٰی افراط کردند ازیں جا

ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسٰی کے بارہ میں افراط کیا۔ یہاں سے

هذا أن المغضوب عليهم قوم فرّطوا

ثابت شد کہ مغضوب علیہم آں کساں ہستند کہ دربارہ وے

ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی نسبت

فی أمره، وهذان اسمان متقابلان أيّها الناظرون.

تفریط کردند و ایں دو نام مقابل یکدگر واقع شدہ اند

تفریط کی اور یہ دو نام ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہوئے ہیں۔

ثم خوّفكم الله أن تكونوا كمثلهم فيحلّ الغضب

باز خدا شمارا بترسانید ازیں کہ مثل ایشاں بشوید و در نتیجہ ہمچناں غضب بر شما

پھر خدا نے تم کو اس بات سے ڈرایا کہ تم ان کی طرح ہو جاؤ اور انجام کار ویسا ہی غضب

عليكم كما حلّ على أعداء المسيح ومسّهم لعنتُه

فرود آید کہ بردشمنان مسیح فرود آمد و آں لعنت

تم پر اترے جیسا کہ مسیح کے دشمنوں پر نازل ہوا اور وہ لعنت

المذكورة فى القرآن، وفى هذه تنبيه لكم أيها ﴿۱۳۱﴾

وے لازم حال شاں شد کہ در قرآن مذکور است۔ و دریں بیان اے منکران

ان کے شامل حال ہوئی جس کا قرآن میں ذکر ہے اور اے منکرو اس بیان میں

المنكرون. وما ألزمَكم الله قراءةَ الفاتحة فى

برائے شما آگاہی خوب است۔ و غرض خداوندی از لازم گردانیدن فاتحہ

تمہارے لئے تنبیہ ہے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے سے

كل ركعة إلا لهذا الغرض أيها العاقلون. فلا

در ہر رکعت ہمیں بودہ است

خدا تعالیٰ کی غرض یہی ہے۔

تُلقوا معاذيركم، وقد تمّت حُجّة الله عليكم

اکنوں بہانہ مے انگیزید وحجۃ اللہ بر شما تمام شدہ۔

اب بہانہ بناتے ہو اور خدا کی حجت تم پر تمام ہوئی

فأین تفرّون؟ وما کفَر الیھود بالمسیح إلا
و راہ گریز بر شما بند گردیدہ۔ یہود کفر با مسیح بایں گمان کردند
اور بھاگنے کی راہ تم پر بند ہوئی۔ یہودیوں نے مسیح کے ساتھ کفر اس گمان

لِزعمھم أنہ خالفَ عقیدتھم وما جاء کَمَا کانوا
کہ او خلاف عقیدہ ہائے اوشاں کرد و بہ آں طریق نیامد کہ
سے کیا کہ اس نے ان کے عقیدوں کے خلاف کیا اور اس طرح سے نہیں آیا جیسا

یترقّبون، ولِزعمھم أنہ لیس من بنی إسرائیل وخانتْ
او شاں امید و انتظار مے داشتند و نیز بہ ایں گمان کہ او از بنی اسرائیل نیست
کہ ان کو امید اور انتظار تھا اور اس گمان سے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں

أُمُّہ فغضِب اللّٰہ علیھم فھلک القوم المفسدون.
و مادرش خیانت کردہ ازیں سبب خدا بر ایشاں خشمناک شد پس آں تبہ کاران ہلاک
اور اس کی ماں نے خیانت کی ہے خدا ان پر غضبناک ہوا پس یہ مفسد قوم ہلاک

فاذکروا الفاتحۃ التی تقرء ونھا فی کل رکعۃ
گردیدند اکنوں آں فاتحہ را کہ در ہر رکعت
ہو گئی اب اس فاتحہ کو جسے ہر رکعت میں پڑھتے ہو

ولیست الصلاۃ إلّا بالفاتحۃ، فاحملوا ما حُمّلتم ﴿۱۳۲﴾
مے خوانید یاد بکنید و ہیچ نماز غیر از فاتحہ راست نمی آید پس بر دوش خود
یاد کرو اور کوئی نماز فاتحہ کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ پس اب اپنی پیٹھ پر اٹھاؤ

فیھا ولا تکونوا کالذین یقولون ولا یفعلون.
بردارید آنچہ خدا در فاتحہ بر شما بار کرد و مانند آناں مشوید کہ مے گویند و نمی کنند
جو خدا نے تم پر فاتحہ میں ڈالا اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں اور نہیں کرتے

ولا تقرَبوا الفاتحةَ وأنتم لا تعرفونها، ولا تقرَبوها

و نزدیک فاتحہ نروید چوں آنرا نمے شناسید و ہرگز نزدیک آں

اور فاتحہ کے نزدیک مت جاؤ جب تم اسے نہیں پہچانتے اور ہرگز اس کے نزدیک نہ جاؤ

وأنتم لا تعتقدون. أحسِبتم قراءةَ الفاتحة وفى

نگردید چوں براں اعتقاد نمے دارید آیا خواندن فاتحہ را

جب تم کو اس پر اعتقاد نہیں کیا تم فاتحہ کا پڑھنا

كل ركعةٍ تلاوتَها كعَملكُمْ بِهَا، ساء ما تزعمون.

در ہر رکعت ہمیں طور گمان مے کنید چناں کہ براں عمل کنید ایں گماں شما خیلی بداست

اور ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرنے کو ایسا ہی گمان کرتے ہو جیسا کہ اس پر عمل کرتے ہو۔ یہ تمہارا گمان بہت

ولستم على شيءٍ منها وما آمنتم بحرف من

در حقیقت شمارا ہیچ تعلق بافاتحہ نیست و با حرفے از حروفش ایمان نیاوردہ اید

برا ہے حقیقت میں تم کو فاتحہ سے کچھ تعلق نہیں اور اس کے ایک حرف پر بھی ایمان نہیں لاتے

حروفها حتّى تؤمنوا بالمسيح الذى بُعث بينكم

تا آنکہ برآں مسیح ایمان آورید کہ

جب تک تم اس مسیح پر ایمان نہ لاؤ جو

منكم، وشهدتْ سورة النور عليه فهل

درمیان شما و از میان شما پیدا شدہ و سورہ نور بر صدق وے گواہی دادہ آیا

تم میں سے اور تمہارے بیچ میں پیدا ہوا اور سورۃ نور نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔ کیا

أنتم تؤمنون. وإن لم تؤمنوا بها ولم تعملوا

ایمان مے آرید و اگر بر فاتحہ ایمان نمے آرید و نہ برو عمل مے کنید

ایمان لاؤ گے؟ اور اگر فاتحہ پر ایمان نہیں لاؤ گے اور نہ اس پر عمل کرو گے

فیحلّ علیکم غضب اللّٰہ کما حلّ من قبلکم

پس غضب خدا ہمچناں شما را فرا گیرد کہ یہود را فرا گرفت

تو خدا کا غضب تم کو اسی طرح پکڑے گا جیسا کہ یہود کو پکڑا

علی الیہود. واتّقوا اللّٰہ الذی إن عصیتم ینزع ﴿۱۳۳﴾

و از خدائے بترسید کہ بر عصیان

اور اس خدا سے ڈرو جو تمہاری نافرمانی پر

الدین والدولۃ منکم ویؤتیھما قوما یطیعون.

دین و دولت را از دست شما بیرون کشد و فرمان پذیراں را عطا بفرماید

دین اور دولت دونوں تمہارے ہاتھ سے چھین لیوے اور فرمانبرداروں کو دے دے

وتعرفون ما فُعِلَ بالیھود بعد المسیح ولا

و شما مے دانید آنچہ خدا بعد مسیح با یہود کرد و در

اور تم جانتے ہو جو کچھ خدا نے مسیح کے بعد یہودیوں کے ساتھ کیا اور

تُعجِزہ المجرمون. واللّٰہُ غنیّ عن العالمین إن

ہیچ ہنگام مجرمان او را نمے توانند کہ عاجز بکنند و خدا از مردمان بے نیاز است اگر

کسی وقت مجرم اس کو عاجز نہیں کر سکتے اور خدا لوگوں سے بے نیاز ہے اگر

کانوا لا ینتھون. وما قلتُہ من عند نفسی بل قالہ

از بے فرمانی دست باز ندارند۔ من ایں ہمہ از پیش نفس خود نگفتہ ام بلکہ

باز نہ آئیں میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ

اللّٰہ ربکم، أما قرأتم: فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ[1]

پروردگار شما گفتہ است۔ آیا نخواندہ اید اکنوں خدا مے بیند کہ چگونہ عمل مے کنید

تمہارے پروردگار نے کہا ہے کیا تم نے نہیں پڑھا۔ اب خدا دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو

[1] الاعراف:۱۳۰

وَ" اِنَّمَآ اَمۡرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيۡـًٔا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ

و چوں خدا چیزے را مے خواہد امر او بجز ایں نمے باشد کہ او را مے گوید بشو

اور جب خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوۡنُ"[1] اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا

و مے شود خدا حالت ہیچ قومے را تغیر نمے کند تا آنکہ ایشاں حالت خود را

تو وہ جا تی ہے۔ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو

مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ[2] فقد غيّرتم فسوف تعلمون .

تغیر بکنند اکنوں آگاہ باشید کہ شما حالات خود را تغیر کردہ اید قریب است کہ

نہ بدلے اب خبردار ہو جاؤ کہ تم نے اپنی حالت کو بدل دیا ہے۔ قریب ہے کہ تم

وتقولون إنّا نحن المسلمون، والله يعلم ما

عاقبت وے را بدانید۔ و مے گوئید کہ ما مسلمان ہستیم و خدا مے داند آنچہ

اس کا نتیجہ دیکھو۔ اور کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا جانتا ہے جو کچھ

تعملون أيّها المتصلّفون .ألم يأنِ أن تخشع ﴿۱۳۴﴾

مے کنید اے لاف زنان! آیا وقت آں نیامد کہ دل ہائے شما

کرتے ہو اے لاف زنو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے

قلوبكم وتخافوا وعيدَ اللّه وقد رأيتم

فروتنی بگزینند واز وعید خدا بترسید حالانکہ شما

دل عاجز ہو جائیں اور خدا کی وعید سے ڈرو حالانکہ تم نے وہ دن دیکھے

أيّاما كأيّام اليهود أفلا تبصرون؟ توبوا توبوا

روزہا مانند روزہائے یہود دیدید آیا بینا نیستید۔ توبہ بکنید توبہ بکنید

جو یہود نے دیکھے تھے۔ کیا تم اندھے ہو؟ توبہ کرو توبہ کرو

[1] یٰسٓ: ۸۳ [2] الرعد :۱۲

قبل أن تهلكوا ولا تغضَبوا على داعى اللّٰه ولا

پیش ازانکہ ہلاک بشوید و بر داعی خدا خشمناک مشوید و با

اس سے پہلے کے ہلاک ہو جاؤ۔ اور خدا کی طرف بلانے والے پر غصے مت ہو اور

تحاربوا ربّكم أتقدرون أن تردّوا ما أراد اللّٰه؟

پروردگار خود جنگ پیش مگیرید۔ آیا مے توانید کہ ارادۂ خدا را رد بکنید

اپنے رب سے مت لڑو کیا تم خدا کے ارادہ کو رد کر سکتے ہو؟

ونعلم أنكم لا تقدرون. فاتّقوا اللّٰه ولا تنسَوا

ماخوب میدانیم کہ شما نمے توانید پس از وے بترسید و مرگ را

ہم خوب جانتے ہیں کہ تم نہیں کر سکتے۔ پس اس سے ڈرو اور موت کو

المَنون. وإنّ وعد اللّٰه حق، فاخشوا عواصف

یاد بکنید البتہ وعدۂ خدا حق است پس از تند بادہائے تباہی

یاد کرو۔ خدا کا وعدہ بے شک حق ہے پس تباہی کی آندھیوں سے خوف کرو۔

أيها المتّقون. وإنه مالكٌ يؤتى المُلك من

خوف بکنید او مالک است ہر کرا خواہد ملک بدہد

وہ مالک ہے جس کو چاہے ملک دے

يشاء، وينزِع المُلك ممّن يشاء، ألا تنظرون

واز دست ہر کہ خواہد باز بکشد آیا قول خدا را

اور جس سے چاہے چھین لے کیا خدا تعالیٰ کے قول کو

إلى قول اللّٰه "فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ"[1] فقد ﴿۱۳۵﴾

نگاہ نمے کنید او کارہائے شما را خوب مے بیند

نہیں دیکھتے وہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

[1] الاعراف: ۱۳۰

قیل لکم ما قیل للیهود وأنتم تعلمون مآل

و بہ شما ہموں طور گفتہ شد کہ بہ یہود گفتہ شدہ بود و شما انجام کار ایشاں را

اور تمہیں وہی کہا گیا جو یہود کو کہا گیا تھا اور تم ان کا انجام

أمرهم ولا تجهلون .اتقوا اتقوا، واتركوا التكبّر

خوب مے دانید بترسید بترسید و تکبر را

بخوبی جانتے ہو کہ کیا ہوا۔ ڈرو ڈرو اور تکبر کو

واخشعوا، وادفعوا الرُّجْزَ وتَطهّروا، وارحموا

بگذارید و فروتنی بگزینید و پلیدی و ناپاکی را از خود دور بکنید و پاک بشوید و

چھوڑ دو اور عاجزی اختیار کرو اور پلیدی اور ناپاکی کو اپنے آپ سے دور کرو اور پاک ہو جاؤ

ذراريكم ولا تظلموا، واتّقوا اللّه الذى إليه

بر اولاد خود رحم آرید و ستم نکنید و از خدا بترسید کہ انجام کار

اور اپنی اولاد پر رحم کرو اور ظلم نہ کرو اور خدا سے ڈرو کیونکہ آخر

تُصرَفون. لااسمَ على السماء إلا اسم المنقطعين،

باو رجوع خواہد بود در دفتر آسمان غیر از نام منقطعان

اس کے پاس جانا ہے آسمان کے دفتر میں ان کا نام لکھا جاتا ہے جو خالص خدا کے

فجاهِدوا أن تُكْتَب أسماء كم فى السماء ، ولا

نوشتہ نمے شود پس کوشش کنید کہ نام ہائے شما بر لوح آسمان ثبت گردد

ہو گئے ہیں پس کوشش کرو کہ تمہارا نام آسمان کے لوح پر لکھا جائے

تفرحوا بقشر الإسلام أيها المسلمون.

و بر پوست اسلام ناز مکنید اے مسلمانان

اور اے مسلمانو! اسلام کے چھلکے پر ناز مت کرو۔

قد اقتربت أيّام اللّه، وإنه يذهب بالفاسقين

ایام روزہائے خدا قریب رسیدہ و نزدیک است کہ اوکاروبار فاسقاں را سرد کند کہ

خدا کے دن قریب آ گئے ہیں اور قریب ہے کہ وہ ان فاسقوں کی رونق بازار سرد کر دے جو تم میں سے

منكم، ويأتي بقوم يحبّهم ويحبونه ..يذكرون

از شما سر بر آوردہ اند و قومے را بر روئے کار بیارد کہ او ایشاں را دوست دارد

ہیں۔ اور ایسی قوم پیدا کرے کہ وہ ان سے محبت کرے اور وہ اس سے محبت کریں۔ وہ اسے یاد کریں اور وہ

اللّه ويذكرهم، ويُتمّ عليهم كل ما وعدكم من ﴿۱۳۶﴾

و ایشاں وے را دوست دارند ایشان وے را یاد کنند واو ایشاں را یاد کند۔ وہمگی وعدہ ہائے نعمت کہ

ان کو یاد کرے اور نعمت کے سارے وعدے جو اس نے تم سے کئے ہیں ان کے حق میں پورا کرے

النعم، ولا تضرّونه شيئا، فما لكم لا تتقون؟

کردہ است در حق ایشاں با تمام رساند و شما ہیچ ضررے باو نتوانید رسانید پس چرا نمے ترسید

اور تم اسے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے پس کیوں نہیں ڈرتے۔

إن مثل نبيّنا عند اللّه كمثل موسٰى، وإن موسٰى

البتہ مثل نبی ما نزد خدا مثل موسیٰ است و شما مے دانید کہ

خدا کے نزدیک ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں اور تم جانتے ہو کہ موسیٰ

وعد قومًا، وأتمّه لقوم آخرين، وأهلك اللّه

موسیٰ با قومے وعدہ کرد دلے آں وعدہ را در حق قوم دیگر با تمام رسانید و خدا

نے ایک قوم کے ساتھ وعدہ کیا لیکن اس وعدہ کو دوسری قوم کے حق میں پورا کیا اور خدا نے

آباء هم في الفلاة لِما كانوا قومًا عاصين.

پدران ایشاں را در دشت نابود کرد زیرا کہ نا فرمان بودند

ان کے باپوں کو میدان میں ہلاک کیا کیونکہ نافرمان قوم تھی۔

وكـذٰلك يفعل بكم أيها المعتدون، ويرحمكم
نزدیک است کہ خدا ہمیں معاملہ باشما بکند اے از حد گذرندگاں۔ واے صالحان! بر شما رحم
اور خدا یہی معاملہ تمہارے ساتھ کرے گا اے حد سے بڑھ جانے والو۔ اور اے پرہیزگارو

أيها الصالحون .فاصلِحوا ذات بينكم وأصلحوا
آورد۔ اکنوں باید کہ براستی و آشتی میل آرید و درست بکنید آں چیز را
تم پر رحم کرے گا اب چاہیے کہ سچائی اور صلح اختیار کرو اور اس چیز کو درست کرو

ما أفسدتم، ولا تقعدوا مع الذين يستكبرون .
کہ تباہ کردہ اید و با گردن کشاں ہم نشینی مکنید
جسے تم نے تباہ کر دیا ہے اور مغروروں کے ساتھ نہ بیٹھو

أتُعجِزون ربّ السماء ببطشكم أو تخدعونه
آیا ممکن است کہ با زور و قوت خود پروردگار آسمان رامانده بکنید یا مے توانید
کیا ممکن ہے کہ اپنے زور اور قوت کے ساتھ آسمان کے ربّ کو تھکا دو

بخديعتكم؟ كلا بل إنكم علّى أنفسكم تظلمون. ﴿۱۳۷﴾
کہ او را بفریبید۔ ہرگز ممکن نیست بلکہ ستم بر جان خود مے کنید
بلکہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہو۔

ولا أقول لكم عندى علم أو قوة .سبحان اللّٰه!
من نہ مے گویم کہ در دست من علم و قوت است۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ من
میں نہیں کہتا کہ میرے ہاتھ میں علم اور قوت ہے۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ میں

ما أنا إلا عبدٌ ضعيف، وأنطقنى الذى يُنطِق
بندۂ ناتوان ہستم و مرا ہماں خدا گویا ساخت
ایک عاجز بندہ ہوں اور مجھے اسی خدا نے گویائی دی

رسلَه، فما لكم لا تفهمون؟ اترُكوا الفاتحة،

کہ رسولان خود را گویائی بخشید۔ پس چرا نمے فہمید اکنوں یا فاتحہ را بگذارید

جس نے رسولوں کو گویائی عطا فرمائی۔ پس کیوں نہیں سمجھتے۔ اب یا تو فاتحہ کو چھوڑو

أو اعملوا بها حياءً من اللّٰه إن كنتم قومًا تتّقون .

یا شرم از خدا کردہ عمل بآں کنید اگر قومے

یا خدا سے شرم کر کے اس پر عمل کرو۔ اگر تم خدا سے ڈرنے والی

أتقرء ونها وهي لا تُجاوز حناجركم أيها المراء ون؟

خدا ترس ہستید۔ چیست کہ فاتحہ را مے خوانید و آں از گلوئے شما نمے گذرد

قوم ہو۔ کیا بات ہے کہ فاتحہ کو پڑھتے ہو اور وہ تمہارے گلے سے نیچے نہیں اترتی

وإن المغضوب عليهم هم اليهود

اے ریاکاراں و ثابت شدہ کہ مغضوب علیہم

اے ریاکارو! اور ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم

الذين حذّركم اللّٰه من مضاهاتهم، الذين فرّطوا

ہماں یہود ہستند کہ خدا شما را از مشابہ گردیدن باوشاں ترسانید آناں کہ

وہی یہود ہیں جن کی طرح ہونے سے خدا نے تم کو ڈرایا اور جنہوں نے

فى أمر عيسٰى، فاسألوا أهل الذكر إن كنتم

درباره عیسیٰ تفریط کردند پس اگر علم ندارید از اہل ذکر

عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی۔ پس اگر علم نہیں رکھتے تو علم والوں سے

لا تعلمون .أتنتظرون من دوني مسيحًا

پرسید۔ آیا بعد از من انتظار مسیح می کشید

پوچھو۔ کیا میرے سوا ایسے مسیح کا انتظار کرتے ہو

الّذی یُؤذَی کمثلی، فتکفّرونه وتکذّبونه وتشتمونه ﴿۱۳۸﴾

کہ مثل من آزار دادہ شود پس شما تکذیب و تکفیر وے بکنید و چوں من وے را

جو میری طرح ستایا جائے پھر تم اس کی تکذیب کرو اور اس کو کافر کہو اور میری طرح اس کو

کمثلی، وکدتم تقتلونه، وکفاکم هذا الوِزْرُ الذی

دشنام بدہید و بخواہید کہ وے بکشید و ہمیں گناہ کہ بسبب تکفیر من

گالیاں دو اور چاہو کہ اس کو مار ڈالو اور یہی گناہ جو میری تکفیر کی وجہ سے

احتملتم بتکفیری، فلا تجسّسوا مسیحًا آخر

طوق گردن شما شدہ برائے شما کافی است۔ اکنوں جستجوئے مسیح دیگر برائے

تمہارے گلے کا ہار ہو گیا ہے تمہارے لئے کافی ہے اب دوسرے کو نہ ڈھونڈو

لتُکفِّروه، أتستطیعون أن تحملوا الوِزْرَین أیها

کافر گردانیدن نکنید آیا مے توانید کہ دو بار را بردارید

کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ دوہرا بوجھ اٹھاؤ

المعتدون؟ ولا بُدّ لکم أن تُکفّروا المسیح

و چارہ ازیں نیست کہ تکفیر مسیح صادق بکنید

اور اس سے چارہ نہیں کہ سچے مسیح کی تکفیر کرو

الصادق لیتمّ نبأ اللّٰه وقد کفّرتمونی وتمّ ما قُدّرَ

تا پیشگوئی خدا باتمام رسد و شما تکفیر من کردید و آنچہ مقدر برائے شما بود بظہور رسید

تا خدا کی پیشگوئی پوری ہو اور تم نے میری تکفیر کی اور جو کچھ تمہارے لئے مقدر تھا ظاہر ہو گیا

لکم، فلا تطلبوا تکفیرًا آخر إن کنتم تعقلون. و

اکنوں تکفیر شخصے دیگر طلب نہ کنید

اب اگر عقلمند ہو تو دوسرے شخص کی تکفیر طلب نہ کرو۔

تـفـصيل الـمـقـام أن الـلّٰه قد أخبر عن بعض اليهود
تفصیل ایں مقام ایں طور است کہ حق تعالیٰ در سورۃ فاتحہ از بعضے یہود خبر مے دہد
اس مقام کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ خدا تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ان بعض یہودیوں کی نسبت اطلاع

في السورة الـفـاتحة. إنهم كانوا محلّ غضب
کہ در زمان عیسیٰ بن صدیقہ
دیتا ہے جن پر عیسیٰ بن صدیقہ کے زمانہ میں

الـلّٰـه في زمن عيسى ابنِ الصدّيقة، فإنّهم كفّروه ﴿۱۳۹﴾
غضب خدا بر ایشاں نازل شد زیرا اوشاں اورا کافر گفتند
خدا کا غضب ان پر نازل ہوا کیونکہ انہوں نے اس کو کافر کہا

وآذوه وأثـاروا لـه كـل نـوع الفتنة، ثم أشار إلٰى
و آزار رسانیدند و ہر گونہ فتنہ برپا کردند باز حق تعالیٰ اشارت
اور ستایا اور ہر طرح کا فتنہ اٹھایا پھر خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے

أن طـائـفـة مـنـكـم كـمـثـلهم يكفّرون مسيحهم
مے فرماید کہ گروہے از شما مانند یہود تکفیر مسیح خواہند کرد
کہ تم میں سے ایک گروہ یہود کی طرح اپنے مسیح کی تکفیر کرے گا

ويـكـمّـلـون جميع أنحاء المشابهة، ويفعلون به
و ہر گونہ مشابہت باایشاں پیدا خواہند کرد و از دست او شاں ہمہ آں کارہا
اور ہر طرح کی مشابہت ان سے پیدا کر لیں گے اور ان کے ہاتھوں سے وہ سب کام

ما كانوا يفعلون. وأنتم تقرء ون آية الْمَغْضُوبِ
سر برزنند کہ از یہود ظاہر شدند و شما آیت مغضوب علیھم
ہوں گے جو یہود نے کئے اور تم مغضوب علیھم کی آیت

عَلَيْهِمْ، ثم لا تلتفتون. أعلّمكم الله هذه السورة

مے خوانید باز رو بآں نمے آرید آیا خدا ایں سورۃ را بے سود بشما

پڑھتے ہو پھر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا خدا نے یوں ہی یہ سورۃ تم کو

عبثًا كوضع الشيءِ في غير محلّه أو كتبها لتذكيرِ

تعلیم داد چنانکہ کسے چیزے را در غیر محلش مے نہد یا ایں سورۃ را بجہت آں نازل

سکھلائی جیسا کہ کوئی کسی چیز کو بے ٹھکانے رکھ دے۔ یا اس سورۃ کو اس لئے اتارا

جريمة ترتكبونها ما لكم لا تُمعِنون؟ وما غضِب

فرمود کہ شمارا آں گناہ یاد دہاند کہ از دست شما سر برزند چرا بغور نمے بینید و خدا براں یہود

کہ تم کو وہ گناہ یاد دلائے جو تمہارے ہاتھ سے ہوگا۔کیوں غور سے نہیں دیکھتے اور خدا

الله على تلك اليهود إلّا لما كفّروا رسوله عيسى

بسبب کفر عیسٰی

ان یہودیوں پر عیسٰی کو کافر کہنے کے سبب

وكذّبوه وشتموه وكادوا أن يقتلوه من الحسدِ ﴿۱۴۰﴾

و تکذیب و دشنام وے خشمناک شد و نیز بسبب آں کہ مے خواستند کہ از

اور اس کی تکذیب اور اس کو گالیاں دینے کے سبب غضبناک ہوا اور اس لئے بھی کہ وہ

والهوى، وقد كتب عليكم قدرُ الله أنكم تفعلون

ہوا و حسد او را بقتل رسانند و ہمچنیں تقدیر خداوندی در حق شما جاری شدہ

ہوا وحسد کے مارے چاہتے تھے کہ اس کو قتل کر دیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہارے حق میں اسی طرح جاری

بمسيحكم كما فعل اليهود بمسيحهم،

کہ با مسیح خود ہماں خواہید کرد کہ یہود با مسیح خود کردند

ہوئی ہے کہ تم اپنے مسیح سے وہی کرو جو یہود نے اپنے مسیح سے کیا۔

وقد فعلتم بی كمثله، فهل بقی هوًی لكم يا حزبَ

اکنوں شما با من ہماں طور معاملہ کردید آیا اے گروہ دشمناں! آیا چیزے آرزو

اب تم نے اسی طرح میرے ساتھ معاملہ کیا۔ اے دشمنوں کے گروہ! کیا کچھ آرزو تمہارے

العدا أن تُكفّروا وتكذّبوا وتؤذوا كمثلی نفسًا

وتمنا در دل شما باقی است کہ مے خواہید کہ بار دگر مثل من شخص دیگر را تکفیر وتفسیق بکنید و

دل میں باقی ہے جو چاہتے ہو کہ پھر دوسری دفعہ میرے جیسے دوسرے شخص کی تکفیر اور تفسیق کرو

أخرى؟ وقد شهدت ألسنكم وأقلامكم

آزار بدہید حالانکہ زبان ہائے شما و قلمہائے شما و فریب ہائے شما ہمگی گواہی

اور اس کو ستاؤ حالانکہ تمہاری زبانوں اور تمہاری قلموں اور تمہارے فریبوں نے اس بات پر گواہی

ومكائدكم أنكم أتممتم علیّ ما أُشيرَ إليه فی

مے دہند بر ایں کہ شما در حق من ہمہ آنرا باتمام رسانیدہ اید کہ در سورہ فاتحہ اشارت

دے دی کہ تم نے میرے حق میں وہ سب کچھ پورا کر لیا ہے جس کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ ہے

سورة الفاتحة، فارحموا مسيحًا آخر وأَقِيلوه من

بآں رفتہ پس اے منتظراں بر مسیح دیگر رحم آرید

پس اے انتظار کرنے والو دوسرے مسیح پر رحم کرو

هذه العزّة أيها المنتظرون. أما شبعتم

و ازیں عزت و احترام وے را معاف بدارید آیا بایں قدر کہ بجا آوردید

اور اس عزت و احترام سے اس کو معاف رکھو کیا اتنے سے تمہارا پیٹ

بهذا القدر؟ أتريدون أن ينزل عيسى ابن مريم

ہنوز سیر نشدہ اید آیا مے خواہید کہ مسیح ابن مریم از آسمان

نہیں بھرا کیا چاہتے ہو کہ مسیح ابن مریم آسمان سے

مّن السماء ثم تفعلوا به ما فعل اليهود به من قبل، ﴿۱۴۱﴾

نازل شود و با او ہماں بکنید کہ قبل ازیں یہود با وے کردند

نازل ہو اور اس سے وہی کرو جو اس سے پہلے یہودیوں نے اس کے ساتھ کیا

ويجتمع عليه القارعتان والتكفيران والذلّتان،

و ازیں جہت بروے دو مصیبت و دو تکفیر

اور اس طرح اس پر دو مصیبتیں اور دو تکفیریں

ويذوق اللعنة مرّتين، بل ثلاث مرات☆

و دو ذلت جمع بشوند۔ و دو لعنت بلکہ

اور دو ذلتیں جمع ہو جائیں اور دو لعنت بلکہ

ولن يجمع اللّه عليه اللّعان الثلاث

سہ لعنت را بچشد۔ و خدا بر سر وے ہرگز ایں سہ لعنت جمع نخواہد کرد۔

تین لعنت کا مزہ چکھے اور خدا اس پر ہرگز تین لعنتیں جمع نہیں کرے گا

☆ **الحاشیۃ**

قد ثبت من مفهوم قوله تعالٰى غير المغضوب عليهم ان المسيح

از مفہوم آیت غیر المغضوب علیہم ثابت شدہ است کہ برائے مسیح موعود

الموعود قد قدّر له ان يلعنه الذين يقولون انا نحن المسلمون

مقدر است کہ فرقہ از مسلمانان برو لعنت کردہ

الذين غضب اللّه عليهم كما غضب على اليهود و هم لا يعلمون

مورد غضب الٰہی شوند

فان فرضنا ان المسيح الموعود هو المسيح الذى اُنزل عليه الانجيل

پس اگر ما فرض کنیم کہ مسیح موعود ہماں عیسٰی است کہ برو انجیل نازل شدہ بود

فعند ذالک تجتمع عليه لعنات ثلٰث. لعنة من اليهود و لعنة من

دریں صورت سہ لعنت برو جمع مے شوند۔ لعنتے از طرف یہود۔ و لعنتے

كما أنتم تزعمون .وقد لعنتم مسيحًا جاء كم

ہمچناں کہ گمان مے کنید وشما براں مسیح لعنت کردہ اید کہ از شما نزد شما

جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور ایک مسیح تو تمہیں میں سے تمہارے پاس آچکا

منكم، وأتممتم عليه ما كُتِبَ في كتاب الله، فهو

آمد و پیشگوئی قرآن را برو باتمام رسانیدہ اید

اور تم نے اس پر وہ پیشگوئی پوری کر دی جو سورۃ فاتحہ میں تھی

المسيح الموعود إن كنتم تتفكّرون .

پس ہماں مسیح موعود است اگر فکر کنید

پس وہی مسیح موعود ہے جس پر وہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

سيقولون إنا لا نحضُره إلّا تذلّلا وطاعةً فكيف

ایشاں خواہند گفت کہ ما بکمال فروتنی و فرمان پذیری پیش اوحاضر شویم

کہیں گے کہ ہم پوری خاکساری اور عاجزی سے اس کے پاس حاضر ہوں گے پھر کیونکر ہو سکتا

نكفّره ونؤذيه وإنّا به مؤمنون. قُلْ هذا قدرٌ من الله

پس چگونہ ممکن است کہ او را کافر گوئیم و آزارش بدہیم در حالیکہ ما با اوایمان بیاوریم۔ بگو ایں

ہے کہ ہم اسے کافر کہیں اور ستائیں حالانکہ ہم اس پر ایمان لائیں۔ کہہ دے کہ یہ

كُتِبَ على حزبٍ منكم في الفاتحة،

تقدیر خداوندی است کہ در حق گروہے از شما در سورۃ فاتحہ نوشتہ شدہ

خدا کی تقدیر ہے جو تمہارے میں سے ایک گروہ کی نسبت سورۃ فاتحہ میں لکھی گئی ہے۔

بقیۃ الحاشیۃ

النصارىٰ و لعنة من المسلمين الذين يكفرونه عند نزوله و يُكذّبون. فكانّ السرّ في انزال عيسىٰ هو تكميل امر اللعن و ادخال المسلمين في الذين يلعنون. منه

از طرف نصاریٰ ولعنتے از طرف آں مسلماناں کہ تکذیب وتکفیر او خواہند کرد۔ پس گویا در نازل کردن عیسیٰ علیہ السلام ہمیں رازے است کہ تا امر لعنت را مکمل کردہ شود و مسلمانان نیز دراں گروہ داخل شوند کہ برو لعنت مے فرستند۔ منہ

وإنّ قدر اللّٰہ لا یبدَّل أیہا الجاہلون .ألا

و اے جاہلان تقدیر خداوندی ہرگز تبدیل نمی شود

اور خدا کی تقدیر کبھی نہیں بدلتی۔

تقرء ون الفاتحۃ وقد کنتم تصرّون علیہا

اے پیروان حدیث! آیا اکنوں فاتحہ را نمے خوانید و شما براں بسیار اصرار

اے حدیث کی پیروی کرنے والو! کیا اب فاتحہ کونہیں پڑھتے اورتم تو اس پر بہت اصرار

أیہا المحدِّثون؟ الیوم عاداکم الفاتحۃ وأنتم ﴿۱۴۲﴾

مے کردید۔ امروز فاتحہ با شما عداوت مے کند و شما

کیا کرتے تھے۔ آج فاتحہ تم سے دشمنی کرتی ہے اور تم

عادیتموہا وصار التزامہا عذاب أنفسکم کأنہا

باوے میکنید و التزام آں بر جان شما عذاب شدید گردیدہ

اس سے کرتے ہو اور اس کا التزام تمہاری جان پر سخت عذاب ہو گیا ہے

جرعۃٌ غیر سائغ تبلَعونہا ولا تستطیعون .ولا

گوئی آں یک جرعہ ناگوار است کہ آں را از کام فرو بردن مے خواہید و نمی توانید

گویا کہ وہ ایک ناگوار گھونٹ ہے جسے نگلنا چاہتے ہو لیکن نگل نہیں سکتے

تتلون بعد ذالک ہذہ السورۃ إلا وأنتم تتألّمون.

و امید است کہ بعد ازیں بغیر ایں کہ دل را صدمہ رسد ایں سورۃ را نخواہید خواند

اور امید ہے کہ اب اس کے بعد تم اس سورۃ کو بغیر درد و الم کے نہ پڑھو گے

ولا تتلون: غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ

و غیر المغضوب علیہم را نخواہید خواند

اور جب غیر المغضوب علیہم کا لفظ پڑھو گے

إلّا وتغضبون علی أنفسکم وتتندّمون .

مگر آنکہ بر جان ہائے خود خشمناک خواہید شد و پشیمان خواہید شد و

تو تم کو اپنے اوپر سخت غصہ آئے گا اور پچھتاؤ گے اور

وترونها عذابا شدیدا فی کل حین تقرء ون .

ہر وقتے کہ تلاوت آں خواہید کرد جان شما ازاں عذاب شدید محسوس خواہد کرد

جس وقت اسے پڑھو گے تمہاری جان اس سے سخت عذاب محسوس کرے گی۔

فحینئذ تحترق قلوبکم بلظی الحسرة و

و دراں وقت دلہائے شما از آتش حسرت کباب گردد و

اس وقت تمہارے دل حسرت کی آگ سے کباب ہوں گے اور

ربما تودّون لو کنتم تترکون.

بسا اوقات آرزو خواہید کرد کہ کاش کسے از ما سورۂ فاتحہ را نخواندے۔

اکثر چاہو گے کہ کاش کہ ہم سورۃ فاتحہ کا پڑھنا چھوڑ دیتے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

إنّ الذین یزعمون أن عیسی صعد إلی ﴿۱۴۳﴾

آناں کہ پندارند کہ عیسیٰ علیہ السلام بر آسمان رفت

جن کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے

السماء لیس عندهم سلطان وإنْ هم إلّا یکذبون.

در دستِ شاں دلیلے نیست بلکہ ایشاں دروغ مے زنند

ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

أكتَبه اللّه فى القرآن فيتّبعونه، أو قاله الرسول
آیا ایں سخن را خدا در قرآن نوشتہ است کہ پیروی آں مے کنند یا موافق گفتہ رسول
کیا یہ بات خدا نے قرآن میں لکھ دی ہے اس لئے اس کی پیروی کرتے ہیں یا یہ بات رسول نے کہی

فيقولونه كلّا بل هم يفتَرون .ولن تجد آية
مے گویند ہرگز چناں نیست بلکہ از پیش خود مے تراشند درایں باب آیتے
ہے۔ پس وہ بھی کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں ۔ بلکہ وہ خود یہ بات تراشتے ہیں۔ اس بارہ میں

فى هذا الباب، ولا حديثا من نبيّنا المستطاب،
و حدیثے نمے یافتہ شود
کوئی آیت اور حدیث پائی نہیں جاتی

ولا يقبَله العقل السليم أيها العاقلون .
و نہ ایں امر را عقل سلیم قبول مے کند۔
اور نہ اس بات کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ اور

وقالوا إن المسيح رُفع إلى السماء الثانية
و گویند کہ مسیح بر آسمان دوم مرفوع شد و
کہتے ہیں کہ مسیح دوسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا اور

وصُلب مقامَه رجل آخر، فانظر إلى كذبٍ
در جائے او شخص دیگر را بر دار کشیدند۔ ایں دروغ را بہ بیں
اس کی جگہ ایک دوسرا شخص سولی دیا گیا۔ اس جھوٹ کو دیکھو

ينحِتون. أكانوا حاضرين عند هذه الواقعة
کہ تراشیدہ اند۔ آیا در وقت وقوع ایں واقعہ حاضر بودند؟
جو انہوں نے تراشا ہے۔ کیا وہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت حاضر تھے؟

أو وجدوها فی الکتاب والسنّة، فلیُخرجوها ﴿۱۴۴﴾
یا آں را در کتاب و سنت دیدہ اند۔ باید کہ آں مقام
یا اس کو قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے چاہیے کہ وہ مقام

لنا إن کانوا یصدُقون . کلّا .. بل إنهم یفترون
مارا ہم بنمایند اگر راست مے گویند۔ ہرگز چناں نیست بلکہ
ہم کو بھی دکھلائیں اگر سچ کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ

علی اللّه ورسوله ولا یتّقون . ولا یفکّرون
بر خدا و رسول وے افتراء مے کنند و خوف ندارند و
خدا اور اس کے رسول پر افتراء کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے اور

فی أنفسهم أن العقل یخالف هذه القصّة
در دل خود فکر نمے کنند۔ عقل دست رد بر سینہ ایں قصہ
اپنے دل میں نہیں سوچتے۔ عقل اس قصہ کے مخالف ہے

ولا یصدّقها المتفرّسون . فإنّ الذی صُلب
مے زند و دانشمنداں زنہار دنبال تصدیق ایں نروند۔ چہ کہ آں شخص
اور عقل مند ہرگز اس کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ وہ

فی مصلب عیسٰی إنْ کان من المؤمنین
مصلوب کہ در جائے عیسٰی بکشتن درآمد اگر مومن بود
مصلوب شخص جو عیسٰی کی بجائے سولی دیا گیا اگر وہ مومن تھا تو

فکیف صلَبه اللّه وقد قال فی التوراة إنه
چگونہ خدا بگذاشت کہ او را بر دار بکشند حالانکہ در تورات فرمودہ کہ
خدا نے کس طرح اسے چھوڑ دیا کہ وہ سولی دیا جائے حالانکہ تورات میں خدا نے فرمایا ہے کہ

مَن صُلب فهو ملعون. ألَعَنَ عبدًا ويعلم

ہر کہ مصلوب شود ملعون است۔ آیا خدا بندہ را ملعون کرد و

جو سولی دے کر مار دیا جائے وہ ملعون ہے۔ کیا خدا نے ایک ایسے بندہ کو ملعون کیا

أنه مؤمن، سبحانه وتعالىٰ عمّا

میدانست کہ او مومن است پاک است ذات او ازیں چیز ہا کہ باوے نسبت مے کنند

جس کی نسبت جانتا تھا کہ وہ مومن ہے اس کی ذات ان باتوں سے پاک ہے جو وہ اس سے منسوب

يصفون ! و قد لعن اللّٰه في التوراة ﴿۱۴۵﴾

و خدا در تورات ہر مصلوب را ملعون قرار مے دہد

کرتے ہیں۔ اور خدا تورات میں ہر ایک مصلوب کو معلون قرار دیتا ہے۔

كلَّ مَن صُلب فاسأل أهل التوراة إن كنت

اگر نمے دانید از اہل تورات پرسید

اگر ہم نہیں جانتے تو تورات والوں سے پوچھو۔

من الذين لا يعلمون. وإن كان المصلوب

و اگر شخص مصلوب از دشمنان عیسیٰ

اور اگر وہ مصلوب شخص عیسیٰ کے دشمنوں میں سے

من أعداء عيسىٰ ومن الكفار فكيف سكت

و از کفار بود وقت صلیب چرا خاموش

تھا اور کافر تھا تو صلیب کے وقت کیوں چپ رہا

المصلوب عند صلبه وما برّأ نفسه، وكيف بقي أمره

ماند و چرا خود را بری ثابت نہ کرد و چرا امر او

اور اپنے آپ کو کیوں بری نہ ثابت کیا اور اس کی بات کیوں

كالمكنون؟ وكان المصلوبون لا يموتون إلا إلٰى

پوشیدہ بماند و چنیں بود کہ مصلوب بر صلیب تا سہ روز

پوشیدہ رہی مصلوب صلیب پر تین دن تک بلکہ تین دن سے

ثلاثة أيام أو يزيدون. فكانت المهلة كافية،

بلکہ زیادہ ازاں میماند و نمے مرد پس ایں قدر مہلت برائے ایں تحقیق

زیادہ تک زندہ رہ سکتا تھا۔ پس اس قدر مہلت اس تحقیق کے لئے

فاسأل الذين يصلبون عدوًّا من أعداء

کافی بود۔ اکنوں ازاں کساں کہ دشمنے را از دشمنانِ عیسیٰ صلیب مے دہند

کافی تھی۔ اب ان لوگوں سے جنہوں نے عیسیٰ کے ایک دشمن کو سولی دیا پوچھو

عيسٰى كيف سكت المصلوب إلٰى هذا الأمد ..

پرسید کہ آں مصلوب تا اینقدر مدت چگونہ خاموش ماند

کہ وہ مصلوب اتنے دنوں کیونکر چپ رہا۔

أيقبله العاقلون؟ ألم يبق له شهداء ﴿۱۴۶﴾

آیا ایں را عاقلاں مے پذیرند۔ آیا برائے او گواہاں از

کیا عقلمند اسے قبول کرتے ہیں۔ کیا اس کے لئے

مِن أُمّه وزوجه وإخوانه وجيرانه وأحبابه

مادر و زن و برادراں و ہمسائگان و دوستان

اس کی ماں اور بیوی اور بھائی اور ہمسائے اور دوست

وأصحابه ومن الذين كان أودعهم أسرارَه

و یاران وے نماندند و نیز آں کساں ہم نماندند کہ راز دار

گواہ نہ بنے۔ اور کیا انہوں نے بھی گواہی نہ دی جو اس کے راز دار

وكانوا يعرفونه . هيهات هيهات لما تزعمون !

وشناسائے او بودند افسوس! بریں گمان کہ مے کنید

اور اس کے پہچاننے والے تھے اس گمان پر جو تم کرتے ہو افسوس ہے۔

وشتّان بين الحق وبين هذه المفتريات،

و درمیان حق و ایں مفتریات فرقے بسیار است۔

حق میں اور ان افتراؤں میں بڑا فرق ہے۔

أمَا بقى عندكم مثقال ذرّة من عقل به تعقلون؟

آیا ذرّہ از عقل در سر شما باقی نیست کہ با آں مغز سخن را بفہمید

کیا ذرہ سی عقل بھی تمہارے سر میں باقی نہیں رہی جس سے بات کی تہ کو پہنچ جاؤ

بل هذه القصص خرافات لا أصل لها، ولا تقبلها

بلکہ ایں ہمہ افسانہ ہائے بیہودہ ہستند کہ ہیچ اصلے ندارد و

یہ سب بیہودہ قصے ہیں ان کی کچھ اصلیت نہیں اور

الفطرة الصحيحة، ولا توجد إليها الإشارة الجليّة

فطرت صحیحہ از قبول آنہا سرباز زند و دربارہ اینہا نہ اشارۂ پوشیدہ

فطرت صحیحہ ان کو قبول نہیں کرتی اور ان کے بارہ میں کوئی پوشیدہ

أو الخفيّة فى كتاب اللّه ولا فى أثر رسوله،

و نہ آشکار در کتاب اللہ یافتہ مے شود و نہ در حدیث رسول

اور کھلا اشارہ قرآن شریف میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

فالذين يتّبعونها لا يتّبعون إلا سَمُرًا ﴿۱۴۷﴾

وے موجود است۔ پس آنانکہ پیروی اینہا مے کنند فی الحقیقت پیروی دروغ بے فروغ

حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ پس جو لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ دراصل جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں

وإنْ هـم إلا يـعـمهون. وأما نـزول عيسٰى فـاعـلـم

مے کنند و آوارہ دشت سراسیمگی مے باشند۔ اما سخن دربارہ نزول عیسٰی پس بداں کہ

اور پڑے بھٹکے پھرتے ہیں۔ لیکن عیسٰی کے نزول کی نسبت پس جان تو کہ

أن لـفـظ الـنـــزول عـربـيّ يُستعمل فی محل الإكرام

لفظ نزول لفظ عربی است کہ در محل اکرام و بزرگ داشتن کسے

نزول کا لفظ عربی لفظ ہے جو کسی کی عزت اور تعظیم کے لئے استعمال

والإجـلال، وتـعـلـمـون معنى النـزيل أيها المتفقّهون .

استعمال کردہ مے شود و معنی نزیل بر دانشمنداں پوشیدہ نیست

کیا جاتا ہے اور نزیل کے معنے عالم جانتے ہیں۔

ومـا رأيـنــا فـی كـتـب الـحـديث خبرًا من رسول اللّٰـهؐ

و ما در کتب حدیث ہیچ حدیثے

اور ہم نے حدیث کی کتابوں میں ایسی کوئی مرفوع متصل حدیث

مـرفـوعًـا متّـصـلا يُـفـهَـم مـنـه أن عيسٰى ينــزل من

مرفوع متصل ندیدہ ایم کہ ازاں ظاہر شود کہ عیسٰی از آسمان نازل گردد

نہیں دیکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عیسٰی آسمان سے اترے گا

الـسـمـاء ، ومـا وجـدنـا لـفـظ الـسـمـاء فـی أحد من

و نہ لفظ سما در ہیچ کدام حدیث

اور نہ ہم نے سماء کا لفظ کسی حدیث

الأحـاديـث الـصـحـيحة الـقـوية، وهـذا أمـر بديهیٌّ

صحیحہ قویہ یافتیم چنانچہ ایں امر نزد دانایان علم حدیث

صحیح قوی میں پایا اور یہ بات حدیث کے عالم خوب جانتے ہیں

یعلمه المحدّثون، ولا ینکره إلا الذی جهل
آشکار است۔ و انکار ایں امر نمے کند مگر شخصے کہ جاہل باشد
اور اس بات کا انکار سوائے اس کے کوئی نہیں کرتا جو

أو تجاهل، ولا ینکره إلا العمون .ومع ذالک ﴿۱۴۸﴾
یا خود را جاہل وا نماید یا آنکہ چشم او کور باشد و علاوہ براں
جاہل ہو یا اپنے آپ کو جاہل ظاہر کرے۔ یا جو اندھا ہو اور اس کے سوا

إنّه أمرٌ خالفَ القرآنَ وعارضه، فبأیّ حدیث
ایں امر خلاف قرآن و ضدّ آں واقع شدہ است۔ پس کدام حدیث است
یہ بات قرآن کے خلاف اور اس کی ضد پڑی ہوئی ہے۔ پس قرآن کے سوا کون سی حدیث ہے

بعد القرآن تؤمنون؟ وقد قال اللّٰه سبحانه
کہ بعد از قرآن بہ آں ایمان مے آرید و خدا مے فرماید کہ
جس پر ایمان لاتے ہو اور خدا فرماتا ہے کہ

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ☆ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [۱]
محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) نبود مگر رسولے و قبل ازو رسولاں گذشتہ اند
محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

☆ الحاشیۃ

قد جرت سُنّة اهل اللسان فی لفظ خلا. انهم اذا قالوا مثلا
عادت اہل عرب بریں جاری شدہ است کہ چوں اوشاں مے گویند کہ
خلا زید من هٰذه الدار او من هٰذه الدنیا فیریدون من هٰذا
زید ازیں خانہ یا ازیں دنیا بگذشت پس ازیں قول ایں مراد
القول انه لا یرجع الیها ابدا. وما اختار اللّٰه هذا اللفظ الا
مے دارند کہ او گاہے سوئے او مراجعت نخواہد کرد۔ و خدا تعالیٰ ایں لفظ را از بہر ہمیں
اشارة الی هذه المحاورة کما لا یخفٰی. منه
اختیار کردہ است کہ تا مردم معلوم کنند کہ ہر کہ از دنیا رفت باز نمے آید۔ منه

[۱] ال عمران:۱۴۵

فصرّح بأن الأنبياء الذين كانوا من قبل ماتوا
ایں آیت آشکار مے کند کہ ہمہ انبیائے پیشین فوت کردند
یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔

كلهم والمرسلون .وهذه آية تلاها أبو بكر
و ہمیں آیت را حضرت صدیق
اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق نے

الصديق رضى اللّه عنه -إذ كان الأصحاب يختلفون ..
بر مجمع صحابہ بخواند چوں اختلاف کردند
تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا

أعنى إذا اختلف بعض النّاس من الصحابة
بایں معنے کہ چوں بعض مردم
یعنی جب بعض لوگوں نے

فى موت رسول اللّه صلى اللّه عليه و سلم، وقال ﴿۱۴۹﴾
در موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف کردند۔ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا اور حضرت

عمر إنه سيرجع كما يرجع عيسٰى، وكذالك
عمر گفت کہ آنحضرت ہمچناں باز رجوع مے کنند چنانکہ عیسیٰ رجوع بفرماید و ہمچنیں
عمر نے کہا کہ آنحضرت اسی طرح واپس آئیں گے جیسا کہ عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح

قال بعضهم الذين كانوا يخطئون .فسمع
بعض دیگر خطاکاراں مے گفتند۔ دریں اثنا
اور بعض خطاکاروں نے بھی کہا تو اس وقت

أبو بكر كلامهم وما كانوا يزعمون، فقام على

حضرت ابو بکر کلام ایشاں شنید و بر پندار ایشاں آگاہ شد پس بر منبر بالا

حضرت ابو بکر نے ان کا کلام سنا اور ان کے گمان پر آگاہ ہوئے تب منبر پر

المنبر واجتمع الصحابة حوله وتلا الآية

برآمد و اصحاب بر گرد وے گرد آمدند و ایں آیت مذکورہ را

کھڑے ہوئے اور صحابہ ان کے گرد جمع ہوئے پھر آیت مذکورہ

المذكورة وقال اسمعونِ. وكانوا مجتمعين

برخواند و فرمود از مَن بشنوید و ہمگناں

پڑھی اور فرمایا سنو! اور سب کے سب

كلهم لموت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم

بر موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع آمدہ بودند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر جمع تھے۔

فسمعوا وتأثّروا بأثر عجيب كأن الآية نزلت

چوں ایں آیت را شنیدند تاثیر شگرف در دل یافتند وپنداشتند کہ گوئی ایں آیت

جب یہ آیت سنی تو عجیب تاثیر اپنے دلوں میں پائی اور سمجھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے

فى ذالك اليوم وكانوا يبكون ويصدّقون.

ہمدراں روز نازل شد و بر شنیدنش گریہ آغاز کردند و تصدیق فرمودند و

اس کو سن کر انہوں نے رونا شروع کیا اور تصدیق کی

وما بقى أحد منهم فى ذالك اليوم إلا أنه آمن

دراں روز شخصے نماند کہ از تہ دل بایں ایمان نیاورد کہ

اس دن ایسا کوئی شخص نہ رہا جو اس پر ایمان نہ لایا ہو کہ

بصميم القلب أن الأنبياء كلهم قد ماتوا وقد ﴿۱۵۰﴾

ہمہ انبیا ازیں عالم رخت بر بستہ اند

سارے نبی فوت ہو چکے ہیں

أدركهم المنون. فما بقى لهم أسف علٰى موت

اکنوں اوشاں را بر موت رسول خویش

اب ان کو اپنے رسول کی موت پر

رسولهم ولا محلّ غبطة لحبيبهم، وتنبّهوا

رنجے و غمے برائے محبوب خویش محل تحسّر و افسوس نماند و بر موت وے

کوئی رنج اور غم اور اپنے پیارے کے لئے کوئی حسرت اور افسوس کی جگہ نہ رہی

على موته، وفاضت عيونهم وقالوا إنا للّه

خبردار و آگاہ شدند و جوئے اشک از چشم رواں ساختند

اور اس کی موت پر خبردار اور آگاہ ہو گئے اور آنسوؤں کے دریا آنکھوں سے بہائے

وإنا إليه راجعون. وكانوا يتلون هذه

انا للہ گفتند و ایں آیت را

اور انا للہ کہا اور اس آیت کو

الآية في السكك والأسواق والبيوت

در کوچہ و بازار و خانہ مے خواندند

گلی کوچوں میں اور گھروں میں پڑھتے تھے

ويبكون. وقال حسّان بن ثابت وهو يرثى

و مے گریستند چنانچہ حسان بن ثابت بعد از خطبہ ابوبکر

اور روتے تھے چنانچہ حسان بن ثابت نے حضرت ابوبکر کے خطبہ کے بعد

لرسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد خطبة أبی بکر

در مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔

رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا

کُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِی عَلَیْکَ النَّاظِرُ

تو مردمک چشم من بودی اکنوں از فقدان تو چشم من نابینا شد

تو میری آنکھ کی پتلی تھی اب تیرے جاتے رہنے سے میں اندھا ہو گیا

مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ أُحَاذِرُ

بعد از مردنت ہر کہ خواہد بمیرد من بر جان تو مے لرزیدم

تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا ڈر تھا

یرید أن خوفی کلہ کان علیک، فإذا متّ ﴿۱۵۱﴾

یعنی ہمہ خوف من از بابت جان تو بود چوں تو مردی

یعنی مجھے تو سارا یہی ڈر تھا کہ کہیں تو نہ مر جائے لیکن اب جبکہ تو ہی مر گیا

فلا أبالی أن یموت موسیٰ أو عیسیٰ فانظروا

اکنوں من ہیچ باک ندارم کہ موسیٰ بمیرد یا عیسیٰ بمیرد۔ پس نگاہے بفرمائید

تو اب مجھے کچھ پروا نہیں کہ موسیٰ مرے یا عیسیٰ مرے۔ اب غور کرو کہ

إلیھم کیف أحبّوا نبیّھم وکیف کان تصدر

کہ اوشاں نبیٔ خود را چہ قدر دوست مے داشتند و چہ طور آداب محبت

وہ اپنے نبی کو کس قدر دوست رکھتے تھے اور کس طرح محبت کے آداب

منھم آداب المحبّة وآثارھا أیھا المجادلون .

و نشان آں از وشاں آشکار مے شدند

اور نشان اُن سے ظاہر ہوتے تھے۔

وانظروا كيف اقتضتْ غيرتهم أنهم ما رضوا
و نیز نگاہے بکنید کہ غیرت ایشاں ہرگز روا نداشت کہ بعد موت رسول اللّٰہ
اور یہ بھی غور کرو کہ ان کی غیرت نے ہرگز نہ چاہا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

بحياة نبي بعد موت رسول اللّٰه، فهُدُوا إلى
صلی اللّٰہ علیہ وسلم بر حیات ہیچ کدام نبی راضی بشوند پس خدا او شاں را
کی موت کے بعد کسی نبی کی حیات پر راضی ہو جائیں پس خدا نے ان کو

الصراط كما يُهدَى العاشقون. واجتمعت
ہماں طور راہ حق بنمود کہ عاشقان را مے نماید و
اس طرح سے حق کی راہ دکھلائی جس طرح عاشقوں کو دکھلاتا ہے۔ اور

قلوبهم على مفهوم آية قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ
دل ہائے ایشاں بر مفہوم آیت قد خلت من قبله الرسل اتفاق کردند
ان کے دلوں نے قد خلت من قبله الرسل کی آیت کے مفہوم پر اتفاق کر لیا۔

وآمنوا به وكانوا به يستبشرون. ثم أتيتم
و بہ آں ایمان آوردند و شادمانی ہا کردند پس
اور اس پر ایمان لائے اور اس پر خوش ہوئے۔ پھر صحابہ کے بعد

بعدهم.. ما قدّرتم نبيّكم حقّ قدره وتقولون ﴿۱۵۲﴾
بعد از اصحاب نوبت بشما رسید۔ شما رعایت حق و قدر نبی ہیچ بجا نیا وردید۔ وے گوئید
تمہاری باری آئی تم نے اپنے نبی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنے کا حق تھا۔ اور کہتے ہو

ما تقولون. أتأمركم محبّتكم بنبيّكم أن يّبقٰى
آنچہ مے گوئید آیا محبت شما روا دارد کہ عیسٰی
جو کچھ کہتے ہو۔ کیا تمہاری محبت روا رکھتی ہے کہ عیسٰی

عیسٰی علی السماء حیًّا وقد مضٰی ألفٌ وقریب

بر آسمان زندہ باشد و نبئ ما از مدّت چہاردہ صد

آسمان پر زندہ ہو اور ہمارے نبی چودہ سو برس

مِن ثُلُثہ علی موت رسول اللّٰہ؟ ساء ما تحکمون.

شربت ممات چشیدہ است

سے وفات یافتہ ہوں۔

أرَضِیتم بأن یکون نبیکم مدفونًا فی التراب

آیا باین خورسند ہستید کہ نبئ شما در مدینہ زیر زمین

کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ تمہارے نبی مدینہ میں زمین کے نیچے

فی المدینة، وأمّا عیسٰی فھو حیّ إلٰی ھذا الوقت؟

مدفون و لیکن عیسٰی تا این زمان زندہ باشد

مدفون ہوں لیکن عیسٰی اس وقت تک زندہ ہو

اتقوا اللّٰہ أیھا المجترء ون .قد کان إجماع

اے دلیران بیباک از خدا بترسید و این اجماع

اے بے باکو! خدا سے ڈرو اور یہ پہلا اجماع تھا جو

الصحابة علی موت عیسٰی أوّلَ إجماع انعقد

اول بود کہ باتفاق جمیع صحابہ در اسلام منعقد گردید

تمام صحابہ کے اتفاق سے اسلام میں منعقد ہوا

فی الإسلام باتفاق جمیعھم، وما کان فرد

و فردے از افراد

اور کوئی فرد بھی

خارجًا منه كما أنتم تعلمون. وهذا منّة ﴿۱۵۳﴾

ازیں اجماع بیرون نماند۔ و ایں احسان

اس اجماع سے باہر نہ رہا اور یہ حضرت

من الصدّيق رضى اللّه عنه على رقاب المسلمين

صدیق است رضی اللّٰہ عنہ بر گردن ہمہ مسلمانان

صدیق رضی اللّٰہ عنہ کا تمام مسلمانوں کی گردن پر احسان

كلهم أنه أثبتَ بنصّ القرآن موتَ الأنبياء

کہ موت ہمہ انبیاء و موت عیسیٰ را بنص قرآن

ہے کہ انہوں نے تمام انبیاء کی موت اور عیسیٰ کی موت کو قرآن سے

كلهم وموتَ عيسٰى، فهل أنتم شاكرون؟ ثم

ثابت فرمود آیا شکر مے کنید باز

ثابت کیا۔ کیا تم مشکور☆ ہو؟ پھر

خلَف مِن بعدهم خلفٌ يتركون القرآن

برجائے ایشاں آں کساں نشستند کہ قرآن را مے گذارند و

ان کی جگہ وہ لوگ بیٹھے جو قرآن کو چھوڑتے ہیں اور

ويخالفون الرحمٰن وعلى اللّه يفترون. وقد

خلاف رحمٰن مے کنند و بر خدا دروغ مے بندند و

رحمٰن کے خلاف کرتے ہیں اور خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور

علموا أن القرآن توفّى المسيح، وكرّر البيان

خوب مے دانند کہ قرآن مسیح را وفات مے دہد و مکرر ایں معنی را

خوب جانتے ہیں کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور دوبارہ اس کو صاف

☆ روحانی خزائن میں مشکور کی بجائے شکر گزار لکھا گیا ہے جو درست معلوم ہوتا ہے (ناشر)

الصريح، ومنعه من الصعود إلى السماء ، وبشّر

صاف بیان مے فرماید و از صعود بر آسمان او را باز مے دارد و

طور پر بیان فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھنے سے اس کو روکتا ہے اور

المسلمين بأن خاتم الخلفاء ومسيح هذه

مسلماناں را مژدہ مے دہد کہ خاتم خلفا و مسیح ایں امت از

مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ خاتم الخلفاء اور اس امت کا مسیح

الأمّة ليس إلّا من الأمّة، فأيّ مسيح بعدى ﴿۱۵۴﴾

ہمیں امت خواہد بود پس بعد ازیں انتظار کدام مسیح

اسی امت میں سے ہوگا اب اس کے بعد کون سے مسیح کا

ينتظرون؟وقالوا ما نرى ضرورة مسيح وكفانا

مے کشند و مے گویند ما احتیاج بمسیح نداریم و

انتظار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح کی ضرورت نہیں اور

القرآن، وقد كذّبوا كتاب اللّه وهم يعلمون .

قرآن مارا کافی است ازیں گفتگو دانستہ کتاب خدا را تکذیب مے کنند

قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ جان بوجھ کر خدا کی کتاب کی تکذیب کر رہے ہیں۔

ولو كانوا يتبّعون القرآن لما كذّبونى، لأن

و اگر اتباع قرآن کردندے تکذیب من نہ نمودندے زیرا کہ

اور اگر قرآن کا اتباع کرتے تو میری تکذیب نہ کرتے کیونکہ

القرآن يشهد لى ولكنهم كذّبوا، فثبت أنهم

قرآن گواہی من مے دہد لیکن اوشاں تکذیب مے کنند از ایں جا ثابت شد کہ

قرآن میری گواہی دیتا ہے لیکن وہ جھٹلاتے ہیں یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ

يتصلّفون وبالقرآن لا يؤمنون .وتكذِب
اوشاں لاف بیہودہ مے زنند و با قرآن ایمان ندارند و زبان اوشاں
بیہودہ لاف مارتے ہیں اور قرآن پر ان کا ایمان نہیں اور ان کی زبان

ألسنهم، وليس فی قلوبهم إلا الدنيا، وإليها
حرف دروغ مے زند و در دل اوشاں بغیر حبّ دنیا نیست و بالکلیہ بہ دنیا
جھوٹ بولتی ہے اور ان کے دل میں دنیا کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں اور اس کی

يتمايلون .ويرون أن المُلک قد زُلزل و
مائل ہستند۔ و مے بینند کہ ملک در زلزلہ و جنبیدن آمدہ و
طرف مائل ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ملک میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔اور

حلَّ السّامُ وهدَّر الحِمامُ ثم لا يرجعون .
مرگ عام نازل شدہ و موت ہمچو کبوتر آوازہا برداشتہ باز رجوع نمی آرند
عام موت پڑ رہی ہے اور موت کبوتر کی طرح آوازیں کر رہی ہے پھر رجوع نہیں کرتے

أفلم ينظروا إلى مفاسد الأرض فتكون لهم
کاش نگاہے بر فساد ہائے زمین مے کردندے تا
کاش! زمین کے فسادوں کو دیکھتے تب ان کی آنکھیں

قلوب يعقلون بها، ولكنهم قوم يستكبرون . ﴿۱۵۵﴾
دل دانا چشم بینا باوشاں دست دادے و لیکن اینہا قومے گردن کش ہستند
کھلتیں اور عقل آتی لیکن یہ ایک متکبر قوم ہے۔

أيكفرون بآدم هذا الزمان وقد خُلق على
آیا انکار آدم ایں زمان مے کنند حالانکہ بر پشت زمین
کیا اس زمانہ کے آدم کا کفر کرتے ہیں حالانکہ زمین کی پیٹھ پر

الأرض مِن كل نوع دابة أفلا ينظرون؟ وتراءى

ہرگونہ دابہ پیدا گردیدہ است آیا نگاہ نمے کنند

ہر ایک قسم کی دابہ پیدا ہو گیا ہے کیا نہیں دیکھتے

بعض الناس كالكلاب، وبعضهم كالذئاب،

بعضے مردم مانند سگاں گردیدہ اند و بعضے گرگ

بعض لوگ کتوں کی طرح ہو گئے ہیں اور بعض بھیڑیوں کی طرح

وبعضهم كالخنازير، وبعضهم كالحمير،

و بعضے خنزیر☆

اور بعض سؤروں کی طرح

وبعضهم كالأفاعي يلدغون. وما مِن حيوان

و بعضے مانند مار نیش مے زنند۔ و ہیچ کدام حیوانے نیست

اور بعض سانپوں کی طرح ڈنگ مارتے ہیں۔ اور ایسا کوئی جانور نہیں

إلا وظهر كمثله حزبٌ من النّاس وهم

کہ گروہے از مردم مانند وے نشدہ و در افعال

کہ لوگوں میں سے ایک گروہ اس جیسا نہ ہو گیا ہو اور افعال میں

كمثلها يعملون. وكذالك فتَقتِ الأرض

و اعمال مشابہ بہ وے نشدہ اند۔ و ہمچنیں زمین شگافتہ شد

اس کے مشابہ نہ ہو اور ایسا ہی زمین بھی ایسی پھٹی جیسے

حقَّ فتْقها، ألم يأنِ أن يخلق اللّه آدم بعدها

چنانکہ حق شگافتن بود آیا تا ہنوز وقت نیامد کہ بعد زیں حیوانات خدا آدم را پیدا کند

پھٹنے کا حق تھا۔ آیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان حیوانات کے بعد خدا آدم کو پیدا کرے

☆ ایڈیشن اول میں سہو کتابت سے ’’و بعضهم كالحمير‘‘ کا ترجمہ اردو اور فارسی میں رہ گیا ہے البتہ روحانی خزائن میں فارسی ترجمہ ’’و بعضے خراں‘‘ اور اردو ترجمہ ’’اور بعض گدھوں کی طرح‘‘ لکھا گیا ہے۔ (ناشر)

وینفخ فیہ روحہ، ولا تبدیلَ لسُنّة اللّٰہ
و روح خود را درو بدمد اے عاقلاں نیکو بدانید کہ سنت اللّٰہ
اور اپنی روح اس میں پھونکے اے عقلمندو! خوب جان لو کہ اللّٰہ کی سنت

أیھا العاقلون. وإذا قیل لھم سارِعوا إلی ﴿۱۵۶﴾
ہرگز تبدیل نمے شود و ہر گاہ بایشاں گفتہ شود کہ ہر چہ زود تر در خدمت
ہرگز نہیں بدلتی اور جس وقت ان سے کہا جائے کہ بہت جلد

خلیفة اللّٰہ، واتّبعوا ما کشف اللّٰہ علیہ،
خلیفۃ اللہ حاضر بشوید و پیروئ ملہمات و مکشوفات او بکنید
خلیفۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور اس کے الہاموں کی پیروی کرو

لعلکم تُرحمون، رأیتَھم تحمرّ أعیُنھم
تا بر شما رحم آوردہ شود۔ چشمہائے شاں
تا کہ تم پر رحم کیا جائے ان کی آنکھیں

من الغیظ، وقالوا ما کان لنا أن نتّبع جاھلا
از جوش خشم خون آلود مے گردند و مے گویند مارا چہ شد کہ پیروی جاہلے بکنیم
غصے سے سرخ ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایک جاہل کی پیروی کریں

ونحن أعلم منہ، فعلیہ أن یبایعنا، أنُبایع
حالانکہ ما از وے عالم تر ہستیم بلکہ باید کہ او بیعت ما بکند آیا ما بیعت ہمچو
حالانکہ ہم اس سے زیادہ عالم ہیں بلکہ چاہیے کہ وہ ہماری بیعت کرے۔ کیا ہم ایسے شخص کی

الذی لا یعلم شیئا وإنّا لعالمون .فلیصبروا
شخصے بجا آریم کہ از علم چیزے نداند و ما عالم بزرگ ہستیم پس باید کہ صبر بکنند
بیعت کریں کہ اس کو علم سے کچھ حصہ نہیں اور ہم عالم ہیں۔ پس چاہیے کہ صبر کریں

حتی یرجعوا إلی ربھم ویطّلعوا علی صورھم،
تا آنکہ بسوئے پروردگار خویش باز بروند و بر صورتہائے خود آگاہ بشوند
یہاں تک کہ اپنے پروردگار کے پاس جائیں اور اپنی صورتوں سے واقف ہوں

وذَرْھم وما یکیدون .وقد وسَم اللّٰہ علی
و بگذار او شاں را و بد اندیشی ہائے اوشاں را و آشکار گردیدہ است کہ خدا بر بینی ہائے اوشاں
اور ان کو اور ان کی بد اندیشیوں کو جانے دے۔ اور ظاہر ہو گیا ہے کہ خدا نے ان کی

خراطیمھم، وأظھر حقیقۃ علومھم، ثم لا
داغ گذاشتہ و حقیقت علم ایشاں را طشت ازبام فرمودہ بایں ہمہ شرمندہ
ناکوں پر داغ دیا ہے اور ان کے علم کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ اور باوجود اس

یتندّمون .وإذا دُعوا إلی الحق تعرف فی
و پشیمان نے شوند و ہر گاہ ایشاں را بسوئے حق خواندہ شود
سب کے شرمندہ اور پشیمان نہیں ہوتے اور جس وقت ان کو حق کی طرف بلایا جائے

وجوھھم المنکر، ویمرّون علینا وھم یسبّون . ﴿۱۵۷﴾
چیں بر جبین مے شوند و دشنام بر زبان از پیش ما مے گزرند
تیوری چڑھاتے ہیں اور گالیاں دیتے گزر جاتے ہیں۔

أولئک الذین طبع اللّٰہ علی قلوبھم، وأعمی
ایشاں کسانے ہستند کہ خدا بر دل شان مہر زدہ و
یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگائی اور

أبصارھم، وطمس وجوھھم، فھم لا یؤانسون.
چشم شاں را کور ساختہ و رو ہائے ایشاں نگوں کردہ پس ایشاں انس نمے ورزند
ان کی آنکھ کو اندھا کیا۔ اور ان کے مونہوں کو اوندھا کر دیا پس وہ انس نہیں پکڑتے۔

وإنهم ينتظرون المسيح من السماء ، ويفرحون

و ایشاں چشم در راہ مسیح از آسمان نشستہ اند و برآں

اور وہ آسمان سے ایک مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ اور ان باتوں پر

بكلمات مدسوسة أُدخلت في الإسلام بسبب

کلمات شاد مے شوند و ناز مے کنند کہ نصاریٰ بعد از اسلام آوردن در اسلام

خوش ہوتے ہیں اور ناز کرتے ہیں جو باتیں نصاریٰ نے اسلام لانے کے بعد

النصاری عندما كانوا يُسلِمون .وكيف ينزل الذی

داخل کردند و چگونہ ممکن است کہ

اسلام میں داخل کیں۔ اور کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح آئے

أُنزلَ عليه الإنجيل وقد قال القرآن: مِنكُمْ☆، فهل

آں مسیح نازل شود کہ بروے انجیل فرود آمد حالانکہ قرآن منکم فرماید

جس پر انجیل اتری تھی حالانکہ قرآن منکم فرماتا ہے۔

يُهلَک إلا الكاذبون .أ نُزِّلَ عليهم قرآن آخر،

پس ہلاک نشود مگر شخصے دروغ زن۔ آیا بر ایشاں قرآن دیگر نازل کردہ شدہ

پس جھوٹا ہی ہلاک ہوتا ہے۔ کیا ان پر دوسرا قرآن اترا ہے۔

☆ الحاشیۃ

سمعت ان بعض الجهال يقولون ان المهدی من بنی فاطمة. فكيف يقول ﴿۱۵۷﴾

شنیدم کہ بعض جاہلاں مے گویند کہ مہدی از بنی فاطمہ ظہور خواہد کرد۔ پس چگونہ ایں شخص

هذا الرجل انی انا المهدی المعهود وانه ليس منهم فالجواب ان الله

مہدی معہود تواند شد و ایں از بنی فاطمہ نیست پس جواب ایں است کہ

يعلم حقيقة الاحوال وحقيقة النسب والأل. و معذالک انی انا المهدی الذی

حقیقت نسب و آل خدا میداند و باوجود ایں من آں مہدی ہستم کہ

هو المسيح المنتظر الموعود. و ما جاء فيه انه من بنی فاطمة فاتقوا الله و الساعة الحاطمة. منه

مسیح موعود است و در ہیچ روایتے نیامدہ کہ از بنی فاطمہ خواہد بود پس از خدا و از قیامت بترسید۔ منہ

أو شابهوا اليهودَ فحرّفوا كما كانوا يحرّفون؟

یا مشابہت با یہوداں پیدا کردہ اند کہ مثل او شاں تحریف را پیشہ گرفتہ اند۔ و ثابت است

یا یہودیوں کی طرح ہو کر تحریف کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ اور ثابت ہے

وإن القرآن قد توفّى المسيح، والمسيحُ أقرّ به ﴿۱۵۸﴾

کہ قرآن مسیح را وفات مے بخشد و مسیح در قرآن اعتراف

کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور مسیح قرآن میں اپنی موت کا

في القرآن، ألا يتدبّرون قوله فَلَمَّا تَوَفَّيْتَني، أم

بمرگ خود نماید آیا اندیشہ نمی کنند در قول وے فلمّا توفّيتني یا

اقرار کرتا ہے کیا اس کے قول فلمّا توفّيتني میں غور نہیں کرتے یا

على القلوب أقفالها أم هم عمون؟ وإن القرآن

آیا بر دل ایشاں قفل زدہ اند یا کور ہستند و قرآن

ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں یا اندھے ہیں اور قرآن

أشار في أعداد سورة العصر إلى وقتٍ مضٰى

در عدد ہائے سورہ عصر بحساب قمری اشارہ بسوئے وقتے مے کند کہ

سورۃ عصر کے اعداد میں قمری حساب سے اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو

من آدم إلٰى نبينا بحساب القمر، فعُدّوا

از آدم تا نبیٔ ما سپری شدہ است پس بشمارید

آدم سے ہمارے نبی تک گذرا ہے پس اگر

إن كنتم تشكّون. وإذا تقرّرَ هذا فاعلموا أنّي

اگر شکے دارید۔ و ہر گاہ ایں متحقق شد پس بدانید کہ من

شک ہے تو گن لو۔ اور جب یہ تحقیق ہو گیا تو جان لو کہ میں

خُلقتُ فی الألف السادس فی آخر أوقاته کما خُلق

در آخر اوقات ہزار و ششم آفریدہ شدہ ام چنانکہ آدم

چھٹے ہزار کے آخر اوقات میں پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم

آدم فی الیوم السادس فی آخر ساعاته، فلیس لمسیحٍ

در روز ششم در ساعت آخری وے مخلوق شد پس بدون من برائے مسیحے دیگر

چھٹے دن میں اس کی آخری ساعت میں پیدا کیا گیا پس میرے سوا دوسرے مسیح

مِن دونی موضعُ قدم بعد زمانی إن کنتم تفکّرون ولا

جائے قدم گذاشتن بعد وقت من نیست اگر فکر بکنید و

کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں اگر فکر کرو اور

تظّلمون .فأنا صاحب الزمان لا زمان بعدی، فبأی زمان ﴿۱۵۹﴾

بیداد اختیار نکنید۔ پس من صاحب زمان منتظر ہستم و بعد از من ہیچ زمانے نیست و آں

ظلم اختیار نہ کرو۔ پس میں صاحب زمان موعود ہوں اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں اور اے جھوٹو!

تُنزِلون مسیحکم المفروض أیها الکاذبون؟ و

کدام زمان خواہد بود کہ در وے اے دروغ زنان مسیح فرضی و خیالی خود را فرود خواہید آورد

وہ کون سا زمانہ ہو گا جس میں تم اپنے فرضی اور خیالی مسیح کو اتارو گے اور

قد اتّفق علی هذه العِدّة التوراةُ والإنجیل

و بر ایں وقت و زمان تورات و انجیل و قرآن ہمہ متفق ہستند

اس وقت اور زمانہ پر تورات اور انجیل اور قرآن سب متفق ہیں۔

والقرآن، فاسألوا أهل الکتاب إن کنتم ترتابون .

اگر شک دارید از اہل کتاب پرسید۔

اگر شک ہے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

وقد مضٰی آخر الألف السادس، وما بقی وقتُ
چنانچہ آخر ہزار ششم بگذشت و بعد ازاں
تحقیق ہزار ششم کا آخر گزر گیا۔ اور اس کے بعد

نزول المسیح بعدہ، وإن فی ھذا لآیة لقوم
برائے نزول مسیح ہیچ وقتے و موقعے نماند و البتہ در ایں برائے طالبان نشانے مے باشد
مسیح کے نازل ہونے کے لئے کوئی وقت اور موقعہ نہ رہا اور البتہ اس میں طالبوں کے لئے ایک

یطلبون. وکان ھذا مِن معالم الموعود فی
و ایں امر در قرآن از نشانہائے آں موعود بود
نشان ہے اور یہ بات قرآن میں اس موعود کی نشانیوں میں سے تھی

القرآن ویعلمھا المتدبّرون. وإن الألف
وایں را تدبر کنندگاں مے دانند۔ و البتہ ہزار ششم
اور اس کو تدبر کرنے والے جانتے ہیں اور البتہ چھٹا ہزار

السادس کالیوم السادس الذی خُلق فیہ ﴿۱۶۰﴾
چوں آں روز ششم است کہ درو آدم پیدا کردہ شدہ بود
اس چھٹے دن کی طرح ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا تھا

آدم، وإنّ یومًا عند ربک کألف
چنانکہ خداوند حکیم مے فرماید کہ یک یوم نزد پروردگار تو
جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک

سنةٍ ممّا تعُدّون.
چوں ہزار سال است از آنچہ شمار مے کنید۔
ہزار سال کی طرح ہے تمہارے حساب سے۔

اَلبابُ الخَامِس

یا أهل الدهاء والاتّقاء من الناظرين ! اعلموا

اے ناظرین خدا ترس و دانشمند! آگاہ باشید

اے خدا ترس اور عقلمند ناظرین! آگاہ رہو

أن زماننا هذا هو آخر الزمان☆ وأنا من الآخِرين .

کہ ایں زمانِ ما ہماں آخر زمان است و من از آخرین ہستم

کہ یہ زمانہ وہی آخری زمانہ ہے اور میں آخرین میں سے ہوں

وإن يومنا هذا يوم الجمعة حقيقةً، وقد

وایں یوم ما فی الحقیقت یوم جمعہ مے باشد زیرا کہ دریں

اور ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں

جُمعت فيه أناسُ ديارٍ وأرضين، وجُمعتْ

مردم ہر ملک و ہر زمین جمع کردہ شدہ اند و نیز در ایں یوم

ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے گئے ہیں اور نیز اس دن میں

☆ الحاشیۃ — لا یقال ان ساعة القيامة مخفية فلا يجوز ان يقال لزمان انه هو اٰخر الازمنة ﴿۱۶۰﴾

جائز نیست کہ کسے ایں اعتراض کند کہ ساعت قیامت مخفی است۔ پس چگونہ زمانے را از زمانہ تواں گفت کہ ایں آخر زمانہ است

فانا لا نعيّن الساعة بل نقول انها غير معين فى هٰذه الساعات المعينة. ولا شك انّ القران

چراکہ ما ساعت قیامت را معین نمے کنم بلکہ مے گویم کہ آں ساعت دراں ساعت ہائے معینہ نیز غیر معیّن است و ہیچ شک نیست کہ قرآن

شبّه الوف الدنيا بايام الخلقة فيستنبط من هذا كل ما قلنا كما لا يخفى على ذوى الفطنة.منه

ہزار ہائے دنیا را بایّام پیدائش تشبیہ دادہ است پس ہمہ آنچہ گفتم ازیں تشبیہ قرآنی ہم استنباط تواں کرد۔ منہ

كل ما تحتاج إليه نفوس الناس من سعادة الدنيا ﴿۱۶۱﴾

ہر چیزے از سعادت دنیا و دین جمع کردہ شدہ است کہ مردم را حاجت بآں افتد

دنیا اور دین کی سعادت میں سے ہر ایک چیز جمع کی گئی ہے جس کی طرف لوگوں کو حاجت پڑتی ہے

والدين ومن أنواع العلوم والمعارف وأسرار

و نیز ہر گونہ علوم و معارف و اسرار شرع متین

اور نیز ہر طرح کے علوم اور معارف اور شرع متین کے اسرار

الشرع المتين، وزُوّجت النفوس، فترى كلّ

فراہم آمدہ اند و مردم را باہم تزویج و تعلق پیدا شد چنانچہ

جمع ہو گئے ہیں اور لوگوں کے تعلقات آپس میں بڑھ گئے ہیں۔ جیسا کہ دیکھتے

بابورة تأتي عند إصباحها وإمسائها بأفواج

مے بینید کہ ہر گاری آتشین صبح و شام فوج فوج

ہو کہ ہر ایک ریل گاڑی صبح اور شام مشرق اور مغرب کے گروہ در گروہ

من المشرّقين والمغرّبين، وجُمعتْ بها

اہل مشرق و مغرب را مے آرد و بسبب آں ثمرہ ہائے

لوگ لاتی ہے اور اس کے باعث مشرق اور مغرب

ثمار المشرق والمغرب بإذن الله أرحم الراحمين،

مشرق و مغرب باذنِ خدا جمع آمدہ اند

کے میوے خدا کے حکم سے جمع ہو گئے ہیں۔

وفي آخر الأمر يجمع الله فيه شَمْلَ ديننا رحمةً

و امید ہست کہ در آخر کار خداوند رحیم پراگندگی دین ما را مبدل بجمعیت خواہد کرد

اور امید ہے کہ آخر کار رحیم خدا ہمارے دین کی پراگندگی کو دور کر دے گا

علی ھذہ الأمّة وعلی العالمین، ویُنجّی الخَلق من

و خلق را از

اور خلقت کو اس

شفا حُفرة کانوا علیھا ..وعدٌ من اللّٰہ وھو

کنارہ آں مغاکے رستگار خواہد ساخت کہ براں استادہ اند۔ ایں وعدہ ایست از خدا و او

گڑھے کے کنارے سے ہٹا لے گا جس کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ

أصدق الصّادقین، ویظھر الإسلام علی الأدیان ﴿۱۶۲﴾

صادق ترین راست گویان است و اسلام بر ہمہ دین‌ہا غالب خواہد آمد

سب سچ بولنے والوں سے زیادہ سچ بولنے والا ہے۔ اور اسلام سب دینوں پر غالب آئے گا

کلھا، وتری جمعًا من کل قوم یدخلون فیه

و جماعت‌ہا از توبہ و خلوص دل از میان ہر قوم در آں داخل شوند

اور ہر قوم کی جماعتیں توبہ اور خلوص دل کے ساتھ اس میں داخل ہوں گی۔

توّابین .فلا شکّ أن زمننا ھذا جُمعةٌ، تشھد

پس شکے نیست کہ ایں وقت ما جمعہ ایست کہ آسمان و

پس کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا وقت جمعہ ہے۔ اور آسمان

الأرض والسماء علیه، وقد جُمع فیه کل ما تفرّقَ فی

زمین براں گواہی دہند و در وے ہر چیزے جمع گردیدہ کہ در پیشینیاں

اور زمین اس پر گواہی دیتے ہیں اور اس میں وہ ہر ایک چیز جمع ہو گئی ہے جو اگلوں میں

الأوّلین .وإنی خُلقتُ فی ھذہ الجمعة فی

پراگندہ بود۔ و من در ایں جمعہ

پراگندہ تھی۔ اور میں اس جمعہ میں

ساعة العَصر والعُسر للإسلام والمسلمين، كما
در ساعت عصر و در وقتیکہ اسلام و مسلمانان را عُسر و تنگی فراگرفتہ بود مخلوق شدہ ام
عصر کے وقت اور ایسے وقت میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کو تنگی اور عسر نے گھیر لیا تھا پیدا کیا گیا ہوں
خُلق آدم صفيُّ اللّه في آخر ساعة الجمعة. وإن
چنانکہ آدم صفی اللہ در ساعت آخری جمعہ آفریدہ شد و
جیسا کہ آدم صفی اللہ جمعہ کے آخری گھڑی میں پیدا کیا گیا اور
زمانه كان نموذجا لهذا الحين، وكان وقت
البتہ زمانِ آدم برائے ایں وقت بطور نمونہ بود و
آدم کا زمانہ اس وقت کے لئے بطور نمونہ کے تھا اور
عصره ظلًّا لهذا العصر الذي عُصِرَ الإسلام ﴿۱۶۳﴾
وقت عصر وے بطور ظل برائے ایں عصر بود کہ در وے گلوئے اسلام
اس کے عصر کا وقت اس عصر کے لئے سایہ کے طور پر تھا کہ اس میں اسلام کا گلا گھونٹا گیا
فيه وصُبّتْ مصائب على ديننا، وكادت أن
فشردہ شدہ و مصیبت ہا بر دین ما فرو ریختہ و نزدیک است کہ
اور ہمارے دین پر مصیبتیں پڑیں اور قریب ہے کہ
تغرب شمس الدين. وترون في هذه الأيام
آفتاب دین فرو رود و ظاہر است کہ دریں ایّام
دین کا آفتاب غروب ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ان دنوں
أن نور الإسلام قد عُصر من كثرة الظلام
نور اسلام از بسیاری تاریکی و فرومایگان
اسلام کا نور تاریکی کی کثرت اور

والـلـئام وصَـولِ الـمـخـالـفيـن بالأقلام والمكذّبين .

حملۂ دشمنان با خامہ‌ہا و تکذیب کنندگان بکمی آمدہ

لئیموں کی زیادتی اور دشمنوں کے حملوں سے جو قلم کے ساتھ ہیں اور تکذیب کرنے والوں کی

وكـاد أن لا يبقٰـى أثـر مـنــه لـو لـم يتـدارکـه فضلُ

و خیل نزدیک بود کہ اثرے از وے نماندے اگر فضلِ خدائے کریم

وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہتا اگر خدائے کریم کا

اللّٰـه الـكـريـم الـمُعين. فـاقتضـتْ غيـرةُ اللّٰـه

اورا باز نہ جستے چنانچہ از ہمیں سبب است کہ غیرت خدا خواست

فضل اس کا تدارک نہ کرتا۔ چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ

أن يبـعــث فيــه مــجـدِّدًا يشـابــه آدمَ، فـخـلَـقـنـى

کہ در وے مجددے را مبعوث فرماید کہ با آدم مشابہ باشد۔ پس در ایں یوم

اس میں ایک مجدد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو۔ پس

فـى هٰـذا اليـوم فـى وقــت الـعـصـر أعـنـى ســاعـة

در وقت عصر اعنی در ساعت عُسر مرا

اس دن عصر کے وقت یعنی عُسر کے وقت مجھ کو

الـعسـر وعـلّـمـنـى مـن لـدنــه وأكـرمَ، وأدخـلَـنـى ﴿۱۶۴﴾

بیافرید و مرا از پیش خود بیاموخت و بنواخت و در سلک

پیدا کیا اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی اور اپنے

فـى عبـاده الـمـكـرمين، وجـعـلـنـى حَكَمًا للأقوام

بندگان بزرگ خود مرا در آورد۔ و مرا حَکَم ساخت برائے آناں کہ

بزرگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا۔ اور مجھے ان کے لئے جو اختلاف کرتے ہیں

الذین یختلفون وھو أحکم الحاکمین .ورأی

اختلاف مے کنند و او احکم الحاکمین است۔ و مردم آشکار

حکم بنایا اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور لوگوں نے کھلم کھلا

القومُ أن اللّٰہ نصرنی، وفی کل أمرٍ أیّدنی، وطرَدوا

دیدہ اند کہ خداوند بزرگ مرانصرت مے بخشد ودر ہر امر تائید من مے کند و مردم مرا براندند

دیکھ لیا ہے کہ خداتعالیٰ میری مدد کرتا ہے اور ہر بات میں میری تائید کرتا ہے اورلوگوں نے مجھے نکال

فآوانی، وصالوا فحمانی، وزاد جماعتی وقوّی

ولیکن او مرا در پیش خود جابداد و اوشاں برمن فروریختند ولے اومرا محفوظ بداشت وجماعت مراافزونی

دیالیکن اُس نے مجھے اپنے پاس جگہ دی اور وہ مجھ پر ٹوٹ پڑے لیکن اُس نے مجھے محفوظ رکھااورمیری جماعت بڑھائی

سلسلتی، فألقاھم فی التحیّر فضلُ اللّٰہ علیّ،

بخشید و سلسلہ مرا قوت مرحمت فرمود۔ پس ظن بد وفضلِ خداکہ برمن بود اوشاں رادرحیرت بیفگند

اور میرے سلسلہ کو قوت دی پس بدظنی اور خدا کے فضل نے جو مجھ پر تھا اُن کو حیرت میں ڈالا

وزادہ سوءُ ظَنّھم، وقالوا أیجعل اللّٰہ رجلا

وگفتند آیا خدا شخصے را

اور کہا کہ کیا خدا ایسے شخص کو خلیفہ

خلیفۃ فی الأرض وھو یفسد فیھا ویسفک

در زمین خلیفہ مے کند کہ دران خرابی ہاکند و خون ہا فرو ریزد

بناتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے اور خون کرے

الدماء ، فأجابھم اللّٰہ بواسطتی فقال إنّی

پس خدا او شاں را از واسطہ من جواب داد کہ من

پس خدا نے ان کو میری وساطت سے جواب دیا کہ مَیں

أعلم ما لا تعلمون .وقالوا قُتِل فلان مظلوما، ﴿۱۶۵﴾
مے دانم آنچہ شما نمیدانید۔ و گفتند کہ فلاں مظلوم کشتہ شد
وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور کہا کہ فلاں مظلوم مارا گیا

وأُرِيدَ قتلُ فلان من المتنصّرين، ونسبوا
و قتلِ فلاں از نصاریٰ ارادہ کردہ شدہ است و قتل را بمن
اور فلانے عیسائی کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور قتل کو

القتلَ إليّ ليُدخِلوني في الذين يفسدون في
نسبت دادند تا مرا در آنکساں داخل کنند کہ در زمین فساد
میری طرف منسوب کیا تا کہ مجھے اُن لوگوں میں داخل کریں جو زمین میں فساد

الأرض ويقتلون الناس ظلمًا وفسادًا، واللّه
برپا مے کنند و از بےداد و فساد مردم را مےکشند و خدا
کرتے ہیں اور ظلم اور فساد سے لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور خدا

يعلم أني بريء منها، وإنّ كلماتهم هذه ليست
مے داند کہ من ازیں ہا بری ہستم و ایں گفتار ہائے او شاں نسبت بمن بجز
جانتا ہے کہ مَیں اُن سے بری ہوں اور اُن کی یہ باتیں جو میری نسبت ہیں بالکل جھوٹی

إلا بهتان عليّ، واللّه عليم بالظالمين، وهناك
بہتان و دروغ نیست و خدا ظالمان را نیکو مے داند۔ و ازینجاست کہ
اور بہتان ہے اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اِسی لئے

أوحى اللّه إليّ حكايةً عن قولهم ”أتجعل فيها“
خدا سوئے من از زبان ایشاں وحی کرد کہ ”آیا تو خلیفہ مے کنی
خدا نے میری طرف انہی کی زبانی وحی کی کہ ”کیا تو خلیفہ بناتا ہے

إلی قوله "إنی أعلم ما لا تعلمون"، عبرةً للمجترئین.

در زمین" تا قول "من میدانم آنچہ شمانمے دانید" وایں بجہت آں فرمود کہ جرأت کنندگان راعبرتے

زمین میں" اس آیت تک کہ انّی اعلم مالا تعلمون۔ اور یہ اس لئے فرمایا کہ جرأت کرنے والوں کو عبرت

وما جرتْ هذه الأقوال علی ألسنهم إلا لیُتمّوا

حاصل آید۔ و ایں گفتارہا بر زبان ایشاں بجہت آں جاری شدہ کہ خبر خداوندی را

حاصل ہو۔ اور یہ باتیں ان کی زبان پر اس لئے جاری ہوئیں تا کہ خداتعالیٰ کی اِس

نبأ اللّه الذی سبق من قبل ولیُثبِتوا مضاهاتی ﴿۱۶۶﴾

اتمام کنند کہ پیشتر مذکور شدہ بود و بجہت آنکہ مشابہت من با آدم

خبر کو پوری کریں جو پہلے مذکور ہو چکی اور اس لئے کہ میری مشابہت

بآدم فی تهمة الفساد وسفک الدماء، فأجابهم

در تہمت فساد و خونریزی ثابت کنند پس خدا ایشاں را

آدم سے فساد اور خونریزی کی تہمت میں ثابت کریں پس خدا نے ان کو

اللّه بوحیه وقد طُبع وأُشیعَ هذا الوحی قبلَ

بذریعہ وحی خود جواب داد۔ و ایں وحی پیش از

اپنی وحی کے ذریعہ سے جواب دیا۔ اور یہ وحی

قتل المشرِک الذی یزعمون فیه کأنی قتلتُه

قتل آں مشرک کہ دربارہ آں گمان مے کنند کہ من او را کشتہ ام

اس مشرک کے قتل سے پہلے جس کی نسبت اُن کا گمان ہے کہ مَیں نے اُسے قتل کیا ہے

وقبلَ موتِ نصرانیٍّ یزعمون فیه کأنَّ أصحابی

و پیش از موت آں نصرانی کہ نسبت باو گمان مے برند کہ دوستانِ من برائے

اور اس نصرانی کی موت سے پہلے جس کی نسبت ان کا گمان ہے کہ میرے دوستوں نے

صالوا لقتله، فالحمد لِلّٰه الذی دافعَ عنی بکلمات

قتل وے بروحملہ کردند چاپ و شائع گردیدہ بود۔ پس ستایش برائے آں خدائے کہ از طرف من

اس کے قتل کے لئے اس پر حملہ کیا چھپ کر شائع ہو چکی تھی۔ پس تعریف ہو اس خدا کی کہ جس نے میری طرف سے

قیلت فی آدم وهو خیر المدافعین .هو الذی

باآں گفتارہا دفاع فرمود کہ درحق آدم گفتہ شدہ بودند۔ وخدا بہترین دفاع کنندگان است۔ ہموں

ان باتوں کے ساتھ مدافعت کی جو آدم کے حق میں کہی گئی تھیں اور خدا سب دفاع کرنے والوں سے بہتر ہے

ردَّ بی شمسَ الإسلام بعدما دنت للغروب،

خدائے کہ بذریعہ من آفتابِ اسلام را در وقتیکہ قریب بغروب شدہ بود باز پس گردانید

وہی خدا جس نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا پھر لوٹایا

فکأنّها طلعتْ من مغربها وتجلّت للطالبین .

پس گویا دیگر بار از مغرب خود طلوع کرد و برائے طالبان تجلّی فرمود

پس گویا پھر اپنے مغرب سے طلوع کیا اور طالبوں کے لئے تجلّی فرمائی

وإنّ مَثلی عند ربّی کمثل آدم، وما خُلقتُ إلا ﴿۱۶۷﴾

وہر آئینہ مثل من نزد پروردگار من مثل آدم ہست و من مخلوق نشدہ ام مگر

اور بے شک میرے پروردگار کے نزدیک میری مثال آدم کی مثال ہے اور مَیں پیدا نہیں کیا گیا مگر

بعدما کثرتْ علی الأرض النَّعَمُ والسباع والدود

بعد ازاں کہ بر زمین چہارپایاں و درندگان و موراں

اس کے بعد کہ زمین پر چوپائے اور درندے اور چیونٹیاں

والضباع وکثر کل نوع الدواب علی ظهرها،

و گفتاراں بسیار گردیدند و ہرگونہ وحشی‌ہا را بر پشت آں بسیارے

اور بوڑھے بھیڑیے کثرت سے پھیل گئے اور ہر ایک قسم کے وحشیوں نے جہاں تک اُن سے

وخالفَ بعضها بعضا، وما كان آدم ليملكهم

ہر چہ تمام تر حاصل آمد با یکدیگر پرخاش وپیکار آغاز نہادند۔ وہیچ آدم نبود کہ زمام اختیار آنہا

ہوسکا ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑے کی بنیاد ڈالی۔ اور کوئی آدم نہ تھا کہ اُن کے اختیار کی

ويكون حَكَمًا عليهم وفاتحا بينهم، فجعلنى الله

را در دست آورد و برآنہا حَکم گردد و راہ فیصلہ در نزاع آنہا بکشاید۔ لاجرم خدا مرا

باگ کو ہاتھ میں لائے اور ان پر حَکم بنے اور اُن کی نزاعوں میں فیصلہ کی راہ نکالے۔ لاجرم خدا نے

آدمَ وأعطانى كل ما أعطى لأبى البشر، وجعلنى

آدم گردانید و مراہمہ آں چیز بخشید کہ بآدم بخشیدہ بود و مرا

مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو

بُروزًا لخاتم النبيين وسيد المرسلين. والسرّ

بروز خاتم النّبیین و سید المرسلین بگردانید و کشف ایں

خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں

فيه أن اللّه كان قضى من الأزل أن يخلُق

حقیقت چنان است کہ خدا از ازل ارادہ فرمودہ بود کہ آں آدم را خواہد آفرید

یہ ہے کہ خدا نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا

آدم الذى هو خاتم الخلفاء فى آخر الزمان كما ﴿۱۶۸﴾

کہ در آخر زمان خاتم خلفاء خواہد بود چنانکہ

کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہوگا جیسا کہ

خلق آدمَ الذى هو خليفته الأول فى شرخ

درآغاز زمان آں آدم را بیافرید کہ خلیفۂ اول او بود

زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا خلیفہ تھا

الأوان، لتستدير دائرة الفطرة، ولِيُشابهَ الخاتمةُ
و ایں ہمہ سبب آں کرد تادائرہ فطرۃ مستدیر گردد
اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ فطرت کا دائرہ گول ہو جائے۔

بالفاتحة، وليكون هذا التشابه للتوحيد
و نیز بجہت آنکہ ایں مشابہت برائے توحید
اور نیز اس لئے کہ یہ مشابہت توحید کے لئے

كسلطان مبين، ولِيدُلَّ المصنوع على صانعه
دلیلے روشن گردد۔ ونیز برائے آنکہ کہ مصنوع با دلالت صوری برصانع
ایک روشن دلیل بن جائے۔ اور نیز اس لئے کہ مصنوع صوری دلالت کے ساتھ

بالدلالة الصوريّة، فإن الهيئة المستديرة
خویش دلالت نماید۔ زیراکہ ہیئت مستدیر
اپنے بنانے والے پر دلالت کرے کیونکہ گول چیز کی ہیئت

تُضاهي الوحدةَ، بل تشتمل على معنى الوحدة،
مانند وحدت مے گردد بلکہ بر معنی وحدت مشتمل می باشد
وحدت کی طرح ہو جاتی ہے بلکہ وحدت کے معنوں میں مشتمل ہوتی ہے

ولذالك يوجد استدارةٌ في كل ما خُلق من
ازینجا است کہ در تمام آفرینش کہ از قسم بسائط است
اِسی واسطے بسائط کی قسم کی پیدائش میں گولائی پائی جاتی ہے۔

البسائط، ولا يوجد بسيط خارجًا من الكُروية.
استدرات یافتہ مے شود۔ و ہیچ کدام چیزے بسیط از کرویت بیروں نیست
اور کوئی بسیط چیز کرویت سے باہر نہیں ہے۔

ذالک لیعلم الناس أن اللّٰہ ھو الأحد الفرد ﴿۱۶۹﴾

و ایں بجہت آں ست کہ مردم بدانند کہ خدائے یگانہ و یکتا است

اور یہ اس لئے ہے کہ لوگ جان لیں کہ خدا واحد اور یکتا ہے

الذی صبّغ کلّ ما خلقہ بصبغ الأحدیۃ،

آنکہ ہمہ آفرینش را برنگ یگانگی رنگین گردانیدہ است

جس نے ساری مخلوقات کو یگانگت کے رنگ سے رنگ دیا ہے

ولیعرفوا أنہ ھو ربّ العالمین. وحاصل الکلام

وبجہت آنکہ بشناسند کہ پروردگار جہاں و جہانیاں ہماں است۔ و حاصل کلام آں کہ

اور اس لئے تا کہ پہچان لیں کہ جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔ اور حاصل کلام یہ کہ

أن اللّٰہ وترٌ یحبّ الوتر، فاقتضت وَحدتُہ أن

خدا یکتاست ویکتائی را دوست دارد لاجرم یکتائی او خواست کہ

خدا اکیلا ہے اور ایک ہونے کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے اُس کی یکتائی نے چاہا کہ

یکون الإنسان الذی ھو خاتم الخلفاء مشابھًا

آں انسان خاتم خلفاء باشد مشابہ

کہ وہ انسان جو خلیفوں کا خاتم ہو اُس

بآدم الذی ھو أوّل مَن أُعطیَ خلافۃً عُظمٰی و

بآں آدم بشود کہ اول خلفاء بود

آدم سے مشابہ ہو جو سب خلیفوں کا پہلا تھا اور

أوّلُ مَن نُفخ فیہ الروح من رَبّ الوریٰ، لیکون

و اول کسے از مخلوقات بود کہ در وے روح دمیدہ شدہ بود۔ و ایں بجہت آں کرد کہ

مخلوقات میں اول شخص تھا جس میں خدا کی روح پھونکی گئی تھی اور یہ اس لئے کیا

زمــان نوع البشر كـدائرة يتـصل الـنـقـطة الآخـرة

زمانہ نوع بشر مانند آں دائرہ گردد کہ نقطۂ آخری وے

تا کہ نوع بشر کازمانہ اُس دائرہ کی طرح ہو جائے جس کا آخری نقطہ

بـنـقـطتهـا الأولٰى، وليـدل عـلـٰى التوحيد الذى دُعى ﴿۱۷۰﴾

با نقطۂ اوّلینش پیوند مےیابد و نیز بجہت آں کہ دلالت برآں توحید بکند کہ

اُس کے پہلے نقطہ سے مل جاتا ہے اور نیز اس لئے کہ اس توحید پر دلالت کرے کہ

إليـه الإنسـان .والتـوحيـد أحــبُّ الأشياء إلى ربّنا

انسان را بسوئے آں خواندہ شدہ است و توحید پروردگار مارا محبوب ترین چیزہاست

جس کی طرف انسان کو بلایا گیا ہے۔ اور توحید ہمارے پروردگار کو سب چیزوں سے زیادہ

الأعـلـى، فـاختـار وَضْـعًـا دوريًّا فى خلق الإنسـان،

ازیں سبب در آفرینش انسان وضع دَوری را اختیار فرمود

پیاری ہے۔اس لئے انسان کی پیدائش میں وضع دَوری کو اختیار فرمایا۔

فـلــذالک ختَـم عـلــى آدم كـمـا كـان بـدأ مـن

و بہمیں سبب بر آدم ختم نمود چنانکہ در آغاز ابتدا از

اور اسی سبب سے آدم پر ختم کیا جیسا کہ شروع میں آدم سے

آدم فى أوّل الأوان، و إن فى ذالک لآية

آدم نمود و برائے فکر کنندگان دریں نشان بس

ابتدا کیا اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں

لـلـمـتـفـكّـرين. وإنّ آدم آخــر الــزمــان حـقـيقـةً

بزرگ است۔ و آدم آخر زمان درحقیقت

بڑا بھاری نشان ہے اور آخر زمانہ کا آدم در حقیقت

هو نبيّنا صلّى اللّه عليه و سلم، والنسبة بينى

نبی کریم ماست صلی اللہ علیہ وسلم و نسبت من با جناب وے

ہمارے نبی کریم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نسبت اُس کی

وبينه كنسبة مَن علّم وتعلَّمَ، وإليه أشار

نسبت اُستاد و شاگرد است و بسوئے ہمیں سخن

جناب کے ساتھ اُستاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خداتعالیٰ کا

سبحانه فى قوله "وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ" [۱]

اشارہ مے کند قول خداوندی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

یہ قول کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

فَفَكِّرُ فى قوله "آخَرِينَ". وأنزل اللّه علىَّ ﴿۱۷۱﴾

پس در لفظ آخرین فکر بکنید۔ و خدا بر من

اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے پس آخرین کے لفظ میں فکر کرو۔ اور خدا نے مجھ پر

فيض هذا الرسول فأتمَّه وأكملَه، وجذب

فیض ایں رسول کریم فرود آورد و آں را کامل گردانید و

اُس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس

إلىَّ لطفه وجُودَه، حتّى صار وجودى وجودَه،

لطف وجود آں نبیٔ کریم را بسوئے من بکشید تا اینکہ وجود من وجود او گردید

نبی کریم کے لطف اور جُود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا

فمَن دخل فى جماعتى دخل فى صحابة

پس آنکہ در جماعت من داخل شد فی الحقیقت در صحابہ

پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے

[۱] الجمعة:۴

سیدی خیر المرسلین. وهذا هو معنی وَآخَرِینَ مِنْهُمْ

آقائے من خیرالمرسلین داخل شد۔ و ہمیں معنیٰ است مر لفظ آخرین منهم را

سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منهم کے لفظ کے

کما لا یخفٰی علی المتدبّرین. ومَن فرّق بینی و

چنانکہ بر اندیشہ کنندگان پوشیدہ نیست۔ و آنکہ در من و در مصطفیٰ

بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں

بین المصطفٰی، فما عرفنی وما رأی. وإن

تفریق مے کند او مرا نہ دیدہ است و نہ شناختہ است۔ و ہر آئینہ

تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ اور بے شک

نبیّنا صلّی اللّٰہ علیہ و سلم کان آدمَ خاتمةِ

نبیٔ ما صلی اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدنیا ومنتھی الأیام، وخُلِق کآدم بعد

و پایان روزہائے زمانہ بودند و آنحضرت مانند آدم مخلوق شدند

اور زمانہ کے دنوں کے منتہیٰ تھے اور آنحضرت آدم کی طرح پیدا کیے گئے

مـّا خُلق علی الأرض کلّ نوع من الدواب ﴿۱۷۲﴾

بعد زاں کہ بر زمین ہر گونہ حشرات

اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وکلّ صنف من السباع والأنعام، ولمّا خلَق

و وحوش و درندہا پیدا آمدند و ہر گاہ

اور چارپائے اور درندے پیدا ہوگئے اور جس وقت

اللّٰہ ھذہ الخليقة من أنواع النَّعَم والسباع

خدا ایں مخلوق را از انواع وحوش و درندہا

خدا نے اس مخلوق کو یعنی حیوانوں اور درندوں

والدود على الأرضين؛ أعنى كلَّ حزب من

و مورہا بر زمین بیافرید یعنی ہر گروہے را از

اور چیونٹیوں کو زمین پر پیدا کیا یعنی

الفاجرين والكافرين، والذين آثروا الدنيا على

فاجراں و کافراں۔ و دنیا پرستاں بر روئے کار آورد

فاجروں اور کافروں اور دنیا پرستوں کے ہر ایک گروہ کو پیدا کیا

الدين، وخلَق فى السماء نجومها وأقمارها وشموسها

و در آسمان ستارہ ہا و مہتاب ہا و آفتاب ہا

اور آسمان میں ستارے اور چاندوں اور سورجوں

أعنى النفوس المستعدّة من الطاهرين المنوّرين،

یعنی نہ نفوسِ مستعدہ را از پاکاں و نورانیاں بظہور آورد

یعنی پاکوں کے نفوس مستعدہ کو ظہور میں لایا

خلَق بعد هذا آدمَ الذى اسمه محمد وأحمُد،

بعد ازاں آں آدم را خلعت وجود پوشانید کہ اسم او محمد و احمد است صلی اللہ علیہ وسلم

تو بعد اس کے اُس آدم کو وجود کا خلعت پہنایا جس کا نام محمد اور احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم

وهو سيدُ وُلْدِ آدمَ وأتقى وأسعدُ، وإمامُ

کہ اوسردار اولاد آدم و امام آفرینش و از جملہ تقی و سعید است

اور وہ آدم کی اولاد کا سردار اور خلقت کا امام اور سب سے زیادہ تقی اور سعید ہے۔

﴿۱۷۲﴾ الخليقة. وإليه أشار الله فی قوله وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ
و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ
اور اس کی طرف خداتعالیٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً [1] و
لِلْمَلٰٓئِكَةِ ۔۔۔الآیۃ و قسم
لِلْمَلٰٓئِكَةِ الآیۃ اور خدا

بعزة الله و جلاله أنّ لفظ إِذْ يدلّ بدلالة
بعزۃ خداوندی و جلال وے کہ لفظ اذ بادلالت قطعی
کی عزت اور جلال کی قسم کہ اذ کا لفظ قطعی دلالت کے ساتھ

قطعية على هذا المقصود، ويدل عليه سياق
بریں مقصود دلالت مے کند
اس مقصود پر دلالت کرتا ہے۔

الآية وسباقها إن كنتَ لست كاليهود. فلا
واگر تو مانند یہود نیستی سیاق و سباق آیت بر تو ایں راز را بکشاید
اور اگر تو یہود کی طرح نہیں آیت کا سیاق و سباق تجھ پر اس راز کو کھول دے گا

شك أنه آدمُ آخر الزمان، والأُمّةُ كالذُرّية
پس شک نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم آخرالزمان است وامت بجائے ذرّیت
پس شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے آدم ہیں اورامت اس نبی محمود کی ذرّیت

لهذا النبی المحمود، وإليه أشار فی قوله إِنَّا
ایں نبی محمود است۔ و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی
کی بجا ہے۔ اور اس کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول کا اشارہ ہے

[1] البقرۃ:۳۱

أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ . فأمعِنْ فيه وتَفكّرْ، ولا
انا اعطیناك الکوثر پس دریں معنی نگاہ و فکر بکن و
انا اعطیناك الکوثر پس ان معنوں میں غور اور فکر کر اور

تكن من الغافلين. وإن زمان روحانية
از غافلاں مباش و زمانہ روحانیت نبی ما
غافلوں میں سے مت ہو۔ اور ہمارے نبی کی روحانیت کا زمانہ

نبيّنا عليه السلام قد بدأ من الألف الخامس ﴿۱۷۴﴾
از الف پنجم آغاز
پانچویں ہزار سے شروع

وكمُل إلى آخر الألف السادس، وإليه أشار
و تا آخر الف ششم کامل شد و بسوئے ایں اشارہ مے کند
اور چھٹے ہزار کے آخر تک کامل ہوا اور اس کی طرف

في قوله لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ [1] وتفصيل
قول خداوندی کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ و تفصیل ایں
خدا تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ اور اس مقام کی تفصیل

المقام أن نبيّنا صلى اللّه عليه وسلم قد
مقام آنکہ نبیٔ ما صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جاء على قدمِ آدم، وأن روحانية آدم قد
بر قدم آدم آمد و روحانیت آدم
آدم کے قدم پر آئے اور آدم کی روحانیت نے

[1] الصفّ:۱۰

طلعت فی الیوم الخامس لِمَا خُلق إلی هذا
در روز پنجم طلوع فرمود زیراکہ تا ایں روز
پانچویں دن میں طلوع فرمایا کیونکہ اس دن تک

الیوم کلّ ما کان من أجزاء هویّته وحقیقة
ہمہ آنچہ از اجزائے ہویت و حقیقت
سب کچھ جو اس کی ہویت کے اجزاء سے اور اسکی ماہیت

ماهیّته، فإن الأرض بجمیع مخلوقاتها و
ماہیت وے بود پیدا گردید۔ چہ کہ زمین مع ہمہ مخلوقات وے و
کی حقیقت سے تھا پیدا ہو گیا۔ کیونکہ زمین اپنی تمام مخلوق کے ساتھ اور

السماء بجمیع مصنوعاتها کانت حقیقةَ
آسمان با جملہ مصنوعات وے حقیقت
آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی

هویّةِ آدم، کَأَنَّ مادّتَه قد انتقلت من ﴿۱۷۵﴾
ہویتِ آدم بود گویا مادۂ آدم
ہویت کی حقیقت تھے۔ گویا آدم کا مادہ

الحقیقة الجمادیة إلی الحقیقة النباتیة، ثم
از حقیقت جمادی بسوئے حقیقت نباتی و
جمادی حقیقت سے نباتی حقیقت کی طرف اور

من الحقیقة النباتیة إلی الهویّة الحیوانیّة، ثم
از حقیقت نباتی بسوئے ہویت حیوانیت منتقل شد باز
نباتی حقیقت سے حیوانیت کی ہویت کی طرف منتقل ہوا پھر

بعد ذالک انتقلت من حیث الروحانیة من

از راہ روحانیت

روحانیت کے طور پر

الکمالات الکوکبیة إلی الکمالات القمریة، ومن

از کمالات کوکبیت بسوئے کمالاتِ قمریت و از

کوکبی کمالات سے قمری کمالات کی طرف اور

الأنوار القمریة إلی الأشعّة الشمسیة، وکانت

انوارِ قمریت بسوئے شعاعہائے شمسیت انتقال فرمود و

قمری انوار سے شمسی شعاعوں کی طرف انتقال فرمایا (اور

ھذہ الانتقالات کلھا مَظاھِرَ ترقّیاتِ العالم

ایں ہمہ انتقالات مظاہر ترقیات عالم

یہ سب انتقالات مظاہر ترقیات عالم کے

إلی معارج الحقیقة الإنسانیة. کَأَنَّ الإنسان

بسوئے معارج حقیقت انسانیت بودند۔ و ایں راز را در لفظ دیگر بایں طور تواں فہمید

حقیقت انسانیہ کے معارج کی طرف تھے)☆۔ اور اس راز کو دوسرے لفظوں میں اس طرح پر سمجھنا چاہیے

کان فی وقتٍ جمادًا، وفی وقتٍ آخر نباتا، وبعد

کہ انسان در وقتے جماد بود و وقتے دیگر نبات و بعد ازاں

کہ انسان ایک وقت جماد تھا اور دوسرے وقت نبات اور اس کے بعد

ذالک حیوانا، وبعد ذالک کوکبًا وقمرا وشمسا ﴿۱۷۵﴾

حیوان وبعد ازاں کوکب و قمر و شمس بود

حیوان اور اس کے بعد ستارہ اور چاند اور سورج تھا

☆ بریکٹ میں دیا گیا ترجمہ خزائن میں ہے ایڈیشن اوّل میں نہیں ہے۔ (ناشر)

حتی جُمِع فی الیوم الخامس کلّ ما اقتضت فطرتُه

تا آنکه روز پنجم آنچه فطرت او

یہاں تک پانچویں دن وہ سب کچھ جو اس کی فطرت

من القوی الأرضیة والسماویة بفضل اللّٰہ أحسن

از قوائے زمینی و آسمانی تقاضا مے کرد بفضل خدائے احسن الخالقین

زمینی اور آسمانی قویٰ سے تقاضا کرتی تھی احسن الخالقین خدا کے فضل سے

الخالقین .فکان الخَلق کله فردًا کاملا لآدم، أو

جمع گردیدند۔ پس ہمہ آفرینش برائے آدم یک فرد کامل بود یا

جمع ہو گیا۔ پس تمام پیدائش آدم کے لئے ایک فرد کامل تھا یا

مِرآةً لوجوده الذی أعزّه اللّٰہ وأکرم .ثم أراد

آئینہ وجود او بود کہ خدا او را خلعت عزت و کرامت در بر کرد۔ باز ارادہ

اس کے وجود کا آئینہ تھا جسے خدا نے معزز اور مکرم بنایا پھر ارادہ فرمایا

اللّٰہ أن یُرِیَ ھذہ الخفایا علی وجه الکمال فی

فرمود کہ پوشیدگی ہا را بر وجہ کمال در شخصے واحد آشکارا نماید

کہ پوشیدگیوں کو پورے طور پر ایک ہی شخص میں ظاہر کرے

شخصٍ واحدٍ ھو مظھر جمیع ھذہ الخصال،

کہ او مظہر ایں ہمہ خصال باشد

جو ان خصلتوں کا مظہر ہو۔

فتجلّت روحانیةُ آدم بالتجلّی الجامع الکامل

لاجرم روحانیت آدم باتجلّی جامع کامل

پس آدم کی روحانیت نے جامع کامل تجلّی کے ساتھ

﴿۱۷۷﴾ فی الساعة الآخرة من الجمعة، أعنی الیوم
در ساعت آخری روز جمعہ تجلّی فرمود یعنی در روزے کہ
جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلّی فرمائی یعنی اس دن

الذی ھو السادس من الستّة. فکذالک طلعَتْ
ششم شش است ہم چنیں
جو چھ کا چھٹا ہے اسی طرح

روحانیةُ نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الألف
روحانیت نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم در ہزار
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار

الخامس بإجمال صفاتھا، وما کان ذالک الزمان
پنجم با صفات اجمالی ہویدا شد و آں زمان
میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ

منتھی ترقّیاتھا، بل کانت قدمًا أولی لمعارج
پایان ترقیات آں روحانیت نبود بلکہ برائے معراج کمالات وے
اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے

کمالاتھا، ثم کمُلتْ وتجلّت تلک الروحانیة فی
گام نخستین بود باز آں روحانیت
پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے

آخر الألف السادس، أعنی فی ھذا الحین کما
در آخر الف ششم یعنی دریں وقت از راہ کمال تجلّی فرمود چنانکہ
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلّی فرمائی جیسا کہ

خُلق آدم فی آخر الیوم السادس بإذن اللّٰہ

آدم در روز آخر ششم باذن خدائے

آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن

أحسن الخالقین. واتخذتْ روحانیةُ نبیّنا

احسن الخالقین مخلوق شد و روحانیت خیر رسل

سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت

خیر الرّسل مَظھرًا مِن اُمّتہ لتبلغ کمالَ ظھورھا ﴿۱۷۸﴾

برائے کمال ظہور

نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے

وغلبةَ نورھا کما کان وعد اللّٰہ فی الکتاب المبین.

و غلبہ نور خویش مظہرے اختیار کرد۔ چنانکہ خدائے تعالیٰ در کتاب مبین وعدہ فرمودہ بود

اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا

فأنا ذالک المظھر الموعود والنور المعھود،

پس من ہماں مظہر موعود و نور معہود ہستم

پس مَیں وہی مظہر ہوں

فآمِنْ ولا تکنْ من الکافرین. وإن شئتَ

پس ایمان بیار و از کافراں مباش و اگر مے خواہی

پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے

فاقرء قولہ تعالیٰ ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی

بخواں ایں قول خداوندی را ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الآیۃ

تو اس خدا کے قول کو پڑھ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ آخر آیت تک۔

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؎۱ وفـــكّـــر

كــالـمهتـدين .فهـذا وقــت الإظهــار، ووقـت كمـال

پس این وقت اظہار و وقت کمال ظہور

پس یہ اظہار کا وقت اور

ظهـور الـروحـانية مـن الـجَبّـار، يـا مـعشر المسلمين .

روحانیت است اے گروہ مسلماناں

روحانیت کے ظہور کے کمال کا وقت ہے اے مسلمانوں کی جماعت۔

ولأجــل ذالک جــاء فــى الآثــار أنــه عـليــه السـلام

و ازینجاست کہ در آثار آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسی لئے آثار میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُــعــث فـــى الألف الســـادس مــع أنّ بـعـثــه كــان

در ہزار ششم مبعوث شدند حالانکہ بعثت آنجناب

چھٹے ہزار میں مبعوث ہوئے حالانکہ آنجناب کی بعثت

فــى الألف الـخــامـــس بــالـقـطـع واليقين .فلا شک ﴿۱۷۹﴾

قطعاً و یقیناً در ہزار پنجم بود۔ پس شک نیست

قطعاً اور یقیناً پانچویں ہزار میں تھی پس شک نہیں

أن هــذه إشــارة إلى وقت التجلّى التام و

کہ این اشارہ است بسوئے وقتِ تجلّی تام و

کہ یہ اشارہ ہے تجلّی تام کے وقت کی طرف اور

؎۱ الصف:۱۰

استیفاء المرام وکمال ظهور الروحانية و

استیفاء مرام و کمال ظهور روحانیت

استیفاء مرام کی طرف اور روحانیت کے ظهور کے کمال کی طرف

أيام تموُّج الفيوض المحمّدية فی العالمين،

و روزہائے موج زدن فیوض محمدیت در جہان

اور جہان مین محمدی فیوض کے موج مارنے کے دنوں کی طرف۔

وهو آخر الألف السادس الذی هو الزمان المعهود

و ایں آخر ہزار ششم است کہ برائے

اور یہ چھٹے ہزار کا آخر ہے جو زمانہ

لنزول المسيح الموعود كما يُفهَم من كتب النبيين.

نزول مسیح موعود زمان معہود است چنانکہ از کُتب انبیاء فہمیدہ مے شود

مسیح موعود کے اُترنے کے لئے مقرر ہے۔جیسا کہ انبیاء کی کتابوں سے سمجھا جاتا ہے۔

وإن هذا الزمان هو موطأُ قدمه عليه السلام

و ایں زمان بالیقین موضع سپردن پائے آنحضرت است

اور یہ زمانہ یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کے

من الحضرة الأحدية، كما يُفهَم من آية "وَآخَرِينَ

از حضرت احدیت چنانکہ از آیت وآخرین منہم

قدم رکھنے کی جگہ ہے جیسا کہ آیت وآخرین منہم

﴿۱۸۰﴾ مِنْهُمْ" وآيات أخرى من الصحف المطهّرة،

و آیات دیگر از نوشتہائے پاک مفہوم مے شود

اور پاک تحریروں کی دوسری آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے۔

فــفــکّــرُ إن کـنــت مــن الـعــاقـلـیـن .واعــلـم أن

پس فکر کن اگر از عاقلاں ہستی۔ و بداں کہ

پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر۔ اور جان کہ

نبیّـنــاصـلـی الـلّــہ عـلـیــہ وسـلـم کـمـا بُعث فی الألف

نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم چنانکہ در ہزار پنجم

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں

الـخـامــس کـذالک بُـعـث فی آخر الألف الـسـادس

مبعوث شدند ہمچناں از اختیار کردن صورت بروزی

مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت

بــاتــخــاذہ بـروز الـمسیـح الـموعـود، وذالک ثـابت

مسیح موعود در آخر ہزار ششم مبعوث شدند و ایں

اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔اور یہ

بـنـص الـقــرآن فـلا سبـیـل إلــی الـجـحـود، ولا ینکـره

با نص قرآن ثابت است کہ انکار را در آں گنجائش نیست

قرآن سے ثابت ہے اِس میں انکار کی گنجائش نہیں

إلا الــذی کــان مــن الـعـمـیـن .ألا تــفـکّــرون فــی

و بجز نابینایاں کسے ازیں معنے سر باز نمے زند۔آیا در آیت

اور بجز اندھوں کے کوئی اس کے معنے سے سر نہیں پھیرتا۔ کیا

آیۃ”وَآخَــرِیْــنَ مِــنْــهُــمْ“، وکیف یتــحــقّـق مـفـهـوم

آخــریــن مـنـهـم فکر نمے کنید و چگونہ مفہوم لفظ

آخــریــن مـنـهـم کی آیت میں فکر نہیں کرتے۔اور کس طرح مـنـهـم کے لفظ

لفظ "مِنْهُمْ" مِن غير أن يكون الرّسول موجودًا ﴿۱۸۱﴾

منهم متحقق شود اگر رسول کریم در آخرین موجود

کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود

فى الآخِرين كما كان فى الأوّلين. فلا بد من

نباشد ہمچناں کہ در اوّلین موجود بود پس از

نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے پس جو کچھ

تسليم ما ذكرناه ولا مَفَرَّ للمنكرين. و

تسلیم آنچہ ذکر کردیم چارۂ نیست و برائے منکراں راہ گریز بند است و

ہم نے ذکر کیا اُس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا رستہ بند ہے اور

من أنكر من أنّ بعث النبى عليه السلام

آں کہ ازیں معنی انکار کرد کہ بعثت نبی علیہ السلام

جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت

يتعلّق بالألف السادس كتعلّقه بالألف

با ہزار ششم تعلق دارد ہمچناں کہ با ہزار پنجم

چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے

الخامس، فقد أنكر الحق ونصَّ الفرقانِ، وصار

تعلق داشت او یقیناً دست رد بر سرحق و نص قرآن زد و از

تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔

من الظالمين. بل الحق أن روحانيتهٗ عليه

ظالماں گردید بلکہ حق آنکہ روحانیت آنحضرت علیہ السلام

بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت

السّـلام كـان فـی آخـر الألف السـادس أعـنـی فـی
در آخر ہزار ششم یعنی
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی

هـذه الأيـام أشـدَّ وأقـوٰی وأكـمـلَ مـن تـلـک
دریں ایام نسبت بآں سالہا اکمل و اقویٰ و اشد است
اِن دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

الأعـوام، بـل كـالبـدر التـامّ، ولـذالک لآ نـحتـاج ﴿۱۸۲﴾
بلکہ مانند بدر کامل است۔ ازینجاست کہ ما احتیاج
بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اس لئے ہم

إلـى الـحُسـام، ولا إلـى حـزبٍ مـن مـحـاربين، و
بشمشیر و گروہ رزم آوراں نداریم و
تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور

لأجـل ذالک اختـار الـلّـه سبـحـانـه لبعث المسيح
بجہت ہمیں معنی است کہ خداوند سبحانہٗ و تعالیٰ برائے بعثت مسیح موعود
اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے

الـمـوعود عِـدّةً مـن الـمـئـات كـعِـدّة لـيـلـةِ الـبـدر من
شمار صدہا را مانند شمار شب بدر از
صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں

هـجـرة سيـدنـا خيـر الـكـائـنـات لتـدلّ تلک العِدّة
ہجرت رسول کریم اختیار فرمود تا آں شمار بر مرتبہ کہ
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر

علی مرتبۃ کمال تام من مراتب الترقّیات و

از جملہ مراتب ترقیات کمالِ تام دارد دلالت کند و

جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے اور

ھی المائۃ الرابع بعد الألف من خاتم النبیین،

آں شمار چہار صد بعد از ہزار از ہجرت خاتم النبیین است

وہ چار سو کا شمار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بعد ہے۔

لیتم وعد إظہار الدین الذی سبق فی الکتاب

تا وعدہ اظہار دین کہ در کتاب مبین سابق شدہ بود باتمام رسد

تادین کے غلبہ کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا پورا ہو جائے

المبین، أعنی قولہ" وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

اعنی قول خداوندی لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّۃ

یعنی خدا کا یہ قول کہ لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّۃ

وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ [1]"، فانظرْ إلی ھذہ الآیۃ کالمُبْصرین، ﴿۱۸۳﴾

پس مانند بینایاں دریں آیت نگاہ بکن

پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر

فإنھا تدل علی البدرَیْن بالیقین. بدرٌ مضت

چہ کہ ایں آیت یقیناً بر دو بدر دلالت کند اول آں بدر کہ برائے

کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اوّل وہ بدر جو

لنصر الأوّلین، وبدرٌ کانت آیۃ لّلآخِرین.

نصرت نخستینیاں بگذشت و دوم آں بدر کہ برائے پسینیاں نشانے بودہ است

پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے۔

[1] آل عمران:۱۲۴

فلا شک أن فی هذه الآیة إشارة لطیفة إلی
پس شکے نیست کہ ایں آیت اشارۂ لطیفہ بآں زمان آئندہ
پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اس آئندہ زمانہ

الزمان الآتی الذی یُشابه لیلةَ البدر عِدّةً.
مے کند کہ از روئے شمار مانند شب بدر باشد
کی طرف کرتی ہے جو شمار کے رو سے شب بدر کی مانند ہو۔

أعنی سنة أربع مائة بعد الألف وهی لیلة
وآں سنۂ چہار صد بعد از ہزار است و ہمیں بطور استعارہ
اور وہ چار سو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر

البدر استعارةً عند ربّ العالمین، و إنّ
نزد پروردگار گیہاں شب بدر است۔ وباایں ہمہ اعتراف
خداتعالیٰ کے نزدیک شبِ بدر ہے اور ان سب کے باوجود

کان للآیة معنی آخر یتعلق بالزمان الماضی
مے کنیم کہ ایں آیت معنیٰ دیگر ہم دارد کہ با زمان گزشتہ متعلق مے باشد
ہم کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اس آیت کے اور معنی بھی ہیں جو گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں

مع هذا المعنی کما لا یخفٰی علی العالِمین.
چنانچہ بر عالماں پوشیدہ نیست
جیسا کہ عالموں کو معلوم ہے۔

فإنّ للآیة وجهین، والنصر نصران، والبدر ﴿۱۸۴﴾
زیرا کہ ایں آیت را دو رُخ است و نصرت دوگانہ و بدر
کیونکہ اس آیت کے دو رُخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر

بدران، بدرٌ تتعلق بالماضی، وبدرٌ تتعلق

دو تا بدر است۔ یک بدر با زمان گزشتہ تعلق دارد و بدر دیگر با زمان

دو بدر ہیں ایک بدر گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر

بالاستقبال من الزمان عند ذلّة تصیب المسلمین

آئندہ در ہنگامے کہ مسلمانان را ذلت برسد

آئندہ زمانہ سے اس وقت جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے

کما ترون فی ھذا الأوان، وکان الإسلام بدأ

چنانکہ در ایں زمان مے بینید۔ و اسلام چوں ہلال آغاز شد

جیساکہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا

کالھلال وکان قُدّر أنه سیکون بدرًا فی

و مقدر بود کہ انجام کار در آخر زمان بدر

اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ بدر

آخر الزمان والمآل بإذن اللّٰہ ذی الجلال،

خواہد شد باذن خدائے ذوالجلال

ہو جائے خداتعالیٰ کے حکم سے۔

فَاقتضت حکمةُ اللّٰہ أن یکون الإسلام بدرًا

پس حکمت خداوندی خواست کہ اسلام دران صد

پس خداتعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی طرح شکل

فی مائة تشابهُ البدر عِدّةً. فإلیه أشار فی

شکل بدری اختیار کند کہ از روئے شمار با بدر مشابہ باشد۔ پس ہمیں معنی اشارہ مے کند

اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے

قولہ ”لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ“، ففكّرْ فكرة

قول خداوندی لقد نصرکم اللہ ببدر ۔ پس نگاہ باریک دریں امر بفرما

خداتعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللہ ببدر۔ پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر

كاملة ولا تكن من الغافلين. وإن لفظ ”لَقَدْ ﴿۱۸۵﴾

واز غافلاں مباش۔ و ہر آئینہ لفظ

اور غافلوں سے نہ ہو اور بے شک

نَصَرَكُمْ“ قد أتى هنا علٰى وجهٍ آخر أعني بمعنى

لقد نصرکم اینجا از روئے وجہ دیگر و معنی بمعنی ینصرکم آمدہ

لقد نصرکم کا لفظ یہاں دوسری وجہ کے رو سے ینصرکم کے معنوں میں آیا ہے۔

ينصركم كما لا يخفى على العارفين. فحاصل الكلام

چنانکہ برعارفاں ظاہر است۔ الغرض

جیسا کہ عارفوں پر ظاہر ہے۔ الغرض

أن اللّه كان قدقدّر للإسلام العزّتين بعدالذلّتين على رغم

خداتعالیٰ برائے اسلام بعد از دو ذلت دو عزت اندازہ کردہ بود بر خلاف یہود

خداتعالیٰ نے اسلام کے لئے دو ذلت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف

اليهود الذين كان قدّر لهم الذلّتين بعدالعزّتين نكالا من

کہ برائے اوشاں بطور سزا و پاداش بعد از دو عزت دو ذلت اندازہ کردہ بود

کہ ان کے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی تھیں

عنده كما تقرء ون في سورة بني إسرائيل قصة الفاسقين منهم

چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل قصۂ فاسقان و ظالمان را

جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورۃ میں اُن فاسقوں اور ظالموں کا قصہ

والظالمين. فلمّا أصاب المسلمين الذلّةُ الأولى
ازیشاں مے خوانید۔ پس ہر گاہ مسلمانان را ذلت اول
پڑھتے ہو۔ پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلت

في مكّة وعدهم الله بقوله" أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ
درمکہ رسید۔ خدا باوشاں ازایں قول وعدہ فرمودہ بود اذن للذين يقاتلون الآية
مکہ میں پہنچی خدا نے اُن سے اپنے اس قول میں وعدہ فرمایا تھا اذن للذين يقاتلون

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ [1]"و ﴿۱۸۶﴾

آخر آیت تک

أشار في قوله "عَلَى نَصْرِهِمْ" أنّ العذاب يصيب الكفّار
و از قول علٰی نصرهم اشارہ کرد کہ از دست مومناں عذاب
اور علٰی نصرهم کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے

بأيدي المؤمنين، فأنجز الله هذا
بر سر کفار فرود خواہد آورد۔ پس ایں وعدۂ خداوندی
کفار پر عذاب اترے گا۔ پس خداتعالیٰ کا یہ وعدہ

الوعد يوم بدرٍ وقتل الكافرين بسيوف
روز بدر بظہور رسید و کافران عرضہ شمشیر آبدار مسلماناں
بدر کے دن ظاہر ہوا اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے

المسلمين. ثم أخبر عن الذلّة الثّانيّة
گردیدند۔ باز از ذلت دوم خبرداد
قتل کیے گئے۔ پھر دوسری ذلت سے خبر دی

[1] الحج:۴۰

بقولہ "حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ"[1] (یعنی

بقول حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ (یعنی

اپنے اس قول سے حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ (یعنی

یکون لھم الغلبة والفتح لا یدان بھم لأحد)

او شاں را آں چناں غلبہ و فتح دست بدہد کہ ہیچکس باایشاں تاب مقابلہ نیاورد)

ان کو ایسا غلبہ اور فتح ملے گی کہ کوئی اُن کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکے گا)

وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ يَّنۡسِلُوۡنَ[2] . . . وَتَرَكۡنَا

وبقول وھم من کل حدب ینسلون...وترکنا بعضھم یومئذ

اوراس قول سے وھم من کل حدب ینسلون...وترکنا بعضھم یومئذ

بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِىۡ بَعۡضٍ[3] ☆" والمراد

یموج فی بعض و مراد از شتافتن

یموج فی بعض اور

من "كُلِّ حَدَبٍ" ظفرُھم وفوزھم بکل مراد

از بالائے ہر بلندی آنست کہ در ہر مراد و مقصود کامیابی و شادکامی

ہر ایک بلندی سے دوڑنے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مراد اور مقصود میں کامیابی

☆ الحاشیۃ

قد اشار اللّٰہ فی اٰیات بعد ھٰذہ الاٰیۃ من غیر فصلٍ الٰی انّ یاجوج وماجوج ھم النصارٰی. الا ترٰی قولہ افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء.[4] وکذالک قولہ قل ھل ننبّئکم بالاخسرین اعمالا. الذین ضلّ سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صُنعا[5]. وکذالک قولہ قل لو کان البحر مدادًا لکلمات ربّی. ولاشکّ ان النصارٰی قوم اتخذوا المسیح معبودًا من دون اللّٰہ وتمایلوا علی الدنیا وسبقوا غیرھم فی ایجاد صنایعھا و قالو ان المسیح ھو کلمۃ اللّٰہ والمخلوق کلہ من ھذہ الکلمۃ فھذہ الاٰیات ردّ علیھم. منہ

[1]، [2] الانبیاء:۹۷ [3] الکہف: ۱۰۰ [4] الکہف:۱۰۳ [5] الکہف:۱۰۴،۱۰۵

وعروجهم إلى كل مقام وكونهم فوق كل رياسة ﴿۱۸۷﴾

او شاں را میسر آید و ہر مملکت و ریاست در حوزہ تصرف ایشاں

اور شادکامی ان کو میسر آئے گی اور ہر ایک سلطنت اور ریاست ان کے تصرف

قاهرين. والمراد من قوله "وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ

در آید و مراد از یموج بعضھم فی بعض آنکہ

میں آجائے گی اور یموج بعضھم فی بعض سے یہ مراد ہے

فِىْ بَعْضٍ"[1] أن نار الخصومات تستوقد في ذالك

دراں زمان در جملہ فرقہا

کہ اس زمانہ میں تمام فرقوں میں

الزمان في كل فرقة من فرق أهل الأديان،

آتش پیکار و جنگ بیفزود

جنگ کی آگ بھڑک اُٹھے گی

و ينفقون الذهب والفضّة كالجبال لتكذيب

و کوہ کوہ زر و سیم برائے نابود کردن

اور پہاڑوں برابر سونا چاندی اسلام کے نابود کرنے کے لئے

الإسلام والإبطال وارتداد المسلمين، ويُؤلّفون

اسلام و باز گردانیدن مسلماناں از دائرہ اسلام خرچ بکنند۔ وکتابہا

اور مسلمانوں کو اسلام کے دائرہ سے نکالنے کے لئے خرچ کریں گے اور اسلام کی توہین سے

كتبًا مملوءة من التوهين. وقد أشار الله في

پُر از توہین اسلام تالیف بنمایند۔ و در بسیار از مقامات خداتعالیٰ

بھری ہوئی کتابیں تالیف کی جائیں گی اور بہت سے مقاموں میں خدا تعالیٰ نے

[1] الکهف: ۱۰۰

کثیــر مــن الــمــقــام أن تـلـک الأيّـام أيّـام الغُـربةِ

اشارہ فرمودہ کہ آں روزہائے غربت اسلام باشد

اشارہ فرمایا ہے کہ وہ دن اسلام کی غربت کے دن ہوں گے

للإسـلام، وهـنـاک يکون المسلمون کالمحصورين،

و مسلماناں در آں زمان مانند محصوراں زندگانی بسر برند

اور مسلمان اس زمانہ میں قیدیوں کی طرح زندگی بسر کریں گے

وتهــبّ عـليهـم عـواصفُ التـفــرقة فيـکــونـون ﴿۱۸۸﴾

و بادہائے تفرقہ و پراگندگی بر سر ایشاں بوزد پس او شاں

اور تفرقہ اور پراگندگی کی ہوائیں اُن کے سر پر چلیں گی۔ پس وہ

کـعِـضيـن. فـأمّـا قـولــه" بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ

ازہم بپاشند و پراگندہ گردند و مراد از یـمـوج بـعـضـهـم فـی بـعـض آنکہ

بکھر جائیں گے اور پراگندہ ہو جائیں گے اور یـمـوج بـعـضـهـم فـی بـعـض سے مراد یہ ہے

فِيۡ بَعۡضٍ[1]" فيـريـد مـنـه أن فِـرقة تـأكـل فِـرقة

یک فرقہ دیگر را فرو خورد

کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کھا جائے گا

أخـرٰى، وتـعـلُـو يـأجـوج ومـأجـوج وتسـمـعـون

و یاجوج و ماجوج سربلندی یابند و در ہمہ

اور یاجوج و ماجوج سربلندی پائیں گے اور تمام

أخبـار خــروجهـم فـی الأرضين .وفـی تـلـک الأيـام

روئے زمین خبرہائے خروج اوشاں گوش زد بشوند و دراں ایّام

سطح زمین پر اُن کے نکلنے کی خبریں سننے میں آئیں گی اور اُن دنوں میں

[1] الکہف: ۱۰۰

لا یکون الإسلام إلا کعَجوزةٍ، ولا یبقی لہ من قوۃ

اسلام مانند پیرہ زنے باشد و در وے ہیچ گونہ

اسلام بوڑھی عورت کی طرح ہوگا اور اُس میں کسی طرح کی

و لا من عزّۃ، و تصیبہ ذلّۃ علی ذلّۃ،

قوت و عزت نماند و ذلت بعد ذلت او را برسد

قوت و عزت نہیں رہے گی اور ذلت پر ذلت اُس کو پہنچے گی

وکاد أن یُقبَر من غیر التجہیز والتکفین،

و نزدیک باشد کہ بغیر تجہیز و تکفین در زیر خاک سپردہ شود

اور قریب ہوگا کہ بغیر تجہیز و تکفین کے زمین میں گاڑ دیا جائے گا۔

وتُصَبّ علیہ مصائب ما سمعتْ أذنٌ

و آنچناں مصیبتہا برآں فرود آیند کہ ہیچ گوشے در زمان پیشیں مثل آں

اور ایسی مصیبتیں اس کے سر پر پڑیں گی کہ پہلے زمانہ میں کسی کان نے

مثلہا من قبل، ویخرج من الدین أفواج

نشنیدہ باشد و فوج فوج جاہلاں از دائرہ دین بیرون روند

اس جیسا نہ سنا ہوگا اور جاہلوں کے گروہ در گروہ دین کے دائرہ سے باہر

من الجاہلین، لاعنین ومحقّرین ومکذّبین، ﴿۱۸۹﴾

و از دین فوج فوج جاہلاں لعنت کناں و تحقیر و تکذیب کناں بیروں روند

نکل جائیں گے اور دین میں سے گروہ در گروہ جاہل لوگ لعنت کرتے ہوئے اور تکذیب کرتے ہوئے

وتُقلَب الأمور کلہا، وتنزل المصائب علی

و ہمہ امور زیر و زبر کردہ شود و بر شریعت و اہل وے

نکل جائیں گے اور تمام امور زیر و زبر کیے جائیں گے اور شریعت اور شریعت والوں پر

الشریعة وأهلها، ویُرَدّ قمرها کعُرجون قدیم
رنجہا نازل شوند و ماہتاب وے در چشم بینندگاں مانند شاخ کہنہ
رنج اور مصیبتیں اُتریں گی اور اُس کا چاند دیکھنے والوں کی نظر میں پرانی ٹہنی کی

فی أعین الناظرین، وهذه ذلّة ما أصابت الملّة
بنظر آید۔ و ایں ذلتے است کہ پیش ازیں ملت را
طرح نظر آئے گا اور یہ ذلت ہے کہ اس سے پہلے ملت کو

من قبل ولن تصیب إلی یوم الدین. فعند
نرسیدہ و تا بروز جزا نخواہد رسید۔ چوں کار
نہیں پہنچی اور قیامت تک نہیں پہنچے گی۔جب اس حد تک

ذالک تنزل النصرةُ من السماء ومعالِمُ العزّة
بہ اینجا رسد در آں وقت از آسمان نصرت و از جانب حق تعالیٰ
معاملہ پہنچ جاوے گا تب آسمان سے نصرت اور خداتعالیٰ کی طرف سے

من حضرة الکبریاء، مِن غیر سیف وسنان ومحاربین ☆.
بغیر تیغ و سنان و پیکار ورزاں نشانہائے عزت نازل شوند
بغیر تلوار اور بغیر نیزے اور لڑنے والوں کے عزت نشان اُتریں گے۔

☆ الحاشیة ﴿۱۸۹﴾

انّ عیسٰی بن مریم ماقاتل وماامر بالقتال. فکذالک المسیح الموعود فانّه علٰی نموذجه من اللّه ذی الجلال. والسرّ فیه ان اللّه ارادانْ یُرْسِلَ خاتم خلفاءِ بنی اسرائیل وخاتم خلفاء الاسلام. من غیر السنان والحسام. لیُزِیْلَ شبهات نَشَأَتْ من قبلُ فی طبائع العوام. ولیعلم الناسُ انّ اشاعةالدین بامرٍمن اللّه لابضرب الاعناق وقَتْلِ الاقوام. ثم لما کان الیهود فی وقت عیسٰی والمسلمون فی وقت المسیح الموعود. قدخرج اکثرهم من التقویٰ وعصوااَحکام الربّ الودودِ. فکان بعیدًا من الحکمة الالٰهیّة. ان یقتل الکافرین لهٰذه الفاسقین. فتدبّرحق التدبّر ولا تکن من الغافلین. منه

و إليه إشارة فى قوله تعالیٰ ”وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ ﴿۱۹۰﴾
وہمیں اشارت است درقول وے تعالیٰ و نفخ فی الصور الآیة
اور اِسی کی طرف خدا تعالیٰ کی اس قول میں اشارہ ہے و نفخ فی الصور آخر آیت تک
جَمْعًا“[۱]، وهو مراد من بعث المسيح
اے گروہ عاقلاں ایں مراد از بعثت مسیح موعود
اے عقلمندوں کے گروہ یہ مسیح موعود کی بعثت سے
الموعود يا معشر العاقلين ☆. و فى لفظ النزول
است۔ و در لفظ نزول کہ
مراد ہے اور نزول کے لفظ میں جو

☆ الحاشیة

﴿۱۹۰﴾ وكذالك اشير الى المسيح الموعود فى الكتاب الكريم. اعنى فى سورة التحريم. وهو
وہمچنیں درکتاب کریم در سورہ تحریم اشارت بمسیح موعود است آنجا کہ فرمود ومریم بنت عمران آں کہ فرج
قوله تعالى، وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا
خود را از ہمہ ناپاکی ہا محفوظ داشت پس در وے از رُوح خود رسیدیم۔ وشک نیست کہ مراد از رُوح اینجا
فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا[۲]. ولا شك ان المراد من الروح ههنا عيسٰى ابن مريم. فحاصل الأية
عیسیٰ ابن مریم است۔ پس حاصل آیت اینکہ عادتِ خداوندی چناں است کہ آنکس را کہ ازیں
ان الله وعد انّه يجعل اخشى الناس من هٰذه الامة مسيح ابن مريم و ينفخ فيه روحه بطريق البروز
امت بیشتر خشیت وخوف خدا در دل دارد مسیح ابن مریم مے گرداند و بروز روح وے را در وے می دمد۔ پس
فهذه وعد من الله فى صورة المثل لاتقى الناس من المسلمين فانظر كيف سمّى الله بعض
ایں وعدہ است از خدا در صورت مثلیت برائے متقی و پرہیزگار پس نگاہ بکن کہ چہ طور حق تعالیٰ بعض افراد ایں
افراد هٰذه الامة عيسى بن مريم ولا تكن من الجاهلين. منه
امت را بنام عیسیٰ ابن مریم یاد می کند۔ واز جاہلاں مباش۔ منه

[۱] الکهف: ۱۰۰ [۲] التحريم: ۱۳

الذی جاء فی الأحادیث إیماءٌ إلی أن الأمر
در احادیث آمدہ اشارہ بآں است کہ امر
حدیثوں میں آیا ہے یہ اشارہ ہے کہ

و النصر ینزل کلہ من السماء فی أیام المسیح
و نصرت در ایام مسیح
مسیح موعود کے زمانہ میں امر اور نصرت

من غیر توسُّل أیدی الإنسان ومِن غیر جھاد
بغیر وسیلہ دست انسان و بغیر جہاد مجاہداں
انسان کے ہاتھ کے وسیلہ کے بغیر اور مجاہدین کے جہاد کے بغیر

المجاھدین، وینزل الأمر من الفوق مِن غیر
از آسمان نازل شود۔ و بغیر تدبیر مدبّراں ہمہ چیز از بالا بزیر آید
آسمان نے نازل ہوگی اور مدبروں کی تدبیر کے بغیر تمام چیزیں اوپر سے

تدبیر المدبّرین. کأن المسیح ینزل کالمطر
گویا مسیح مانند باراں
نیچے آئیں گی۔ گویا مسیح بارش کی طرح

من السماء واضعا یدیہ علی أجنحة الملائکة ﴿۱۹۱﴾
دست بر بازوئے فرشتگان گذاشتہ
فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اُترے گا

لَا علٰی أجنحة حِیَلِ الدنیا والتدابیر الإنسانیة،
نہ بربازوئے حیلہ‌ہائے دنیا و تدابیر انسانی نہادہ از آسمان نازل شود
انسانی تدبیروں اور دنیاوی حیلوں کے بازوؤں پر اس کا ہاتھ نہ ہوگا

وَتَبْلُغُ دعوتُه وحجّته إلى أقطار الأرض

و دعوت و حجت وے باطراف زمین

اور اس کی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف

بأسرع أوقاتٍ كبرق يبدو من جهة فإذا

ہرچہ زود تر برسد مانند برق کہ از یک طرف نمایاں مے شود و ناگہاں

بہت جلد پھیل جائے گی اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم میں

هي مشرقة في جهات. فكذالك يكون في

در ہمہ اطراف درخشاں مے گردد ہمیں حال

سب طرف چمک جاتی ہے۔ یہی حال

هٰذا الزمان، فليسمعْ من يكن له أُذُنان، و

دریں زمان واقع شود پس بشنود آنکہ وے را دو گوش دادہ اند

اس زمانہ میں واقع ہوگا۔ پس سن لے جس کو دو کان دیے گئے ہیں۔

يُنفَخُ في الصُّور لإشاعة النور وينادي الطبائعُ

و برائے اشاعت نور در صور دمیدہ شود و طبیعتہائے

اور نور کی اشاعت کے لئے صور پھونکا جائے گا اور سلیم طبیعتیں

السليمة للاهتداء، فيجتمع فِرق الشرق

سلیمہ برائے ہدایت یافتن ندا زنند در آں وقت فرقہائے شرق

ہدایت پانے کے لئے پکاریں گی۔اس وقت مشرق اور

والغرب والشمال والجنوب بأمرٍ من حضرة

و غرب و شمال و جنوب بامر ایزدی جمع شود

مغرب اور شمال اور جنوب کے فرقے خدا کے حکم سے جمع ہو جائیں گے

الکبریاء ، فھناک تستیقظ القلوب وتنبت ﴿۱۹۲﴾

پس در آں وقت دلہا بیدار شوند و دانہ ہا بایں آب

پس اُس وقت دل جاگ جائیں گے اور دانے اس پانی سے

الحبوب بھذاالماء،لا بنارالحرب وسفک الدماء،ویُجذَب

برویند نہ بآتش جنگ و ریختن خونہا

اُگیں گے نہ کہ جنگ کی آگ اور خونوں کے بہنے سے اور

الناس بجذبة سماوية مطھّرة من شوائب الأرض

و مردم با کشش آسمانی کہ از آمیزش زمین پاک باشد کشیدہ شوند

لوگ آسمانی کشش سے جو زمین کی آمیزش سے پاک ہوگی کھینچے جائیں گے

لما ھو نموذج ليوم القضاء من مالک يوم الدين.

کہ آں از مالک یوم الدین نمونہ روز قضا باشد۔

یہ خداتعالیٰ کی طرف سے قضا کے دن کا نمونہ ہوگا۔

وقد وعد اللّٰہ عند الفتنة العظمى فى آخر الزمان،

و خدا وعدہ فرمودہ کہ وقتیکہ در آخر فتنۂ بزرگ و بلائے سترگ

اور خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ جب کہ آخر زمانہ میں بڑا بھاری فتنہ اور

والبليّة الكبرى قبل يوم الديّان، أنه ينصر دينه

ہویدا شود پیش از روز جزا دراں ایام

بلا قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی۔اُن دنوں میں

من عنده فى تلک الأيام، وھناک يكون

از طرف خود دین خود را نصرت و تائید خواہد بخشید و دراں زمان

اپنی طرف سے دین کی مدد اور تائید فرمائے گا اور اُس زمانہ میں

الإسلام كالبدر التام، وإليه أشار اللّٰه سبحانه
اسلام مانند بدر کامل خواہد گردید و بہمیں اشارت است
اسلام بدرِ کامل کی طرح ہو جائے گا اور اِسی کی طرف اشارہ ہے

﴿۱۹۳﴾ فی قوله "وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا[1]"، و
درقول ونفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا
اس قول میں ونفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا

قد أخبر فی آية هی قبل هذه الآية من تفرقة
و قبل ازیں آیت از تفرقہ بزرگے
اور اس آیت سے ایک بڑے تفرقہ کی خبر دی

عظيمة بقوله "تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ
خبر دادہ آنجا کہ فرمودہ وترکنا بعضهم الخ
جہاں کہ فرمایا ہے وترکنا بعضهم الخ

بَعْضٍ[2]"، ثم بشّر بقوله "وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ" بجمع
باز بشارت دادہ بقول ونفخ فی الصور الخ
پھر ونفخ فی الصور الخ کے قول سے بشارت دی۔

بعد التفرقة، فلا يكون هذا الجمع إلّا فی مائة
کہ بعد ازاں پراگندگی جمعیت دست خواہد داد۔ پس جمعیت حاصل نشود مگر در صدر
کہ اس پراگندگی کے بعد جمعیت حاصل ہوگی۔پس یہ جمعیت حاصل نہ ہوگی مگر بدر کی صدی

البدر ليدلّ الصورةُ على معناها كما كانت
بدر یعنی چہاردہم تا صورت بر معنی خود دلالت کند ہمچناں کہ
میں تا کہ صورت اپنے معنے پر دلالت کرے جیسا کہ

[1] و [2] الكهف: ١٠٠

النصرة الأولى ببدر. فهاتان بشارتان للمؤمنين،

نصرت اول در بدر بوقوع آمد۔ پس ایں دو مژدہ ہا برائے مومناں ہستند

پہلی بدر میں وقوع میں آئی۔ پس یہ دو خوشخبریاں مومنوں کے لئے ہیں۔

و تبرُقان كدُرّةٍ في الكتاب المبين. و قد

و مثل دُرّ در کتاب روشن مے درخشند و ظاہر است

اور موتی کی طرح کتابِ مبین میں چمکتی ہیں اور ظاہر ہے

مضى وقتُ فتح مبين في زمن نبيّنا المصطفٰى،

کہ وقت فتح مبین در زمانہ نبی کریم ما بگذشت

کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا

وبقى فتحٌ آخر وهو أعظم وأكبر وأظهر

و فتح دیگر باقی ماند کہ از غلبہٗ اول بزرگ تر و ظاہر تر

اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے

من غلبة أولٰى، وقُدّر أن وقته وقت المسيح ﴿۱۹۴﴾

است و مقدر بود کہ وقت وے وقت مسیح موعود

اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا

الموعود من الله الرء وف الودود وأرحم الراحمين،

باشد

وقت ہو۔

وإليه أشار في قوله تعالٰى "سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

و بہ ہمیں اشارہ است در قول خداوندی سبحان الذی اسریٰ الخ

اوراسی کی طرف خدا تعالیٰ کی اس قول میں اشارہ ہے سبحان الذی اسریٰ الخ

بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

الَّذِىْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ[1]"، فـفـكِّـرْ فى هـذه الآية ولا

پس دریں آیت فکر بکن و مانند غافلاں

پس اس آیت میں فکر کر اور غافلوں کی طرح

تـمـرّ كـالـغـافـلـيـن. وإن فـى لـفـظ "الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ"

از پیش وے مگذر و در لفظ مسجد حرام

اس کے آگے سے مت گزر اور مسجد حرام کے لفظ میں

ولـفـظ "الْـمَـسْـجِدِ الأَقْصَى" الـذى جُـعِـل من وصفه

و مسجداقصیٰ کہ بـارکـنـا حـولـه در وصف وے

اور مسجد اقصیٰ کے لفظ میں جس کے وصف میں

جـمـلة "بَـارَكْـنَا حَوْلَـهُ" إشـارة لـطـيـفة لـلـمتفكّرين،

مذکور شدہ اشارت لطیف است برائے آنکہ فکر مے کنند

بـارکـنـا حـولـه مذکور ہوا ہے۔لطیف اشارہ ہے ان کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

وهـو أن لـفـظ "الْـحَـرَامِ" يـدل عـلـى أن الـكـافـرين

و آں اینکہ لفظ حرام وا مے نماید کہ بر کافراں

اور وہ یہ ہے کہ لفظ حرام ظاہر کرتا ہے کہ کافروں پر یہ بات

قـد حُـرّم عـلـيـهـم فـى زمـن الـنـبـى عـلـيـه الـسـلام ﴿۱۹۵﴾

حرام کردہ شدہ بود کہ در زمانہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام

حرام کی گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

[1] بنی اسرائیل: ۲

أن يضرّوا الدين بالمكائد أو يأتوه كالصائد،

دین را با فریب و حیلتہا ضررے برسانند یا مانند صیاداں بر سر وے

دین کو فریب اور حیلوں سے ضرر پہنچائیں یا شکاریوں کی طرح اس پر

وعصَم اللّه نبيّه ودينه وبيته من صوُل

بریزند و خدا نبیؑ خود را و دین و خانہ را از حملۂ حملہ آوراں

برس پڑیں اور خدا نے اپنے نبی کو اور اپنے دین اور اپنے گھر کو حملہ آوروں کے حملہ سے

الصائلين وجور الجائرين. وما استأصل اللّه

و بداد بیدادگراں نگاہ بداشت و دراں زماں

اور بے دادگروں کے بیداد سے بچائے رکھا اور اس زمانہ میں

في ذالك الزمن أعداء الدين حق الاستيصال،

دشمنانِ دین را چنانکہ باید و شاید از بیخ و بُن بر نکندید

دین کے دشمنوں کو جیسا کہ چاہیے تھا جڑ سے نہیں اکھاڑا

ولكن حفِظ الدين من صَولهم وحَرّم عليهم

و لیکن دین را از حملۂ ایشاں محفوظ داشت و بر ایشاں

لیکن دین کو ان کے حملہ سے محفوظ رکھا اور حرام کر دیا کہ وہ

أن يغلبوا عند القتال. فبُدِءَ أمرُ تأييد الدين

غلبہ در جنگ حرام گردانید پس امر تائید دین

لڑائی میں غالب رہیں۔پس دین کی تائید کا امر

من المسجد الحرام أعني مِن ذَبِّ اللئام، ثم

از مسجد حرام یعنی از دفع و طرد لئام آغاز گردید باز

مسجد حرام سے یعنی لئیموں کے دفع کرنے سے شروع ہوا پھر

يتمّ هذا الأمر على المسجد الأقصى الذى
ایں امر بر مسجد اقصیٰ باتمام رسد آں مسجدے کہ
یہ امر مسجد اقصیٰ پر تمام ہوگا یہ وہ مسجد ہے

يبلغ فيه نور الدين إلى أقصى المقام كالبدر التام،
در وے نوردین تا بمقام اقصےٰ مانند ماہ چہار دہم برسد
جس میں دین کا نور اقصیٰ کے مقام تک پورے چاند کی طرح پہنچے گا۔

ويلزَمه كلُّ بركة يُتوقَّع ويُتصوَّر عند كمالٍ ﴿۱۹۶﴾
و برکتے کہ در وقت کمال کہ بالائے آں کمالے نباشد متوقع
اور ہر ایک برکت جو ایسے کمال کے وقت میں جس کے اوپر کوئی کمال نہ ہو تصور میں

ليس فوقه كمال، وهذا وعدٌ من اللّه العلّام .
و متصور مے گردد وے را لازم باشد و ایں وعدہ است از خدائے علیم
آوے اس کے لازم حال ہوتی ہے اور یہ خدائے علیم کا وعدہ ہے۔

فكان المسجد الحرام يُبشّر بدفع الشر
پس مسجد حرام مژدۂ دفع شر
پس مسجد حرام شر کے دور ہونے

والحفظ من المكروهات، وأما المسجد الأقصى
و محفوظ ماندن از مکروہات مے دہد ولے مسجد اقصےٰ
اور مکروہات سے محفوظ رہنے کا مژدہ دیتی ہے لیکن مسجد اقصیٰ کا

فيشير مفهومه إلى تحصيل الخيرات وأنواع
پس مفہوم وے اشارہ مے کند بایں کہ برکات گوناگوں و خیرات بوقلموں
مفہوم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رنگ برنگ کے برکات اور خیرات

البـركـات والـوصـول إلـى أعـلـى الـتـرقّيات، فبُدِءَ أمرُ

و ترقیات عالیہ حاصل بشوند۔ پس امر دین ما

اور ترقیات عالیہ حاصل ہوں پس ہمارے دین کا امر

ديـنـنـا مِـن دفـع الـضـيـر، ويـتـم عـلـى استكمال الخير،

از دفع ضرر آغاز شد و بر کمال خیر تمام شود

دفع ضرر سے شروع ہوا اور خیر کی تکمیل پر تمام ہوگا

وإنّ فيـــه آيـــات لـــلـمتـدبّريـن .ثـم إن آية الإسـراء

و دریں بیان برائے غور کنندگان نشانہا ہستند۔باز آیت اسرٰی

اور اس بیان میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔پھر اسرٰی کی آیت

تـدلّ عـلـى نُـكتة وجَـب ذكـرُهــا للأصدقـاء ليزدادوا

یک نکتۂ عجیبے دارد کہ ذکر آں برائے دوستاں ضروری است تا علم

ایک عجیب نکتہ رکھتی ہے کہ اس کا ذکر دوستوں کے لئے ضروری ہے تا علم

عِـلـمًـا ويـقـيـنًـا، وإن خيـر الأمـوال العـلم واليقين،

و یقین شاں زیادت پذیرد و پرظاہر است کہ بہترین مال اور دولت علم و یقین است

اور یقین زیادہ ہو اور خوب ظاہر ہے کہ سب سے بہتر مال و دولت علم اور یقین ہے

وهـو أن الإسـراء مـن حيـث الـزمـان كـان واجـبًـا ﴿۱۹۷﴾

و آں اینکہ اسراء از حیثیت زمان و مکان

اور وہ یہ کہ اسراء زمان اور مکان کی حیثیت سے

كـوجـوب الإسـراء مـن حيث الـمـكـان، ليتـمّ سيرُ

ہردو طور یکساں واجب و لازم بود بجہت اینکہ

دونوں طرح واجب اور لازم تھا۔ اس جہت سے کہ

نبيِّنا زمانا ومكانا، وليكمُلَ أمرُ معراج

سیر نبیؐ ما از روئے زمان و مکان تمام شود و امر معراج

ہمارے نبی کا سیر زمان اور مکان کے رو سے تمام ہو اور معراج کا امر

خاتم النبيين. ولا شكّ أن أقصى الزمان

کامل گردد۔ و شک نیست کہ برائے معراج

کامل ہو اور اس میں شک نہیں کہ نبیؐ کریم کے

للمعراج الزماني هو زمان المسيح الموعود،

زمانِ نبی کریم زمانہ انتہائی ہماں زمان مسیح موعود است

زمانی معراج کے لئے انتہائی زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

وهو زمان كمال البركات ويقبله كل مؤمن

و آں زمان کمال برکات است و ایں را ہر مومن

اور وہ برکات کے کمال کا زمانہ ہے اور اس کو ہر ایک مومن

من غير الجحود، ولا شك أن مسجد المسيح

بغیر انکار قبول مے تواند کرد و شک نیست کہ مسجد مسیح موعود

بغیر انکار کے قبول کر سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود کی مسجد

الموعود هو أقصى المساجد من حيث الزمان

نسبت بمسجد حرام بحیثیت زمان اقصیٰ مساجد

مسجد حرام کی نسبت سے زمانہ کی حیثیت سے اقصیٰ مساجد ہے

من المسجد الحرام، وقد مُلِأَ مِن كلّ جنب

مے باشد و بالیقین ہر پہلوئے ایں مسجد

اور یقیناً اس مسجد کا ہر ایک پہلو

برکةً ونورًا کالبدر التام، لیکمُل بہٖ دائرة ﴿۱۹۸﴾

از برکت و نور مانند ماہ چہاردہم پُر شدہ است تا بوسیلہ آں دائرہ

برکت اور نور کی پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے۔ تا کہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ

الدین، فإن الإسلام بُدِءَ کالھلال من

دین کامل گردد چہ کہ اسلام مانند ہلال

کامل ہو جائے کیونکہ اسلام ہلال کی مانند

المسجد الحرام، ثم صار قمرًا تامًّا عند بلوغہ

از مسجد حرام نمایاں شد باز چوں تا بمسجد اقصیٰ رسید بدر کامل

مسجد حرام سے ظاہر ہوا پھر جب مسجد اقصیٰ تک پہنچا بدر کامل

إلی المسجد الأقصٰی، ولذالک ظھر المسیح

گردید از ینجاست کہ مسیح موعود

ہوگیا اسی لئے مسیح موعود

فی عِدّة البدر إشارةً إلی ھذا المقام. ثم ھنا

در شمار بدر ظاہر شد۔ باز

بدر کے شمار میں ظاہر ہوا پھر

دلیل آخر علی وجوب الإسراء الزمانی من

دلیل دیگر بروجوب اسراء زمانی آنست کہ

دوسری دلیل اسراء زمانی کے وجوب پر یہ ہے کہ

الأمر الربّانی وھو أن اللّٰہ تعالی قد أشار

حق تعالیٰ در قول

حق تعالیٰ

فــی قــولــه" وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ [1] " إلــى أنّ

وآخرین منہم الخ اشارہ مے فرماید کہ

وآخرین منہم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ

جـمـاعـة الـمسيـح الـمـوعـود عـنـد اللّٰه من الصحابة

جماعتِ مسیح موعود نزد خدا از جملہ صحابہ است

مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔

مِـن غيـر فـرق فــى التسـمية، ولا يتـحـقّق هٰذه

بے آنکہ ہیچ فرقے دریں نام گذاشتن باشد و ایں مرتبہ جماعت مسیح را

اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں اور یہ مرتبہ

الـمـرتبة لهـم مـن غيـر أن يـكـون الـنبـى صلـى اللّٰـه

ہرگز حاصل نمے شود تا وقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مسیح کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عـلـيـه وسـلـم بينهم بـقـوتـه الـقـدسية والإفـاضة ﴿۱۹۹﴾

درمیان ایشاں با قوت قدسی و افاضہ

ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے

الـروحـانية كـمـا كـان فـى الصحـابـة، أعنى بواسطة

روحانی خویش موجود نباشد۔ ہمچناں کہ در صحابہ موجود بود یعنی بواسطہ

روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں جیسا کہ صحابہ کے اندر موجود تھے یعنی

الـمسيـح الـمـوعـود الـذى هـو مظهرٌ لـه أو كـالحُلّة.

مسیح موعود کہ او مظہر نبی کریم یا مانند حلّہ برائے آنجناب است

مسیح موعود کے واسطہ سے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر یا آنجناب کے لئے حلّہ کی مانند ہے۔

[1] الجمعة : ۴

فقد ثبت من هذا النصّ الصريح من الصحف

پس ازیں نص صریح روشن شد

پس اس نص صریح سے ظاہر ہوا

المطهّرة أن معراج نبيّنا كما كان مكانيًّا

کہ معراج نبی ما مکانی و زمانی ہر دو طور بود

کہ ہمارے نبی کا معراج مکانی اور زمانی دونوں طرح سے تھا

كذالك كان زمانيًّا، ولا يُنكره إلّا الّذى فقد

و بر ایں نکتہ جز کور چشمے

اور اس نکتہ کا سوائے اندھے کے

بصره وصار من العمين .ولا شك ولا ريب

کودن انکار نمے کند۔ و شک نیست

اور کوئی انکار نہیں کرتا اور شک نہیں

أن المعراج الزمانى كان واجبًا تحقيقًا لمفهوم

کہ مفہوم ایں آیت واجباً معراج زمانی را مے خواست

کہ اس آیت کا مفہوم واجباً معراج زمانی کو چاہتا تھا۔

هذه الآية، ولو لم يكن لبطل مفهومها كما

و اگر آں متحقق نشدے مفہوم ایں آیت باطل گردیدے

اور اگر وہ متحقق نہ ہوتا تو اس آیت کا مفہوم باطل ہو جاتا

لا يخفى على أهل الفكر والدّراية، فثبت من

چنانچہ ایں نکتہ را اہل فکر و غور مے فہمند پس ازینجا ثابت شد

چنانچہ اس نکتہ کو اہل فکر اور غور سمجھتے ہیں۔ پس یہاں سے ثابت ہوا

هــذا أن الــمسيــح الْــمــوعــود مـظهــرٌ لـلـحـقيـقة ﴿۲۰۰﴾

کہ مسیح موعود مظہر حقیقت محمدی

کہ مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر

الـمـحـمّـدية، ونـازل فـی الـحُـلل الجلالية، فلذالك

است و در حلہ ہائے جلالی نازل شدہ است

ہے اور جلالی حلّوں میں نازل ہوا ہے۔

عُـدَّ ظهـوره عـنـد الـلّـه ظهـورَ نبيّـه الـمـصـطفٰی،

ازینجااست کہ نزد خدا ظہور او ظہور نبی مصطفیٰ محسوب شدہ است

اسی لئے خدا کے نزدیک اس کا ظہور نبیٔ مصطفیٰ کا ظہور مانا گیا ہے

وعُـدَّ زمـانـه منتهـی الـمـعـراج الـزمـانـی للـرسول

و زمان وے منتہائے معراج زمانی رسول کریم

اور اس کا زمانہ رسول کریم کے زمانی معراج کا منتہا

الــمـجتبٰـی، ومــنتهـی تَـجلّـی روحـانيةِ سيّـدِنـا

و پایان تجلّی روحانی خیرالوریٰ بشمار آمدہ است

اور خیرالوریٰ کی روحانی تجلّی کا آخری سرا شمار کیا گیا ہے

خيـر الـورى، وكـان هـذا وعـدًا مـؤكّـدًا مـن

وایں وعدہ پختہ از پروردگار جہان بود

اور جہان کے پروردگار کا یہ پختہ وعدہ تھا

رب الـعـالمين .ولـمـا كـان الـمسيح الموعود لوجود

و چوں مسیح موعود

اور چونکہ مسیح موعود

نبیّنا کالمرآة ومُتمِّمَ أمره بإشاعة البرکات

آئینہ وجود نبی کریم و از اشاعت برکات

نبی کریم کے وجود کا آئینہ اور برکات کی اشاعت

وإظهار الإسلام علی الأدیان کلها بالآیات، شکر

و اظہار اسلام برہمہ دین ہا تمام کنندہ امر آنجناب بود

اور تمام دینوں پر اسلام کے غلبہ سے آنجناب کے امر کا تمام کرنے والا تھا

النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سعیہ کشکر

لہٰذا نبی کریم سعی وے را پسند فرمود چنانکہ

لہٰذا نبی کریم نے اس کی کوشش کو پسند کیا جیسا کہ

الآباء للأبناء، وأوصی لیُقرَأ سلامُه علیه

پدران سعی پسران را شکر می کنند و وصیت فرمود کہ سلام آنجناب بروے خواندہ شود

باپ بیٹوں کی کوشش کا شکر ادا کرتے ہیں اور وصیت فرمائی کہ آنجناب کا سلام اس کو پہنچایا جائے

إشارةً إلی السلامة والعلاء. ولو کان المراد ﴿۲۰۱﴾

و ایں سلام اشارت است باینکہ سلامت و بلندی شامل حال مسیح خواہد بود و اگر

اوراس سلام سے یہ اشارہ ہے کہ سلامتی اور بلندی مسیح کے شامل حال ہوگی۔ اور اگر

من المسیح عیسی ابنَ مریم الذی أُنزلَ

از مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم صاحب انجیل

مسیح موعود سے انجیل والا عیسیٰ ابن مریم

علیه الإنجیل لفسُد وصیّةُ تبلیغ السلام

مراد باشد وصیت رسانیدن سلام فاسد گردد

مراد ہو تو سلام پہنچانے کی وصیت فاسد ہو جاتی ہے۔

وما كان إليها السبيل، فإن عيسٰى عليه السلام

و نیز ہیچ راہے بآں نبود چہ کہ ہرگاہ بموجب گفتہ شما

اور اس تک کوئی راستہ نہیں رہتا۔ کیونکہ جب

اذا نزل بقولكم من السّماء فلا شك أنه

عیسیٰ از آسمان فرود آمد شک نیست کہ

تمہارے کہنے کے بموجب عیسیٰ آسمان سے نازل ہوا تو اس میں شک نہیں کہ

كان يَعرفه رسولنا كالأحبّاء، بل كان يسلِّم

رسول کریم و او بایکدگر مانند دوستان شناسا بودہ باشند و در وقت ملاقات

رسول کریم اور وہ دونوں آپس میں دوستوں کی طرح جان پہچان رکھتے ہوں گے اور ملاقات

بعضُهما على البعض عند اللقاء، فيكون

بر یکدیگر سلام می خواندہ باشند۔ پس

کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوں گے۔

عند ذالك إيداعُ أمانةِ السلام لغوًا

دریں صورت سلام را بطور امانت گذاشتن فعل ہرزہ

پس اس صورت میں سلام کو امانت کی طرح رکھنا ایک

وعَبثًا كالاستهزاء لِما هو وقَع في السماء

و بیہودہ خواہد بود زیرا کہ سلام بارہا در آسمان واقع شدہ

بیہودہ فعل ہوگا کیونکہ سلام بارہا آسمان میں واقع ہوا

﴿۲۰۲﴾ مرارا وكان معلومًا قبل الإعلام و الإدراء .

و پیش از خبردار نمودن و آگاہانیدن معلوم بودہ

اور خبردار کرنے سے پہلے معلوم تھا۔

ثم من المعلوم أنه عليه السلام قد لقیَ

علاوہ براں ظاہر است کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عیسٰی لیلةَ المعراج وسلّم علیه، فلا شک

شب معراج حضرت عیسٰی را دیدند و بر وے سلام گفتند۔ پس شکے نیست
معراج کی رات حضرت عیسٰی کو دیکھا۔ اور اس پر سلام کہا۔پس کوئی شک نہیں

أنه ما أوصٰی إلّا لرجل کان لم یَرَه واشتاق

کہ آنجناب وصیت سلام برائے شخصے فرمودہ اند کہ وے را نہ دیدہ و مشتاق او
کہ آنجناب نے سلام کی وصیت کو ایسے شخص کے لئے فرمایا ہے کہ اس کو نہیں دیکھا ہے اور اس کے

إلیه .وما معنی وصیّةِ السَّلام لرجل رآه

بودہ اند۔ و چیست معنی وصیت سلام برائے شخصے کہ
مشتاق رہے۔ اور اس شخص کے لئے سلام کی وصیت کے کیا معنی ہیں جس کو

رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم غیرَ مرّة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او را بارہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہا

قبل الوفاة و بعد الوفاة. وَسَلَّمَ علیه لیلة

پیش از وفات و بعد از وفات دیدند و در شب معراج
وفات سے پہلے اور وفات کے بعد دیکھا۔ اور معراج کی رات

المعراج وما فارقَه بعد الموت فی وقت

بر وے سلام گفتند و بعد از مرگ در ہیچ وقتے ازو جدا نہ شدند
اس پر سلام کہا۔ اور مرنے کے بعد کسی وقت اس سے جدا نہ ہوئے

من الأوقات. أكان هذا الأمر غيرَ ممكن إلّا

آیا این امر بغیر واسطہ فردے

کیا یہ امر بغیر کسی

بواسطة بعض أفراد الأمّة؟ ففكّرْ إن كنتَ

از افراد امت ممکن نبود پس اندیشہ بکن

امت کے آدمی کے واسطہ سے ممکن نہ تھا۔پس سوچ

ما مَسَّك طائفٌ من الجِنّة. أما ترى أن النبيّ

اگر دیوانہ نیستی آیا غور نمی کنی کہ چوں

اگر دیوانہ نہیں کیا تو غور نہیں کرتا کہ جب

صلى اللّه عليه وسلم لما مات تيسّرَ له

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازیں جہان برفتند آنجناب را

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہاں سے چلے گئے تو آنجناب کو

لقاءُ عيسٰى في كلّ حين من الأحيان،

موقعہ ملاقات حضرت عیسیٰ در ہر وقت دست بداد

حضرت عیسیٰ کی ملاقات کا موقعہ ہر وقت ملتا تھا۔

و قد رأى عيسٰى ليلة الإسراء، فكانت أبواب

و پیش ازیں در شب اسراء باہم تلاقی بہم رسیدہ بود و ازیں سبب

اس سے پہلے اسراء کی رات میں آپس میں ملاقات ہوئی تھی اور اس سبب سے

السَّلام مفتوحةً من غير توسُّطِ أبناء

در سلام بغیر واسطہ ابنائے ایں زمان مفتوح شدہ بود

سلام کا دروازہ بغیر اس زمانہ کے لوگوں کے واسطہ کے مفتوح ہو گیا تھا

هذا الزمان، فلا تجعلْ سَلَامَ رسول اللّٰه

پس سلام رسول اللہ را

پس رسول اللہ کے سلام کو

لغوًا، وأمعِنْ حقّ الإمعان .ربّ بَلّغْه

لغو و بیہودہ مشناس ودر معنے وے بامعان نظر اندیشہ بکن۔اے پروردگار من

بیہودہ اور لغو مت سمجھ اور اس کے معنوں میں پوری طرح غور سے سوچ۔ اے ہمارے پروردگار

سلامًا مِّنّا، وإنّ هٰذا خاتمة البيان .

از ما بر وے سلام برساں۔

ہمارا سلام اس پر بھیج۔

تمّت